نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد نام ایسا ہے
اُنہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے جا ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سکولزایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولزایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ میاں صاحب! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3452 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: حلقہ پی پی۔113 میں بوائز و گرلز ہائی سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*3452: میاں طارق محمود: کیا وزیر سکولزایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔113 گجرات میں بوائز و گرلز ہائی سکولز کے نام اور اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں سائنس اور کمپیوٹرز ٹیچرز کی اسامیاں ہیں اگر ہاں تو کتنی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) کس کس سکول میں سائنس اور کمپیوٹرز لیب نہ ہیں، ان سکولوں کے نام بتائیں؟

(د) کس کس سکول میں سائنس اور کمپیوٹرز لیب کے لئے مطلوبہ سامان فراہم نہ کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان سکولوں میں سائنس / کمپیوٹرز ٹیچرز کی اسامیاں پُر کرنے اور ان میں سائنس و کمپیوٹرز کی missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔113 گجرات میں 33 ہائی سکولز ہیں جن میں سے 17 بوائز اور 16 گرلز ہیں اور اراضی کی فہرست Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں 40 سائنس اور 24 کمپیوٹر ٹیچرز کی اسامیاں ہیں۔ تمام خالی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔

(ج) گیارہ سکولوں میں سائنس لیب نہ ہے فہرست Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تین سکولوں میں کمپیوٹر لیب کے لئے کمرے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ یہ سکولز GGHS مرزا طاہر GGHS چھچھیاں اور GGHS خونن ہیں۔

(د) گیارہ سکولوں میں سائنس کا سامان ابھی فراہم نہ کیا گیا ہے جبکہ تین سکولوں میں کمپیوٹر لیب کے لئے تین ماہ تک سامان فراہم کر دیا جائے گا جس سے ان تین سکولوں میں کمپیوٹر لیب فنکشنل ہو جائے گی اس وقت کمپیوٹر کے سامان کی خریداری کے لئے ٹینڈر under process ہیں۔

(ہ) ریکروٹمنٹ پالیسی 2014 کے تحت سائنس اور کمپیوٹر ٹیچرز کی تمام خالی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں محکمہ ان سکولوں میں سائنس و کمپیوٹر کی missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں درج بالا تین سکولوں میں کمپیوٹر لیب کی منظوری ہو چکی ہے جبکہ گیارہ سکولوں کی سائنس لیب کے لئے عنقریب نان سیلری بجٹ کی صورت میں فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ب) پر یہ ہے کہ اس میں لکھا ہوا ہے کہ سکولوں میں چالیس سائنس اور چوبیس کمپیوٹر ٹیچرز کی اسامیاں ہیں۔ تمام خالی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔ جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ گیارہ سکولوں میں سائنس لیبارٹری نہ ہے اور تین سکولوں میں کمپیوٹر لیبارٹریوں کے کمرے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے جو فہرست ملی ہے اس میں پہلے جو چودہ سکول ہیں۔ کیا منسٹر صاحب بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ وہ چودہ سکول ہیں جن میں یہ سہولت نہیں ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ سوال 14-04-10 کو آیا تھا اور اس کا جواب 15-11-13 کو دیا گیا تھا۔ یہ سوال جب آیا تو میں نے اس کی latest position منگوائی تھی وہ یہ ہے کہ صرف وہ تین سکول جو اپ گریڈ ہوئے ہیں ان کے اندر سائنس لیب نہ ہے جس کی فہرست میں معزز ممبر کو provide کر دوں گا۔ صرف ان تین سکولوں میں جو ابھی اپ گریڈ ہوئے ہیں ان میں کمپیوٹر لیب نہیں ہے باقی تمام سکولوں میں سائنس کا سامان فراہم کر دیا گیا اور جو سکول recently اپ گریڈ ہوئے ہیں ان کے بارے میں بھی ہم نے instructions دے دی ہوئی ہیں تو وہاں پر

بھی سائنس اور کمپیوٹر لیبز آجائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ نے ایک بہت بڑا initiative لیا ہے کہ 14-ارب روپے NSB through دے رہی ہے تاکہ جن جن سکولوں میں missing facilities یا کوئی اور کمی ہے تو وہ اپنی missing facilities اس فنڈ کے ذریعے سے بھی پورا کر سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا ان تمام چودہ سکولوں میں facilities مکمل ہو چکی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ماشاءاللہ میاں طارق محمود ایک فعال ممبر ہیں جو کہ اپنے حلقے کے سکولز اور کالجز کا وزٹ بھی کرتے ہیں اگر ان کے علم میں ہے کہ یہاں محکمے کی طرف سے کوئی ایک ایسی چیز point out کی گئی ہے کہ جس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی کمی ہے اس کمی کو یہ point out کریں۔ آج متعلقہ ای ڈی او، سیکرٹری سکولز اور پورا سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے تو ہم آج ہی ان کو کہیں گے کہ اگر یہاں پر سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے تو متعلقہ لوگوں کے خلاف نہ صرف کارروائی کریں بلکہ at the spot check کرکے وہاں پر جو actual صورتحال ہے وہ ایوان کے سامنے لے کر آئیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا ہمارے پاس کیا solution ہے کیونکہ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ چودہ سکولز ایسے ہیں جہاں پر facilities نہیں ہیں تو اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ اتنا پرانا سوال ہو گیا ہے اور یہ facilities ہم نے دے دی ہوئی ہیں کیا کوئی اس کا solution ہمارے ممبران اسمبلی کے پاس ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کا بہت آسان solution ہے جو کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں نے اس کی latest position منگوائی ہے۔ میاں صاحب اس ہفتہ میں جب اپنے حلقے میں جاتے ہیں تو میں پورا سٹاف ان کے ساتھ بھیج دوں گا اور متعلقہ ای ڈی او بھی ساتھ جا کر وزٹ کرے گا، وہ رپورٹ دے گا اور جہاں پر کوئی کمی محسوس ہوتی ہے اس کو ہم پورا کروا کر دیں گے۔ اس وقت ہماری پوری توجہ missing facilities اور سکولوں کی حالت بہتر کرنے کی طرف ہے اور اس کے لئے ہم فنڈ بھی دے رہے ہیں جس کی میں آپ کو صرف ایک مثال دینا چاہوں گا کہ ہم نے overall school education department کے اندر missing facilities کے حوالے سے کام کیا ہے تو میں معزز ایوان میں یہ apprise کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ صرف پچھلے دس سال کا

ریکارڈ نکال لیں تو جو 07-2006 میں سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بجٹ ملتا تھا اس کی نسبت آج 2016 کا بجٹ جو کہ اسی مقدس ایوان میں پیش کیا گیا 400 فیصد سے زائد بڑھایا گیا ہے۔ ہر سال ہم missing facilities کے لئے بھی پیسا بڑھا رہے ہیں، ہر سال ہم ٹیچرز کی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں، صرف اس سال ہی ہم نے 38 ہزار ٹیچرز بھرتی کئے ہیں اور ہم 65 سے 70 ہزار مزید ٹیچرز بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔ اس عمل سے پنجاب کے کسی بھی پرائمری سکول میں ٹیچرز کی تعداد چار سے کم نہ ہو گی۔

جناب سپیکر! NSB کے حوالے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو 14۔ارب روپے ہم نے دیئے ہیں ان 14۔ارب روپے کی وجہ سے ہم نے سکولوں کو ایک طرح سے یہ power دے دی ہے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس مالی، چوکیدار، science facilities میں اگر کوئی کمی ہے، کوئی لائبریری یا کمپیوٹر لیب بنانا یا اپ گریڈ کرنا چاہتے ہیں یا الغرض کوئی بھی چیز ہو اس میں ان کے اپنے پاس اختیار ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کر سکتے ہیں۔ ہم جو provincial level پر ان کے لئے کر رہے ہیں وہ over and above ہے تو میری میاں صاحب سے گزارش ہو گی آپ ہفتے کا دن visit کے لئے رکھ لیں۔ اس دن visit ہو جائے گا اور جو رپورٹ آئے گی اس کو دیکھ کر جہاں بھی کوئی کمی بیشی ہو گی اس کو دُور کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آخری ضمنی سوال کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم لیب کے لئے اور سکولوں کے لئے فنڈ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ یقین جانئے کہ یہ چار سکول بچوں کے بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہ باقی چیزیں تو بعد کی بات ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اتنا پیسا بھی خرچ کر رہے ہیں بے شک منسٹر یا سیکرٹری صاحب جا کر دیکھ لیں میں اس ایوان میں کہہ رہا ہوں کہ بوائز ہائی سکول بچوں کے بیٹھنے کے قابل نہیں ہے۔ یہ dangerous building ہے اور بُرا حال ہے۔

جناب سپیکر! میں اس week بھی اپنے حلقے سے گزرتے ہوئے دو ایسے سکول دیکھ کر آیا ہوں کہ جہاں سٹوڈنٹس سڑک پر کھڑے ہوئے تھے تو پھر اس سکول کا کیا حال ہے لہٰذا میرا صرف اتنا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ ان سکولوں کی حالت بہتر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا سکولوں کو بہتر کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میاں صاحب سے on the floor of the House بس اتنی بات پوچھ لیجئے کہ کیا پچھلے چار یا پانچ سالوں میں ان سکولوں کی حالت پہلے سے بہتر ہوئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! دوسری بات کہ missing facilities کی مد میں جہاں ہم اربوں روپے دے رہے ہیں وہاں پر ہمارا صرف اس سال کا بجٹ dangerous buildings کی مد میں 8-ارب روپے ہے، یہ ہم نے پراجیکٹ شروع کیا تھا کیونکہ پنجاب کے سکولوں میں ہمارا سب سے پہلا focus missing facilities کو پورا کرنا تھا اور اس کے بعد وہ سکول جن کی عمر 60 سال ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے اگلے سوال پر بھی جانا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ان کے فائدے کے لئے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ابھی میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔ میں پہلے ان کی بات کا جواب تو دے دوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہاں پر سب کی ضروری اور فائدے کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے اس مد میں اس سال اور پچھلے سال بھی 8-ارب روپے رکھے ہیں۔ اس پراجیکٹ کے تحت پنجاب میں تمام وہ سکول identify کئے گئے جو کہ critically dangerous تھے یا جو partial dangerous تھے ان پر کام بھی ہو رہا ہے جن سکولوں کی لسٹ ہمارے پاس آئی تھی جو کہ dangerous buildings قرار دی گئی ہیں۔ ایک پورا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ بنا ہوا ہے جس میں ان کے باقاعدہ سروے ہوتے ہیں اس میں پچھلے سال جو dangerous buildings declare ہوئی تھیں ان میں سے 50 فیصد سکولوں پر کام کا آغاز ہو چکا تھا، ان کا کام مکمل ہو چکا تھا اور اس سال ہم باقی ماندہ سکولوں پر کام کر رہے ہیں یہ ایک ongoing process ہے کیونکہ بلڈنگز جس جس طرح پرانی ہوتی جاتی ہیں اس طرح ان کی maintenance ضروری ہے تو ہم ان پر کام کر رہے ہیں اس کے لئے باقاعدہ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، اس پر ہماری

monthly meetings ہوتی ہیں، اس کے بارے میں monthly data اکٹھا کرتے ہیں اور اس کے حساب سے ہم یہ کام چلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے نوٹس میں ایک بات آئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔ ہمارے میڈیا کے صاحبان کراچی میں "اب تک" ٹی وی پر حملے کے حوالے سے واک آؤٹ کر گئے ہیں لہٰذا اس کے لئے جناب شیر علی خان، سردار شہاب الدین خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور میاں محمد رفیق جائیں اور ان کو منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، جناب شیر علی خان،
سردار شہاب الدین خان، ڈاکٹر سید وسیم اختر، اور میاں محمد رفیق
میڈیا والوں کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جیہڑا بولے اوہی کنڈا کھولے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب جائیں اور کنڈا کھول آئیں اور بند نہ کر آنا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کے تین ضمنی سوال مکمل ہو چکے ہیں۔ میری بات سنیں آپ ایسے نہ کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! صورتحال یہ ہے کہ missing facilities جس کا بار بار نام لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ سکول کی بلڈنگ بہت dangerous ہے اور اس کا بُرا حال ہے، یہ missing facilities اس کو گنتے ہیں کہ جی سکول میں wash rooms یا باقی چیزیں ہیں اگر وہاں پر بچوں کے بیٹھنے کی جگہ ہی نہیں ہے تو اگر وہاں پر wash rooms بن بھی جائیں گے تو اس کا کیا فائدہ ہے؟

جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ سب سے پہلے missing facilities میں یہ چیز add کریں کہ سکول کی بلڈنگز ٹھیک ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! جی، ٹھیک ہے اور اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے ایک بہت اہم point اٹھایا ہے جس کو میں پہلے سمجھ نہیں پایا تھا یہ کہہ رہے ہیں کہ بچوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں ہے۔ اس کے حوالے سے دو چیزیں ہیں کہ ایک تو جہاں پر dangerous buildings ہیں ان کا میں نے بتا دیا ہے۔ جناب سپیکر! دوسرا اللہ کے فضل سے جب ہم نے اپنے سکولوں کی حالت کو بہتر کرنا شروع کیا، اس کے بعد ہم نے جب اپنے سلیبس کو بہتر کیا، جب ہم نے اپنے assessment کے سسٹم کو پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کی کارکردگی کو بہتر کیا جس کا رزلٹ یہ ہے کہ آج پنجاب کے پبلک سکولوں کا جو رزلٹ ہے وہ more than 80 percent ہے، اس کا ثبوت پانچویں، آٹھویں اور دسویں جماعت کے امتحانات میں ملا ہے۔ اس کا رزلٹ یہ نکل رہا ہے کہ ہمارے سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، 09-2008 کی figures کے مطابق 90 لاکھ بچہ ہمارے سکولوں میں ہوتا تھا اور آج ان بچوں کی تعداد سوا کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اسی مقصد کے لئے 15۔ارب روپے اس سال 36 ہزار کلاس رومز کے لئے رکھے ہیں لہٰذا دو سالوں میں ہم 36 ہزار کلاس رومز بنائیں گے۔

جناب سپیکر: میں میڈیا والے صاحبان کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ اس میں وہ بچے جن کو سکولوں میں بیٹھنے کے لئے جگہ میسر نہیں ہے انہیں جگہ میسر آئے گی۔ یہ ایک اعتماد کا اظہار ہے کہ حکومت جو اقدامات کر رہی ہے اس سے آج اللہ کے فضل سے سرکاری سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جو وژن لے کر چلے تھے کہ ہم نے پنجاب کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے اسے آگے لے کر جانا ہے آج یہ سب سے بڑا indicator ہے کہ ہمارے سکولوں میں بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بس آخری بات ایوان کے اندر کہنا چاہوں گا کہ 38 ہزار ٹیچرز جو کہ already بھرتی تھے ان کو بڑھا کر 65 سے 70 ہزار ٹیچرز بھرتی کرنے جا رہے ہیں وہ کس لئے بھرتی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ نے پہلے ہی بتا دیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلے ہمارے سکولوں کا رزلٹ اس لئے خراب ہوتا تھا کہ ہمارے پرائمری سکولوں میں ایک یا دو ٹیچر موجود ہوتے تھے لیکن اب یہ پالیسی بن گئی ہے کہ ہر پرائمری سکول میں minimum چار ٹیچرز ہوں گے تاکہ سکولوں کے معیار کو مزید بہتر کیا جا سکے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر اب کوئی سوال نہیں ہوگا۔ پلیز۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! میرا اس سے relevant question ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سے اگلے سوال پر ضمنی سوال کر لیں۔ اس پر ضمنی سوال پورے ہو گئے ہیں۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں کیونکہ آگے بھی 36 سوال ہیں۔ محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! Rationalization کے تحت اگر کسی سکول میں چالیس بچے ہوں گے وہاں پر ایک ٹیچر ہوگا اگر چالیس بچوں میں سے ایک بھی کم ہو جائے گا تو وہاں پر ایک ہی ٹیچر ہوگا دوسرا ٹیچر نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب جاوید علاؤالدین ساجد: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ہم ٹیچر بھرتی کر رہے ہیں جبکہ ہم اپنے سکول تو PEF کو دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2188 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: موضع گھسیٹ پورہ میں قائم ہائی سکول کے مسائل

*2188: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ بوائز ہائی سکول چک نمبر69 ر ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل کتنا فنڈز کس کس مد میں دیا گیا اور مذکورہ فنڈز کو کہاں کہاں خرچ کیا گیا سال وار تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں اساتذہ نے بچوں کی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے سکول ہذا کا سال13۔2012 کا ہشتم میٹرک اور موجودہ سال میں نویں جماعت کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے، سال13۔2012 ہشتم اور میٹرک کے رزلٹ کی سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کی عمارت طلباء کی تعداد کے حساب سے بہت کم ہے اور باتھ روم کے علاوہ پینے کا صاف پانی بھی میسر نہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ برسات کے موسم میں اکثر سکول میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے برسات کا پانی آئی لیب اور لائبریری میں بھی داخل ہو گیا جس سے لاکھوں کا نقصان ہو گیا ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کرنے اور سکول ہذا کی missing facilities فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ سکول کو پچھلے پانچ سالوں کے دوران کل۔/964206 روپے۔/464206) Furniture Grant:) اور & FT, Fund :100000/- Grant RM ۔/400000 کی مد میں فنڈز دیا گیا اور پانچ سالوں کے دوران مبلغ۔/948573 روپے خرچ کئے گئے جن کی تفصیل سال وار ضمیمہ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکول ہذا میں اساتذہ نے بچوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دی لیکن سال13۔2012 میں میٹرک اور نہم جماعت کا رزلٹ معیار کے مطابق نہ ہے اور جماعت ہشتم اور میٹرک سالانہ رپورٹ ضمیمہ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد550 ہے جن کے لئے9 کلاس روم موجود ہیں تین مزید کمروں کی ضرورت ہے۔ سکول میں پینے کا صاف پانی اور باتھ روم کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

(د) مذکورہ سکول گاؤں کے نشیبی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے برسات کے موسم میں بارشوں کا پانی سکول کے احاطہ میں داخل ہو جاتا ہے۔احتیاطی تدابیر کے باوجود سکول کے احاطہ،آئی ٹی لیب اور سائنس لیب میں داخل ہونے والا پانی نکال دیا گیا تھا۔ سائنس لیب اور آئی ٹی لیب کے سامان کو بچا لیا گیا تھا اب سائنس لیب اور آئی ٹی لیب ورکنگ پوزیشن میں ہیں۔ سامان وغیرہ کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول کے دو اساتذہ (ذیشان اسد(SST(Sci، محمد خان(SST) اور انچارج ہیڈماسٹر مزمل حُسین(SST)کے خلاف جماعت پنجم اور نہم میں ناقص کارکردگی کی بناء پر پیڈا ایکٹ2006 کے تحت کارروائی کی گئی ہے۔ تفصیل ضمیمہ (سی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید یہ کہ مذکورہ سکول میں تین کلاس رومز کی تعمیر کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ کو detailed cost کے لئے لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔کاپی ضمیمہ (ڈی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے ان کمرہ جات کی تعمیر کے لئے فنڈز کی ڈیمانڈ کی جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں اساتذہ نے بچوں کی تعلیم پر کوئی توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے سکول ہذا کا سال 13-2012 کا ہشتم میٹرک اور موجودہ سال میں نویں جماعت کا رزلٹ مایوس کن رہا ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ جز(ب) کا جواب پڑھ دیں اور میٹرک 13-2012 کا رزلٹ بھی read out کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جو محترمہ نے سوال کیا ہے اس میں کہ basically یہ پوچھا گیا تھا کہ فیصل آباد کا ایک سکول گھسیٹ پورہ میں ہے اور اس کے لئے جو حکومت نے فنڈز مہیا کئے وہ مثالی تھے لیکن اس میں۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! مجھے جز(ب) کا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں جواب یہ ہے کہ اساتذہ نے بچوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دی لیکن سال 13-2012 میں میٹرک اور نہم جماعت کا رزلٹ معیار کے مطابق نہ ہے even کہ جماعت ہشتم اور میٹرک کا latest annual result معیار کے

مطابق نہ ہے لہٰذا اس کے لئے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے آپ کو accountable ٹھہراتا ہے۔ ہم نے Open Data Punjab کے نام سے ایک ویب سائٹ بنائی ہوئی ہے جس پر تمام سکولوں کا ڈیٹا موجود ہے اور پھر جب ان سکولوں کا رزلٹ اچھا نہ آیا اور یہاں missing facilities کی مد میں بھی پیسے دیئے گئے۔ یہاں پر جو باقی پیسے بھی دیئے گئے تب بھی اس سکول کی حالت کو بہتر نہ کیا گیا تو اس سکول کے دو اساتذہ اور انچارج ہیڈ ماسٹر کے خلاف PEEDA ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی کیونکہ ہم ایک نیا جو سسٹم لے کر آئے ہیں جس کے ذریعے جب ہم checking کرتے ہیں جب ہم ان سکولوں کو visit کرتے ہیں اور ان کا result دیکھتے ہیں تو جہاں پر بہتری نہیں آتی وہاں پر ہم اساتذہ کے خلاف کارروائی بھی کرتے ہیں جس کے نتیجے میں صرف پچھلے دو سال کے اندر پنجاب کے 19 ہزار اساتذہ کے خلاف کارروائی کی ہے۔ یہ اتنا بڑا indicator ہے کہ ہم اپنے آپ کو accountable ٹھہراتے ہیں اور اساتذہ کرام جن کا کام تعلیم دینا ہے وہ جب اس پر عمل نہیں کرتے تو ان کے خلاف action بھی لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں کے ہیڈ ماسٹر کی ایک سال کی سروس ضبط کی گئی ہے اور میٹرک میں result غلط اور کم آنے پر مزمل حسین انچارج ہیڈ ماسٹر کو show cause دیا گیا ہے۔ ہم نے سکولوں میں جو کارروائی ہو سکتی ہے وہ کی ہے اور جن اساتذہ کی کارکردگی بہتر نہیں ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جن ہیڈ ماسٹر کا یہ ذکر کر رہے ہیں یہ گزشتہ چار سال سے یہاں پر ہی تعینات ہیں اور گریڈ 16 کا بندہ گریڈ 18 کی سیٹ پر مسلسل موجود ہے۔ جیسا کہ منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے result بُرا آ رہا ہے لیکن اس سال تو بہت ہی بُرا تھا کہ 24 میں سے صرف چار بچے پاس ہوئے ہیں لہٰذا ایسے میں اس ہیڈ ماسٹر کو یہاں پر رکھنے کا کیا کوئی جواز بنتا ہے جبکہ دو دفعہ اس کے خلاف PEEDA ایکٹ کے تحت کارروائی بھی ہو چکی ہے، 2014 میں بھی اس کے خلاف کارروائی ہوئی تھی اور 2016 میں بھی کارروائی ہوئی ہے اس کے باوجود وہ آج بھی یہاں پر موجود ہے؟ یہ کس طرح کی کارروائی ہے کہ اس قسم کے inefficient آدمیوں کی وجہ سے مسلسل ہر گزرنے والے سال کے ساتھ result مزید خراب ہوتا جا رہا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس کیس کو آپ کمیٹی کے سپرد کریں یا پھر اُس ہیڈ ماسٹر کو فوری طور پر remove کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔آپ منسٹر صاحب کا جواب سنیں پھر اُس پر مطمئن ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! جب PEEDA ایکٹ کے تحت کارروائی کی جاتی ہے تو اس کا باقاعدہ ایک process ہے جس کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اگر آپ ویسے ہی اساتذہ کو ہٹا دیں تو پھر وہ عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور اِس وقت ہمارے خلاف ہزاروں کیس کورٹ میں pending ہیں۔ یہ PEEDA ایکٹ کے تحت کارروائی اس لئے کی جا رہی ہے کہ اس کارروائی کے مکمل ہونے پر نہ صرف یہ ٹیچر remove ہو گا بلکہ قانونی طور پر پوری کارروائی اس کے خلاف کی جائے گی جبکہ اس کی ایک سال کی سروس بھی ضبط ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کب تک کیا جائے گا کیونکہ بچوں کا اس قدر نقصان ہو رہا ہے کہ اب گاؤں کے بچے سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کو جلدی کروائیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا تب ان کو remove کریں گے جب اتنا ناقابل تلافی نقصان ہو جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! PEEDA ایکٹ کے تحت اس کے خلاف reference, show cause اور سب کچھ ہو چکا ہے اور اسی سال کے اندر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! میرے خیال میں اب اگلے سوال پر چلیں کیونکہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا میں امید کروں گی کہ منسٹر صاحب ہمیں کوئی واضح time frame دے دیں کیونکہ بچوں کا بہت نقصان ہو رہا ہے اور وہ سکول چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، نقصان کے بارے میں وہ بھی سمجھتے ہیں کہ نقصان نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں ایوان کو apprise کرنا چاہوں گا کہ میں time line اس لئے نہیں دے سکتا کیونکہ PEEDA ایکٹ کے تحت ایک آزادانہ انکوائری ہوتی ہے اور ایک آزاد انکوائری آفیسر ہوتا ہے جس کو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اپنی کارروائی کرتا ہے۔ اس پر باقاعدہ کمیٹی بنتی ہے جو کارروائی کر رہی ہے، اس کی اپنی سفارشات مکمل ہو چکی ہیں اور جیسے ہی سفارشات موصول ہوں گی تو ہم اُس پر فوری عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ہم یہ امید کریں کہ آئندہ چار سال کے بعد ہو جائے گا کیونکہ ابھی جیسے چار سال میں کچھ نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر رکھے۔ یہ چار سال کے بعد کیوں ہو گا؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بہت slow process ہے اور بچوں کا بے حد نقصان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے اور اپنا سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2300 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیلات

*2300: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔143، 144، 145 لاہور میں یکم جنوری 2009 سے لے کر آج تک کن کن سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، ان سکولوں کے نام اور مقام بتائیں؟

(ب) اپ گریڈ کردہ سکولوں میں حکومت نے کیا کیا سہولیات فراہم کی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولوں میں ٹیچر فراہم کرنے اور ان کو functional کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔143، پی پی۔144، اور پی پی۔145 لاہور میں 2009 سے لے کر آج تک مندرجہ ذیل تین پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ اور دو مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔

Upgradation from Primary Level to Middle Level

1۔ گورنمنٹ تعلیم و تربیت مڈل سکول شاد باغ لاہور پی پی۔143

2۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول مومن پورہ لاہور پی پی۔144

3۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول خضر آباد لاہور پی پی۔145

Up gradation from Middle level to high Level

1۔ گورنمنٹ شاہین گرلز ہائی سکول فضل پورہ کوٹ خواجہ سعید لاہور پی پی۔144

2۔ گورنمنٹ طاہر ماڈل گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن لاہور پی پی۔144

(ب) مذکورہ بالا سکولوں میں کلاس رومز، بجلی، پانی، لیٹرین اور چار دیواری کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا تمام سکول functional ہیں اور ان میں rationalization کے ذریعے سے teachers فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کا 2014 میں جواب آیا تھا لہٰذا میں منسٹر صاحب سے request کروں گی کہ اس حلقے میں پچھلے دو سالوں میں مزید کوئی اپ گریڈیشن ہوئی ہے تو کیا اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اپ گریڈیشن کا issue پورے پنجاب کا issue ہے کیونکہ جب یہ سکول بنے تھے تو اُس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جن سکولوں کے اندر تعداد اور باقی requirements پوری ہوں تو ان کی اپ گریڈیشن ہونی چاہئے۔ انہوں نے پی پی۔143، پی پی۔144 اور پی پی۔145 کے متعلق سوال کیا ہے تو پی پی۔143 کے اندر گورنمنٹ تعلیم و تربیت مڈل سکول شاد باغ لاہور، پی پی۔144 کے اندر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول مومن پورہ لاہور، پی پی۔145 کے اندر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول خضر آباد لاہور، پی پی۔144 میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بیگم پورہ لاہور اور پی پی۔145 میں گورنمنٹ مڈل سکول شادی پورہ لاہور کو پرائمری سے مڈل تک اپ گریڈ کر چکے ہیں جبکہ پی پی۔144 میں گورنمنٹ شاہین گرلز ہائی سکول فضل پورہ کوٹ خواجہ سعید لاہور اور گورنمنٹ طاہر ماڈل گرلز ہائی سکول شالامار ٹاؤن لاہور کو مڈل سے ہائی سطح پر اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلامت پورہ کو مڈل سے ہائی سطح پر اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ایوان کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے بار بار کہتے رہتے ہیں جس کے لئے گورنمنٹ ایک نئی پالیسی لے کر آ رہی ہے۔ جن سکولوں کے اندر ہم اپ گریڈیشن کرتے ہیں وہاں پر کلاس رومز کا مسئلہ بنتا ہے اور اب ہم different measures لے کر آ رہے ہیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکول کے network میں لے کر آ سکیں۔ جہاں تک اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے وہاں پر ہم کر دیتے ہیں لیکن اب ہم نیا concept

double shifting کا لا رہے ہیں۔ ہم double shifting میں یہ کر رہے ہیں کہ جہاں پر additional enrollment ہے یعنی چالیس سے زیادہ بچے ایک کلاس میں ہیں وہاں پر double shifting شروع کر رہے ہیں۔ پورے پنجاب کے اندر نہ صرف سکول identify ہو چکے ہیں بلکہ urban and far-flung areas میں بھی double shifting کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ اپ گریڈیشن کا regular process ہوتا ہے اور جہاں پر اپ گریڈیشن کی requisite کو پورا کیا جاتا ہے وہاں ہم فوری طور پر اپ گریڈ کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے rationalization کی پالیسی کا ذکر کیا ہے تو میں یہ ضمنی سوال کروں گی کہ ان کی یہ پالیسی کس حد تک کامیاب ہوئی ہے اور کیا اس پالیسی سے satisfactory results آرہے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے rationalization کی بات نہیں کی بلکہ اپ گریڈیشن کی بات کی ہے لیکن محترمہ نے جو بات کی ہے تو اس حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ہم نے ریکارڈ recruitment کی ہے اور پنجاب کی تاریخ میں اتنی بڑی ریکروٹمنٹ نہیں ملتی۔ میں جناب کے سامنے figures بھی share کرنا چاہوں گا کہ اب تک ہم ڈیڑھ لاکھ سے اوپر اساتذہ کی بھرتی کر چکے ہیں، 65 سے 70 ہزار مزید اساتذہ بھرتی کرنے جا رہے ہیں جبکہ 3 لاکھ 36 ہزار سے زیادہ اساتذہ already پنجاب میں موجود ہیں جو اپنی services provide کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ فائزہ ملک صاحبہ کدھر ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! وہ بوٹی لینے گئی ہوں گی۔

جناب سپیکر: جی، وہ آ گئی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ بوٹی لیتے ہیں اور اگر میں نے بوٹی لے لی تو کیا ہو گیا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں دونوں کو بوٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3279 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے گورنمنٹ گرلز ہائی سکولوں کا انتظام کیئر فاؤنڈیشن کے سپرد کرنے و دیگر مسائل کی تفصیلات

*3279: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر میں بیشتر گورنمنٹ گرلز ہائی سکولوں کا انتظام کیئر فاؤنڈیشن کے سپرد کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہر سکول میں حکومت کی طرف سے ہیڈ مسٹریس اور خواتین اساتذہ بھی تعینات ہیں اور ساتھ ہی کیئر فاؤنڈیشن نے بھی خواتین اساتذہ تعینات کر رکھی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں جو عملہ حکومت نے مقرر کیا ہے ان کو باقاعدہ حکومت کے مقرر کردہ گریڈ کے مطابق تنخواہ دی جاتی ہے اور جو عملہ کیئر فاؤنڈیشن نے مقرر کیا ہے ان کو صرف چار ہزار تک ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو عملہ مذکورہ سکولوں میں حکومت کا مقررہ کردہ ہے، ان کی ڈیوٹی حکومت کے مقرر کردہ اوقات کار کے مطابق ہوتی ہے اور جو عملہ مذکورہ کیئر فاؤنڈیشن نے مقرر کیا ہے ان کو ایک گھنٹہ روزانہ زیادہ ڈیوٹی دینی پڑتی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے (الف، ب، ج) اور (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکولوں کا انتظام کیئر فاؤنڈیشن کے حوالے کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت کیئر فاؤنڈیشن کے عملہ کو بھی حکومت کے مقرر کردہ سکیلوں کے مطابق تنخواہ دینے اور ان سے بھی حکومت کے مقررہ کردہ اوقات کار کے مطابق ڈیوٹی لینے کا حکم صادر فرمانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت مذکورہ سکولوں کا انتظام کیئر فاؤنڈیشن سے واپس لینے کا بھی ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے کہ پنجاب بھر میں بیشتر گورنمنٹ گرلز ہائی سکولوں کا انتظام کیئر فاؤنڈیشن کے سپرد کیا گیا ہے۔ صرف ضلع لاہور کے 167 اور ضلع شیخوپورہ کے 13 سرکاری پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں کو کیئر فاؤنڈیشن نے متعلقہ ضلعی حکومتوں سے معاہدہ کے بعد adopt کیا ہوا ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) مذکورہ سکولوں کو کیئر فاؤنڈیشن کے حوالے کرنے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ان سکولوں میں بہتری لائی جا سکے اور تدریس وانتظامی معاملات میں کیئر فاؤنڈیشن کی معاونت لی جا سکے۔ ان سکولوں کے ہیڈ صاحبان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارے میں سرکاری اوقات کار پر سختی سے عملدرآمد کروائیں اور کسی شخص کو سرکاری اوقات کار سے پہلے یا بعد میں ادارہ میں نہ رہنے دیں۔ جہاں تک کیئر فاؤنڈیشن کے عملہ کو بھی حکومت کے مقرر کردہ سکیلوں کے مطابق تنخواہ دینے کا سوال ہے تو اس ضمن میں گزارش ہے کہ لاہور اور شیخوپورہ کی ضلعی حکومتیں کیئر فاؤنڈیشن کے اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ کی بابت فاؤنڈیشن سے سفارش کر سکتی ہیں۔ مذکورہ سکولوں کی واپسی کے حوالے سے گزارش کی جاتی ہے کہ متعلقہ ضلعی حکومتیں بااختیار ہیں کہ وہ کیئر فاؤنڈیشن کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کو منسوخ کر دیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلا ضمنی سوال کرنے سے پہلے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ مجھے ڈانٹیں گے نہیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! دوسری آپ سے گزارش یہ ہے کہ میرے پاس facts موجود ہیں---

جناب سپیکر: میں نے جو کلمات آپ کے لئے کہے ہیں وہ سوچ سمجھ کر کہے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے چاہوں گی کہ منسٹر صاحب باقی لوگوں کو تقریر کر کے بھگتا ہیں لیکن مجھے تقریر کر کے نہیں بھگتائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ دونوں ہی ماشاء اللہ سمجھدار ہیں اس لئے میں آپ کو کیا کہہ سکتا ہوں؟ آپ بھی اپنی بات مختصر کریں اور دوسروں کا بھی خیال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس سوال میں اگر material ہو تو میرا خیال ہے کہ اس کا جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر سوال کا material ہو تو اس کا proper جواب آنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے کیئر فاؤنڈیشن کے متعلق یہ سوال جمع کرایا تھا اور میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب سے جاننا چاہوں گی کہ کسی بھی فاؤنڈیشن یا این جی او کو سکول adoption کے لئے دیئے جاتے ہیں تو اس کا معیار کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ سکولوں کی adoption کے لئے معیار پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کا جواب کافی لمبا ہے اس لئے میں جواب نہیں دے سکتا۔ محترمہ نے ابھی کہا ہے کہ لمبی بات نہیں کرنی تو اس کا جواب کافی لمبا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ اُن کو جواب بتائیں اور ایسے نہ کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جان تو چھوٹنی نہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پہلے بھی میرے دو سوالوں کے قرضے آپ پر ہیں اور دو سال ہو گئے ہیں لیکن جواب ابھی تک نہیں دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ان سے پوچھتے ہیں اور وہ ابھی جواب دیتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس August floor پر یہ کہنا چاہوں گا کہ محترمہ 2002 سے ہمارے ساتھ ہیں، انہوں نے اچھے پارلیمنٹیرین کے طور پر اس ایوان کے اندر کام کیا ہے اور میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں بتاؤں گا کہ ابھی ہمارے ایک فاضل دوست نے بات کی تھی کہ ہم اپنے سکولوں کو چلانے کے لئے پرائیویٹ اداروں کو دے رہے ہیں جبکہ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری کارکردگی بہت اچھی ہے اور دوسری طرف ہم سے ہمارے ہی سکول نہیں چلتے اور ہم ان کو چلانے کے لئے پرائیویٹ اداروں کو دے رہے ہیں تو اس کی بھی پوری ایک background ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس کے معیار کا پوچھا ہے۔ وہ آپ کی تقریر سے بہت گھبراتی ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اسی طرف آرہا ہوں کہ پوری دنیا کے اندر سکولوں کو چلانے کے لئے، سکولوں کے اندر تعلیمی معیار کو بہتر کرنے کے لئے، quality of education کو بہتر کرنے کے لئے جو best practices چل رہی ہیں ہم نے ان تمام models کو study کیا اور اس کے بعد یہ چیز سامنے آئی کہ دنیا میں جو سب سے کامیاب model ہے وہ private public partnership کا ہے۔

جناب سپیکر! اس سے ہوتا کیا ہے میں اس کی مثال دوں گا کہ ہمارے سکولوں میں ایک بچے پر جو خرچہ آتا ہے وہ vary کرتا ہے لیکن overall average ہمیں 1500 سے 1900 روپے میں ایک بچہ پڑتا ہے لیکن quality کے اوپر Question mark رہتا ہے اور جب ہم private public partnership میں جاتے ہیں تو اسی بچے کی cost جو ہے وہ 900/800 روپے پر چلی جاتی ہے اور quality بھی بہتر ہو جاتی ہے جس کا result یہ ہے کہ کافی دیر "PEEF" کو دیئے گئے اداروں کا نتیجہ ہمارے سکولوں کے نتیجے سے بہتر آتا رہا اور جب ہم facilities missing پر teachers کی کمی پر interventions لے کر آئے تو پھر ہمارے سکولوں نے بھی ان کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا تو "کیئر فاؤنڈیشن" ایک ایسا ادارہ ہے جس نے ان سکولوں جن کی poor performance تھی، جہاں پر بچوں کی تعداد بھی کم تھی، جہاں پر facilities کی بھی کمی تھی تو ان سکولوں کے اندر ہم ایک model لے کر آئے۔ اس کے بعد ہم نے PSSP کے اندر پورے پنجاب کے ان سکولوں میں جہاں 25 سے کم بچے تھے، جن سکولوں کا result کم آتا تھا۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے تو معیار کا پوچھا تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں معیار ہی بتا رہا ہوں کہ 25 سے کم بچوں کی تعداد ہو، سکولوں کی performance بری ہو اور وہاں کا result برا ہو۔ ہم صرف یہ سکول جو ہیں ادھر ان کے اساتذہ لیتے ہیں otherwise ان سکولوں کو سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہی run کرتا ہے۔ ایک غلط فہمی آرہی ہے کہ شاید ہم یہ سکول انہیں دے دیتے ہیں تو یہاں پر اساتذہ اور ایڈمنسٹریشن کے اندر ہم ان کی help لیتے ہیں otherwise یہ سکول اسی طرح سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ own کرتا ہے، ان کو run بھی کرتا ہے، ان کے فنڈز بھی مہیا کرتا ہے اور teachers کی تنخواہیں بھی مہیا کرتا ہے تو یہ سارا کچھ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے لیکن پہلی بار ہم پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ میں جا کر وہ segment of the society جو best perform کر رہا ہے، اس کو ہم ساتھ لے کر آئے ہیں

اور آج اس collaboration کا فائدہ یہ ہے کہ میں آپ کو مثال دوں کہ ہم نے پہلے phase میں جو سکول دیئے تھے جہاں پر 25 سے کم بچے تھے اور آج کوئی بھی سکول ایسا نہیں ہے جہاں پر 100 سے کم بچہ ہو۔ آج کوئی بھی سکول ایسا نہیں ہے جس کا percent 70 result سے کم پر ہو۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن ہے کہ پنجاب کے تمام بچوں کو یکساں تعلیمی مواقع فراہم کرنا، پنجاب کے تمام بچوں کو بہترین تعلیمی سہولیات مہیا کرنا اور انہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے معیار کا پوچھا تھا لیکن منسٹر صاحب نے لمبی تقریر شروع کر دی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اب یہ پورا معیار تو سن لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ معیار نہیں ہے بلکہ یہ ایک تقریر ہے اور میں نے پہلے بھی request کی تھی کہ سوال پر ضمنی سوال ہو سکے گا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو ذرا short کر دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس کو conclude اس طرح کرتا ہوں کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ وہ تعلیم، وہ معیار جو ایک بہترین ایلیٹ پرائیویٹ سکول کے بچے کو available ہوتا ہے وہ اپنے سرکاری سکولوں میں لے کر آنا ہے جس کے اندر ہم PSSP کے ذریعے بھی بچوں کو بہترین تعلیم دے رہے ہیں، ہم Centre of Excellence بھی لے کر آ رہے ہیں، ہم model schools بھی بنا رہے ہیں اور دنیا کا وہ کامیاب model جس سے اقوام نے ترقی کی ہے، اس کو اپنے سکولوں پر implement کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے دور میں آپ کو پنجاب کا بچہ دنیا میں بہترین جگہوں پر جو ہمارا وژن ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ کا وژن ہے، اسے perform کرتا نظر آئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے بھائی محترم وزیر تقریر بہت اچھی کرتے ہیں لیکن گزارش یہ کروں گی کہ جو adoption کا معیار بتا کر اس ایوان کو اور دنیا کو یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ ان کی ایجوکیشن پر کارکردگی کتنی اچھی ہے تو اس پر صرف ایک جملہ کہوں گی کہ ان کی کارکردگی اتنی best ہے کہ 8 ہزار پنجاب کے سرکاری سکولوں کو پنجاب حکومت نے بند کر دیا ہے۔ ماشاء اللہ اتنی اچھی ان کی کارکردگی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ جو سہرا یہ کینسر فاؤنڈیشن کی adoption کا لے رہے ہیں کہ ہم نے یہ کیا اور ہم نے یہ پالیسی بنائی تو یہ مشرف دور میں 2003 میں کینسر فاؤنڈیشن کے ساتھ agreement ہوا تھا۔ کیا 2002 کی اسمبلی میں ان کی حکومت تھی؟ اس وقت تو چودھری پرویز الٰہی کی حکومت تھی جنہوں نے کینسر فاؤنڈیشن کو نوازا تھا۔ ماشاء اللہ سیما عزیز اس ادارے کی head اتنی قابل اور competent خاتون ہیں کہ ان پر کرپشن کے اتنے الزامات کے باوجود 2003 سے لے کر آج تک یہ حکومت دو دفعہ اقتدار میں آچکی ہے اور ان کا agreement continue کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ میں یہاں کہوں گی کہ یہ جو دعوے ہیں یہ کس چیز کے ہیں؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ایجوکیشن کا سوال ہے تو اسی سے متعلقہ سوال کرنا ہے کیونکہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ محترمہ کا ضمنی سوال ابھی چل رہا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "درست ہے" جبکہ میری مصدقہ اطلاع کے مطابق جو ملازمین اس وقت کینسر فاؤنڈیشن میں کام کر رہے ہیں انہیں سرکاری سکیل کے مطابق تنخواہیں نہیں دی جا رہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ تنخواہ حکومت کی طرف سے لے لی جاتی ہے اور ان لوگوں کو کم wages ادا کئے جاتے ہیں۔ وہاں پر جتنے اساتذہ ہیں ان سے sign کروائے جاتے ہیں کہ آپ sign کر دیں کہ ہمیں تنخواہ مل گئی۔ اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وہ حکومت کے pay scale کے مطابق تنخواہیں لے رہے ہیں تو پھر حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے کبھی انہوں نے اس چیز کو investigate اور چیک کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ آج مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ میڈم ہمیشہ مشرف کے خلاف اسی ایوان میں نعرے لگاتی رہی ہیں لیکن آج یہ اس کی تعریف کر رہی ہیں تو پتا نہیں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے تعریف نہیں کی بلکہ منسٹر صاحب کو روکا ہے کہ وہ حرکت جو مشرف کر کے گیا۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، have your seat محترمہ! اب ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ PSSP جس کی میں بات کر رہا ہوں کہ پنجاب سکول سپورٹ پروگرام باقاعدہ میاں محمد شہباز شریف کا شروع کیا ہوا visionary programme ہے جس کے تحت ہم پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ میں جا رہے ہیں۔ بالکل مشرف دور کے اندر کچھ سکول دیئے گئے تھے جن کی کارکردگی کے اوپر، جن کے دینے کے اوپر بہت بڑے question marks تھے، جب ہم آئے ہیں تو ہم نے نہ صرف سارے processes کو follow کروایا ہے بلکہ ہم نے یہاں پر monitoring بھی شروع کروائی ہے اور یہ سکول proper monitor ہوتے ہیں۔ یہاں کے اساتذہ monitor ہوتے ہیں، یہاں پر دیئے گئے فنڈز کی utilization کو بھی monitor کیا جاتا ہے۔ ایک ایک aspect کو monitor کرنے کے بعد result کیا نکل رہا ہے؟ At the end وہ سکول، میں کسی ایک ادارے کیئر فاؤنڈیشن کی بات نہیں کروں گا، ہم نے یہاں پر بہت بڑے بڑے public side پر کام کرنے والے اداروں کے ساتھ collaborations کی ہیں اور بڑے شفاف طریقے سے یہ تمام ادارے آئے ہیں جن کو PSSP کے تحت یہ سکولز دیئے گئے ہیں۔ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ جن سکولوں کی کارکردگی زیرو تھی، جہاں پر بچوں کی تعداد 20 سے کم تھی، جہاں پر result zero zero بھی کہیں آتا تھا اور جہاں پر teachers موجود نہیں ہوتے تھے تو آج وہاں پر teachers بھی ہیں، آج وہاں پر بچوں کی تعداد بھی کم از کم 100 سے زائد ہے، آج ان سکولوں کا result بھی 70/80 فیصد سے اوپر ہے۔ قوم کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے، قوم کے مستقبل کو بہترین تعلیمی سہولیات دینے کے لئے اگر ہمیں اس سے بھی زیادہ اقدامات کرنا پڑے تو ہم وہ بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے تنخواہ کی جو بات کی ہے اس کے متعلق بھی بتائیں ناں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! تنخواہ کے اوپر، دو چیزیں ہیں، سرکاری سکول کے teacher کے duty hours ہوتے ہیں جس کے اندر انہوں نے پڑھانا ہوتا ہے۔ یہاں پر ان کی arrangements جو ہیں وہ period wise ہوتی ہیں اور اس حساب سے یہ pay کر رہے ہوتے ہیں اور یہ صرف کیئر والے یا "PEEF" کے سکول یا PSSP کے سکولوں میں ہی صرف سسٹم نہیں ہے بلکہ

تمام private schools کے اندر یہی سسٹم ہے evenیہ پوری دنیا کے اندر سسٹم ہے کہ آپ periodwise payکر رہے ہوتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال محترم وزیر صاحب سے یہ ہے کہ جو agreementاس سکول کے ساتھ اس این جی او کے ساتھ ، اس این جی او کے پاس لاہور کے 167 سکول ہیں اور اس پر ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ہماری پوری نظر ہے اور ہم اس پر شفافیت کو چیک بھی کرتے ہیں اور ہر چیز clearہے۔ میں نے یہ سوال کیا تھا یہ جو این جی او ہے اس پر 2008 کے اندر کرپشن کے چار جز لگے تھے اور 2008 کی اسمبلی کے اندر انہی کی حکومت تھی اور منسٹر صاحب اُس وقت بھی منسٹر تھے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اُس وقت منسٹر نہیں تھے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر منسٹر نہیں تھے تو اُس وقت کیا تھے؟

جناب سپیکر: آپ کو بھی پتا ہے مجھے بھی پتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! حکومت میں تھے ناں؟

جناب سپیکر: یہ وزیر! حکومت میں نہیں تھے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں 2008 کی اسمبلی کی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: میں بھی 2008 کی بات کر رہا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! 2008 کی جو ایجوکیشن کمیٹی تھی یہ اُس کے حوالے کیا گیا تھا اگر میں غلط نہیں ہوں تو اس پر اسمبلی کے اندر سوال آئے تھے سوال نمبر 277، 279، 316 اور 1021 یہ سوالات تھے اور محرک معزز ایم پی اے عارفہ خالد صاحبہ تھیں جو حکومتی ممبر تھیں اُن کی طرف سے یہ سوالات تھے اور ان سوالات کو interrogateکرنے کے لئے اسے سٹینڈنگ کمیٹی برائے ایجوکیشن کے حوالے کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کہتی ہیں کہ منسٹر صاحب تقریر کرتے ہیں آپ ضمنی سوال میں کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: آگے جو باقی معزز ممبران کے سوال ہیں وہ کدھر جائیں گے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پھر آپ ایسے کریں کہ آپ ہمیں written ہدایت کر دیں کہ ہم اپنے سوالات پر ایک ضمنی سوال بھی نہ کریں؟

جناب سپیکر: میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کا خیال کریں۔ مہربانی کر کے ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سب ہی اسی طرح سوال کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا کہ 2008 کے اندر جان بوجھ کر سازش کر کے اس کیئر فاونڈیشن پر لگے ہوئے allegations کو ایجوکیشن کمیٹی کے ذریعے کلین چٹ دی گئی۔ میں سوال یہ کر رہی ہوں کہ آج چونکہ اس پر دوبارہ کرپشن کے بھی allegations ہیں جو مالی بے ضابطگیاں یہاں ہو رہی ہیں اور 167 سکولوں کا رزلٹ ایوان میں پیش کیا جائے کہ 2003 سے یہ 167 سکولز adoption میں ہیں ان سکولوں کے بچوں کا 2003 سے لے کر 2016 تک کیا رزلٹ آ رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں محترمہ کے حافظے کو تازہ کر دوں 2008 میں یہ بھی حکومت میں تھیں صرف ہم ہی حکومت میں نہیں تھے 2008 میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت پنجاب میں بنی تھی جس کے اندر یہ معزز ممبر بھی پارٹنر تھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ بالکل نہیں کہا میں نے صرف سوال یہ کیا ہے کہ 2008 کی اسمبلی تھی اُس اسمبلی میں یہ put questions ہوئے تھے اور ان سوالات کے behalf پر محرک عارفہ خالد صاحبہ ایم پی اے تھیں اور یہ کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا اور میں دوبارہ یہ بات کہوں گی کہ [***************]

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا۔

جناب سپیکر: یہ جو الفاظ انہوں نے کمیٹی کے بارے میں استعمال کئے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ یہ معزز ایوان کی کمیٹی تھی آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ اپنی نالائقی اور نااہلی کو چھپائے رکھتے اور یہ جو ادارے کرپشن کر رہے ہیں اُن کو کرنے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ جو بات کہہ رہے ہیں اُسے آپ اپنے تک رکھ سکتے ہیں باقی کے متعلق آپ ایسی بات نہیں کر سکتے۔ یہ معزز ایوان کی کمیٹی تھی۔ ایسے الفاظ نہیں استعمال ہونے چاہئیں آپ کی بہت مہربانی شکریہ

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات کہوں گا کہ محترمہ نے اتنا سنگین الزام لگایا ہے کہ اُس کمیٹی کی جو working تھی اُس کے اوپر آج ہی ایوان کی sub committee بنائی جائے وہ working کرے اور working کر کے ایوان کے سامنے لائے۔

جناب سپیکر! یہ ایوان کا مذاق اُڑانے کی کوشش کی گئی ہے اس ایوان کی کمیٹیوں کے جو فاضل ممبران ہیں اُن کا مذاق اُڑانے کی کوشش کی گئی ہے اور اپنے ذاتی ایجنڈے کے لئے مذاق اُڑانے کی کوشش کی گئی ہے ان کا اگر کوئی ذاتی مقصد اُس کینسر فاؤنڈیشن کے ساتھ ہے تو یہ اُس کو حل کریں لیکن ایوان کو استعمال نہ کریں اس کے اوپر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کمیٹی کی working ایوان کے سامنے لائی جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بھی اس ایوان کی معزز ممبر ہیں آپ کے متعلق اگر ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں اس معزز ایوان کی کمیٹی کے متعلق جس کمیٹی میں آپ تشریف فرما ہوں تو آپ کے کیا خیالات ہوں گے بڑے افسوس کی بات ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے بڑے باوثوق انفارمیشن سے بات کی ہے میں نے غلط بات نہیں کی میں آپ کو ابھی اس کی detail بتا دیتی ہوں اس کمیٹی کے چیئرمین چودھری جاوید احمد صاحب تھے۔

جناب سپیکر: آپ کی بہت مہربانی۔ مجھے آگے کارروائی چلانے دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر:آپ اتنی لمبی بات کریں گی تو میں اس کارروائی کو کیسے نمٹاؤں گا۔آپ شارٹ بات کریں آپ انہیں کہتے ہیں کہ وہ تقریر کرتے ہیں آپ اُس سے بھی زیادہ کر رہے ہیں اور آپ غلط الزامات ایوان کے معزز ممبران پر لگا رہی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک:جناب سپیکر!میں نے این جی او کے خلاف اپنا سوال جمع کروایا تھا اُس کی چھان بین میں مجھے جو معلومات ملی ہیں تو میرا فرض نہیں ہے کہ میں منسٹر صاحب سے سوال کروں۔ میں کیوں سوال جمع کراؤں[************]

جناب سپیکر:ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے جو انہوں نے منسٹر صاحب کے بارے میں استعمال کئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہتا ہوں ابھی صفحہ نمبر 4 پر ہیں ٹوٹل 34 صفحات ہیں مہربانی کریں ٹائم ختم ہونے والا ہے یا تو ہمارے سوالات pending کر دیں۔

جناب سپیکر:نہیں۔pending نہیں ہوں گے جو طریق کار ہے اُس کے مطابق چلیں گے ۔جی،اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔جی، محترمہ!سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر3298ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ میں کمپیوٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3298: **محترمہ نگہت شیخ**:کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور میں کمپیوٹرز کی تعداد کتنی ہے،کیا یہ درست ہے کہ کمپیوٹر کم ہونے کی وجہ سے طالبات کی پڑھائی متاثر ہو رہی ہے حکومت کب تک مزید کمپیوٹرز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ب) متذکرہ سکول میں اساتذہ کی کل منظور شدہ کتنی تعداد ہے اور کون کون سی خواتین اساتذہ کنٹریکٹ پر کام کر رہی ہیں اور کب سے نیز کنٹریکٹ پر کام کرنے والے اساتذہ کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا؟

(ج) مذکورہ سکول میں کل کتنا کلیریکل سٹاف کام کر رہا ہے، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) مذکورہ ہائر سیکنڈری سکول میں کھیلوں کے کتنے اساتذہ ہیں اور کون کون سے کھیلوں کی تربیت دی جاتی ہے نیز سال 2013 میں کل کتنی طالبات نے کھیلوں میں حصہ لیا اور کون کون سے میڈلز حاصل کئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول سنگھ پورہ میں کل دس کمپیوٹرز ہیں اور تمام کے تمام درست حالت میں ہیں جو کہ طالبات کی موجودہ تعداد کے لئے کافی ہیں اس سے ان کی پڑھائی متاثر نہیں ہو رہی۔ تاہم طالبات کی تعداد بڑھنے کی صورت میں مزید فنڈ ملتے ہی مزید کمپیوٹر مہیا کر دیئے جائیں گے۔

(ب) مذکورہ بالا سکول میں اساتذہ کی کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 85 اور اس میں سے کنٹریکٹ پر کوئی ٹیچر کام نہیں کر رہی۔ اساتذہ کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا سکول میں کلیریکل سٹاف کی دو اسامیاں ہیں ان پر مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

1۔ نصیر بیگ کلرک 2۔ محمد زاہد کلرک

(د) سکول میں کھیلوں کی دو اساتذہ ہیں۔ پی ای ٹی ایلیمنٹری اور ہائی حصہ کے لئے اور ڈی پی ای ہائر سیکنڈری حصہ میں اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہیں۔ سکول ہذا میں اتھلیٹکس، بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، ہاکی، کراٹے، نیٹ بال اور باسکٹ بال کی تربیت دی جاتی ہے۔ ہماری طالبات نے کراٹے میں پہلی پوزیشن پنجاب یوتھ فیسٹیول میں ٹیبل ٹینس میں شالامار ٹاؤن میں پہلی پوزیشن حاصل کی انٹر بورڈ میں ٹیبل ٹینس میں دوسری پوزیشن اور ہاکی میں بھی دوسری پوزیشن حاصل کی۔

نوٹ: طالبات کی تقسیم انعامات کی تقریب منعقد نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کمپیوٹرز کی تعداد 10 ہے جو کہ طالبات کی موجودہ تعداد کے لئے کافی ہیں تو اس میں میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ وہ جو طالبات کی تعداد بتادیں اور کمپیوٹر ٹیچرز کی تعداد بتادیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ یہ تھوڑا misprint ہو گیا ہے۔ جو پالیسی ہے وہ 16 کمپیوٹر کی پالیسی ہے جہاں پر بھی جو کمپیوٹر لیب بنائی جاتی ہے اُس میں ایک مین کمپیوٹر ہوتا ہے اُس کے ساتھ 15 کمپیوٹر ہوتے ہیں تو کسی بھی سکول میں 16 سے کم کمپیوٹر نہیں ہیں یہ دس جو ہے یہ misprint ہوا ہے یہ 16 کمپیوٹرز ہیں۔ جب کلاسز لی جاتی ہیں تو اُس کے اندر اُن 16 کمپیوٹرز کو بچے شیئر کرتے ہیں ایک کلاس 40 سے 45 بچوں بچیوں کی ہوتی ہے جو ان کمپیوٹرز کو شیئرز کر رہے ہوتے ہیں اور پھر باقاعدہ ان پر آج تک جب سے ہم نے یہ کلاسز شروع کی ہیں اس سے بچوں کی اس تعداد میں بھی فرق پڑا ہے اور جو اس سکول کی تعداد ہے وہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے وہ میں منگوا کر بتادوں گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ کلاس کے چالیس بچے ہوتے ہیں تو اگر ہم اس کی average نکالیں تو ایک گھنٹے کا پریڈ ہے تو ایک بچہ کتنی دیر کمپیوٹر پر کام کر سکتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کے مطابق کتنے ٹائم کا پریڈ ہوتا ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! forty سے forty-five منٹ کا پریڈ ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس august floor کے اوپر بڑی ذمہ داری کے ساتھ آنا چاہئے، اپنی research کر کے آنا چاہئے کیونکہ دنیا کے اندر جو minimum STR جو سٹوڈنٹ ٹیچر ratio کے حساب سے best کہا جاتا ہے وہ 29 سے 40 تک کی figures ہیں جو quote کی جاتی ہے چونکہ ہمارے سکولوں میں اللہ کے فضل سے بچوں کی تعداد زیادہ ہے تو اس کے باوجود جو 16 کمپیوٹر ہیں اگر ان کو تین کا کلب بن کر، چار کا کلب بن کر بھی بچے جس طرح وہاں استعمال کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں میڈم سے request کروں گا کہ کمپیوٹر کلاسز میں جائیں اُن میں خود دیکھیں جس طرح clubbing کر کے بچے استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور باقاعدہ چھوٹے چھوٹے گروپ بنے ہوئے ہوتے ہیں جو ان کمپیوٹرز کو استعمال بھی کر رہے ہوتے ہیں اور خاص طور پر اب ہم نے نویں دسویں کلاس کو digitalize کیا ہے۔ نویں دسویں کلاس کا کورس بھی اب ہم نے ان کمپیوٹرز پر available کیا ہوا ہے اور ہم اس میں کئی نئی interventions اور نئی innovations بھی لے کر آرہے ہیں تو یہ جو ابھی تک کی studies ہیں اُس کے اندر یہ تعداد انتہائی مناسب پائی گئی ہے اور اس سکول کے اندر طالبات کی ٹوٹل تعداد 2913 ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں research کر کے کمپیوٹر کلاسز میں باقاعدہ وزٹ کر کے ہی آئی ہوں اور اسی بناء پر میں نے یہ سوال کیا ہے کہ average ایک منٹ سے بھی کم ایک سٹوڈنٹ کو مل رہا ہے تو اُس میں اُس نے کیا سیکھنا ہے تو اس میں میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو تفصیل دی گئی ہے اس میں اساتذہ کی vacant seats ہیں ایک تو انگلش کی ٹیچر کی vacant seat ہے۔

جناب سپیکر! دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس میں چوکیدار کی سیٹ خالی ہے جبکہ آج کل کتنے سکیورٹی issues ہیں اور یہ جواب ہی 2014 کا آیا ہوا ہے۔ منسٹر صاحب اس کے متعلق بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ سوال 2014 کا تھا اس کا جواب بھی 2014 میں آیا تھا اور اس کی latest position یہ ہے کہ اس کے اندر منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 85 ہے۔ اس پر کنٹریکٹ پر کوئی ٹیچر کام نہیں کر رہی ہے اس کی لسٹ بھی ساتھ لگادی ہے، تمام پوسٹیں fill ہیں اور یہاں پر تمام ٹیچرز موجود ہیں۔ اگر additional بھی ضرورت ہوگی تو جو ہم نئی recruitments کر رہے ہیں تو اس میں سے دے دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سکیورٹی کے حوالے سے سوال تھا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! چوکیدار کے اوپر میں نے پہلے بتایا تھا کہ NSB کا فنڈ موجود ہے اس میں جہاں جہاں پر سکیورٹی یا چوکیدار کی ضرورت ہوتی ہے تو اس فنڈ سے انتظامات کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں تھیں۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر3299 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: 14-2013 بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*3299: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول، سنگھ پورہ لاہور میں سال14-2013 کے لئے کل کتنا فنڈ رکھا گیا یہ فنڈ کن کن کاموں پر خرچ کیا جا رہا ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں کل کتنے کمپیوٹر ناقابل استعمال ہیں اس کی وجوہات بیان کی جائیں نیز ان کمپیوٹرز کی ریپئرنگ اور تبدیلی کب تک مکمل کر کے طالبات کے لئے قابل استعمال بنا دیا جائے گا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیکنڈری سکول کی تمام کلاسز میں کمپیوٹر کا مضمون شامل ہے اگر ہاں تو اس کے لئے کل کتنی اساتذہ کمپیوٹر کا مضمون پڑھا رہی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال14-2013 میں سکول ہذا کا کل بجٹ۔/60,33,9,070 روپے رکھا گیا ہے جس میں سے۔/Salary Budget 5,97,19070 اور۔/Non-Salary Budget 6,20,000 اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تاہم ڈویلپمنٹ کی مد میں اس سال سکول کے لئے کوئی فنڈ مختص نہ کیا گیا ہے۔

(ب) سکول میں فروغ تعلیم فنڈ سے دس کمپیوٹر پر مشتمل کمپیوٹر لیب تیار کی گئی ہے اور کوئی بھی کمپیوٹر ایسا نہ ہے جو کہ ناقابل استعمال ہو تمام کمپیوٹر صحیح حالت میں ہیں۔ بوقت ضرورت ان کمپیوٹرز کی مرمت کا کام فروغ تعلیم فنڈ سے کروالیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سکول میں تمام کلاسز میں کمپیوٹر مضمون شامل ہے۔ اس وقت کل تین اساتذہ کمپیوٹر کا مضمون پڑھا رہی ہیں جو کئیر فاؤنڈیشن این جی او کی طرف سے تعینات ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو رقم 14-2013 میں بتائی گئی ہے اس کا ایک بڑا حصہ salary budget میں چلا گیا اور ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ ڈویلپمنٹ کے لئے کیوں فنڈز نہیں رکھے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس کے اندر دو چیزیں ہیں۔ سکولوں کے اندر جہاں پر missing facilities کی بات آتی ہے تو وہ ہم بجٹ کے اندر reflect کرتے ہیں پھر جس جس سکول کو جو کچھ چاہئے ہوتا ہے وہاں سے اس کو ملتا رہتا ہے۔ ایڈیشنل کلاس روم پر بھی جو رپورٹ بن کر آتی ہے اس کے لئے بھی وہاں سے فنڈ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر کسی سکول میں سائنس لیب کا سامان چاہئے یا کمپیوٹر لیب میں کوئی بہتری لانی ہے یا کسی کو پارٹ ٹائم رکھنا ہے تو یہ تمام چیزیں وہ اپنے NSB سے کرتے ہیں۔ Overall اگر ہمارے پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ دیکھیں تو اس کے اندر ان تمام چیزوں کا احاطہ کیا جاتا ہے جس میں missing facilities, dangerous buildings, additional class rooms اور جو جو ڈویلپمنٹ کی مد میں چاہئے ہوتا ہے وہ ہم provide کرتے رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ Districts بھی چھوٹی موٹی facilities کو اپنے طور پر cater کر رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔ اپنا سوال نمبر بولیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3622 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کوٹ کھیتران میں گرلز سکول سے متعلقہ تفصیلات

*3622: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر269گ ب کوٹ کھیتران تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ جس سے ملحقہ اڈا کوٹ کھیتران اور بہت ساری آبادیاں بھی ہیں، صرف ایک گرلز پرائمری سکول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری یونین کونسل نمبر41 میں کوئی گرلز سکول نہ ہے جس کی وجہ سے بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے کمالیہ شہر جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت کی ایسی کوئی پالیسی ہے کہ ہر یونین کونسل لیول پر ایک گرلز اور ایک بوائز ہائی سکول ہو؟

(د) کیا حکومت چک نمبر269گ ب کوٹ کھیتران سے ملحقہ آبادیوں میں گرلز ہائی سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ چک نمبر269گ ب اور اس کی ملحقہ آبادیوں میں تین گرلز پرائمری سکول ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول269گ ب کوٹ کھیتران۔
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول269گ ب جناح آبادی۔
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول269گ ب قاسم آباد۔

(ب) یہ بھی درست نہ ہے۔ یونین کونسل 41 میں 11 گرلز سکول کام کر رہے ہیں جن میں سے 9 گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اور 2 گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269گ ب کوٹ کھیتران
2۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269گ ب جناح آبادی۔
3۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 269گ ب قاسم آباد
4۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 270گ ب-I
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 187گ ب-I
6۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 187گ ب-II
7۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 270گ ب-II
8۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول266گ ب
9۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 271گ ب-II
10۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 268گ ب
11۔ گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 271گ ب

(ج) ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ البتہ ہر یونین کونسل میں ایک گرلز ہائی سکول فراہم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(د) چک نمبر269گ ب کوٹ کھیتران سے ملحقہ آبادیوں میں دو گرلز ایلیمنٹری سکولز کام کر رہے ہیں جنہیں ہائی سطح پر اپ گریڈ کرنے کے لئے feasibility report دسمبر 2013 میں طلب کی گئی۔ دونوں ہی سکول گورنمنٹ کے اپ گریڈیشن کے Criterion / Norm کے مطابق non-feasible تھے اس لئے ان دونوں سکولوں میں سے کسی کو بھی بطور ہائی سکول اپ گریڈ نہ کیا جا سکا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جز (ب اور ج) کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ یونین کونسل نمبر 41 جو کہ چھ گاؤں اور اس کے ساتھ اتنی اضافی آبادیوں پر مشتمل ہے اس میں گیارہ لڑکیوں کے سکول ہیں جس میں نو پرائمری سکول اور دو ایلیمنٹری سکول ہیں۔ اس پوری یونین کونسل کو ہائی سکول سے محروم کیا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان گیارہ سکولوں میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی تعداد میں ہائی سکول بنایا جاتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! سردار صاحب! کیا آپ کی یونین کونسل میں ہائی سکول نہیں ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میری پوری یونین کونسل میں کوئی ہائی سکول نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ پھر وہی بات ہے کہ یہ سوال 2014 کا ہے اور اس کا جواب بھی 2014 میں ہی آیا تھا۔ اس کی latest position یہ ہے کہ ماشاء اللہ کرنل صاحب آج بڑے تیار ہو کر آئے ہوئے ہیں تو میں ان کے تیار ہونے کی خوشی میں ان کو بتاتا ہوں کہ گورنمنٹ نے ایک پالیسی بنائی ہوئی ہے جسے میں ایوان کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر پنجاب، سیکرٹری سکولز اور ہم سارے بیٹھے تھے اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ پنجاب کی کوئی یونین کونسل گرلز ہائی

سکول کے بغیر نہیں رہے گی۔ ہم گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 271 گ ب کو اپ گریڈ کر کے گرلز ہائی سکول کا درجہ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! آپ کو مبارک ہو۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا سوال ہی یہی تھا کہ اس پوری یونین کونسل میں چھ گاؤں ہیں اور اضافی آبادیاں گاؤں سے بھی بڑی ہیں۔ یعنی بارہ گاؤں ہیں اور بچیاں آٹھ دس کلو میٹر دور کمالیاں شہر میں جا کر پڑھتی ہیں ان کو پڑھائی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ وزیر صاحب کی مہربانی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اسی سال یہ ہائی سکول بن جائے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ میں ڈر تو گیا تھا کہ کرنل صاحب اب دوسرا ہائی سکول نہ مانگ لیں ان کو ہم اس سال ایک سکول تو دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3667 جناب احمد علی خان دریشک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3869/A ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***3869/A: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ مل چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں دو سال گزرنے کے باوجود ہائر سیکنڈری کی کلاسز شروع نہیں کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں ابھی تک ہائر سیکنڈری بلاک کی تعمیر کے لئے فنڈز بھی نہیں دیئے گئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سکول میں ہائر سیکنڈری کی کلاسز شروع کرنے، ٹیچنگ سٹاف، پرنسپل اور نان ٹیچنگ عملہ تعینات کرنے اور دیگر وہ سہولیات جو ضروری ہیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی تجویز زیر غور ہے۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ گلبرگ سکول کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ نہ دیا گیا ہے اور نہ ہی کوئی تجویز زیر غور ہے۔ میری اطلاع کے مطابق گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس کا افتتاح وہاں کے ایم این اے اور ایم پی اے نے کیا تھا جبکہ یہاں جواب دیا گیا ہے کہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ دیکھ لیں کہ یہ کب کا سوال ہے؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! اس میں محترمہ کو میری طرف سے صاف ہی جواب ہے کیونکہ اس میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گلبرگ ہائی سکول لاہور کینٹ کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ مل چکا ہے تو اس کا جواب ہے کہ اسے درجہ ملا ہے اور نہ کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: ان کی طرف سے جواب ہی دیا گیا ہے۔ انہوں نے صاف جواب یہاں دے دیا ہے اور سوال کا کتابی شکل میں ویسے ہی جواب ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! تب ہی تو آٹھ ہزار سکول بند ہو رہے ہیں اور صاف جواب کی وجہ سے کارکردگی نظر آ رہی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے دوسری دفعہ ذکر کیا ہے کہ آٹھ ہزار سکول بند ہو رہے ہیں مجھے ان سکولوں کا بتائیں تو سہی کہ کون سے سکول بند ہو رہے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ اس سکول کو ہائر سیکنڈری سکول بنانے کی announcement نہیں کی گئی تو میری معلومات کے مطابق ایم این اے، ایم پی اے نے اس کا افتتاح کیا ہے بلکہ اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی جس کے بعد اس پر کام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: چلیں، ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کا صرف افتتاح ہی نہیں کیا گیا بلکہ اس کے لئے رقم بھی مختص کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے اور ان کا جو source ہے وہ ایوان کو بتا دیں پھر میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر میں ان کا source پوچھ لوں جو ان کو غلط انفارمیشن دیتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو source بتائیں گے کیونکہ یہ بتانے کے پابند ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جواب نہیں دے سکتے، ان کو جو بوٹیاں آتی ہیں وہ غلط کیوں آتی ہیں؟ انہوں نے کبھی چیک ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: ان کا محکمہ ہی source ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! محکمے کے پاس تو آج تک ایسی کوئی تجویز آئی ہے، محکمہ نے آج تک اس تجویز پر کبھی غور کیا ہے اور نہ ہی آگے ہمارا کوئی ارادہ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو میرے ہائر ایجوکیشن سے related دو سال پہلے کے pending answers تھے، آپ نے کہا تھا کہ منسٹر صاحب اس کی انوسٹی گیشن کر کے ایوان کو آگاہ کریں گے۔ دو سال ہو گئے ہیں آج تک اس کا جواب منسٹر صاحب نے دیا اور نہ آپ نے مجھے لے کر دیا۔

جناب سپیکر: ان سے سکولز ایجوکیشن کے بارے میں پوچھیں آپ ہائر ایجوکیشن کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جس محکمے کے وزیر ہیں اس کے دو سوال ہیں آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، پتا کرتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ نے خود ان کو یہ تاکید کی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں! جب وہ آئیں گے تو جواب پوچھ لیں گے۔ جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: چکوک 90ڈی، 101ڈی اور 104ڈی میں گرلز سکولز کا قیام اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*3894: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن کے چکوک D/90، D/101 اور D/104 میں گرلز سکول نہیں ہیں جس وجہ سے بچیوں کو دور دراز کے سکولوں میں جانا پڑتا ہے اور اکثر والدین اپنی بچیوں کو اپنے گھروں سے دور سکولوں میں داخل کروانے سے گریزاں ہیں؟

(ب) حکومت مذکورہ بالا چکوک میں گرلز سکولوں کا قیام کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے چکوک 90ڈی، 101ڈی اور 104ڈی میں گرلز سکول نہیں ہیں۔ چک نمبر 101 ڈی اور 104ڈی میں کوئی شخص سکول کے لئے رقبہ دینے کے لئے تیار نہ ہے۔ صرف چک نمبر 90ڈی کے لمبردار نے سکول کے اجراء کے لئے رقبہ کی فرد ملکیت، عکس شجرہ دیا ہے۔

(ب) نئے سرکاری سکولوں کا برائے راست قیام حکومت کی پالیسی میں نہ ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے مالی سال 16-2015 میں600ملین روپے برائے سکیم بعنوان"pening of new Primary Schools in Punjab under Punjab Education Foundation"کی منظوری ہوئی۔ مذکورہ بالا سکیم کے حوالے سے پنجاب کے 36اضلاع نے556-Sitesکی نشاندہی کر کے محکمہ کو فہرست ارسال کی اور ضلع پاکپتن کی جانب سے8-Sitesکی نشاندہی کی گئی تاہم اس میں چک نمبر90ڈی شامل نہ تھا۔ پنجاب بھر کی556-Sitesکا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے سروے مکمل کر لیا ہے اور اس وقت یہ آخری مراحل میں ہے.جہاں تک مذکورہ چک میں گرلز پرائمری سکول کے قیام کا تعلق ہے اس ضمن میں گزارش ہے کہ اگلے مالی سال میں فنڈز کی دستیابی اور مثبت فیزیبلٹی رپورٹ کی بناء پر گرلز پرائمری سکول قائم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ محکمہ نے جز(الف) میں جواب دیا ہے کہ 101ڈی اور 104ڈی میں گرلز سکول نہیں ہیں جبکہ وہاں گورنمنٹ کے رقبے بھی موجود ہیں۔ اگر موجود نہیں بھی ہیں تو میں یقین دہانی لینا چاہتا ہوں کہ اگر وہاں رقبہ مہیا کر دیا جائے تو کیا منسٹر صاحب اس کوconfirmکرتے ہیں کہ سکولز بنا دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 90ڈی کے بارے میں---

جناب سپیکر: جی، پہلے سوال کا تو جواب آنے دیں پھر دوسرا سوال پوچھ لینا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے پورے پنجاب میں ایک سروے کرایا تھا تو اس میں یہ ہے کہ ہمیں کوئی شخص رقبہ دینے کو تیار نہیں تھا، صرف چک نمبر90ڈی کے لمبردار نے رقبے کے لئے فرد ملکیت اور عکس شجرہ دیا ہے۔ ہم نےalreadyاگست 2015 سے اس پر کارروائی شروع کر دی ہے۔ اب اس میں فنڈز کیapprovalکاprocessچل رہا ہے۔ جیسے ہی یہ مکمل ہوگا ہم وہاں پر سکول بنا دیں گے۔ باقی دو چکوک جن کا انہوں نے ذکر کیا ہے اگر یہ وہاں پرlandدلوا سکتے ہیں تو میں متعلقہ ای ڈی او کو کہہ دوں گا کہ وہ اس کوvisitبھی کر لیں گے اور دیکھ بھی لیں گے اگر وہاں پر سکول کی ضرورت ہے تو اس پر ساری کارروائی کروا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب احمد شاہ کھگہ!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں یہی وعدہ لینا چاہتا تھا کہ اگر جگہ دے دیتے ہیں تو سکول بن جائے گا۔ اب دوسرا جو انہوں نے 90 ڈی کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی منسٹر صاحب confirm کر دیں کہ اس کے پیسے بھی اسی بجٹ میں اسی سال آ جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ No, point of order, please have your seat.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے یہ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو کام دیا ہوا ہے، وہ کر رہے ہیں اور new schools programmes میں، میں ان کو کہہ بھی دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو بالکل اس میں ڈلوائیں گے اور کرائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال اسی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کون سے سوال میں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اسی سوال میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اسی کون سے میں؟ آپ کا آگے بھی سوال ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3894 میں جیسے منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ایک پروگرام آ رہا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ہائی سکول بنایا جائے گا تو کیا یہ ابھی تجویز ہے یا اس پر عملدرآمد بھی ہو گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بالکل اس پر پالیسی بن چکی ہے کہ پنجاب کے اندر تمام یونین کونسل میں جہاں ہائی سکول نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر ہائی سکول دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس میں کوئی ambiguity تو نہیں ہے۔ نئی یونین کونسل جو بنی ہیں وہ تمام کی تمام اس میں شامل ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! بالکل انہی کو سامنے رکھ کر یہ ماڈل بنائے ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یعنی اس پر کام جاری ہے اگر کوئی یونین کونسل رہ رہی ہو تو اس کی ہم نشاندہی کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جو رہ گئے ہیں آپ ان کی نشاندہی کریں۔ وہ ضرور پوچھیں گے۔ جی، اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3896 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: چک 90ڈی کے سکول کی بطور مڈل سکول اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*3896: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن چک نمبر 90ڈی میں لڑکوں کے لئے کوئی مڈل سکول نہ ہے جس بناء پر بچوں کو لمبی مسافت پیدل طے کر کے دوسرے علاقوں میں قائم مڈل سکولوں میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت چک نمبر 90ڈی ضلع پاکپتن کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ایسا کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) چک نمبر 90/D ضلع پاکپتن میں لڑکوں کے لئے پہلے ہی سے گورنمنٹ مڈل سکول مورخہ 31.03.2004 سے قائم ہے اور اس وقت مڈل حصہ میں بچے زیر تعلیم ہیں۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب ٹائم ختم ہو جائے تو میں کیا کروں، آپ مجھے بتائیں؟ چلیں! آپ ایک ضمنی سوال کر لیں کون سے جز پر کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 4063 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 388 کی چار دیواری سے متعلقہ تفصیلات

*4063: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 388 گ ب، یونین کونسل نمبر 124 تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد کی چار دیواری حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چار دیواری کی تعمیر کے وقت اس سکول کے لئے مختص رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار نہیں کروایا گیا اور چار دیواری بقیہ خالی رقبہ پر بنا دی گئی؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کے لئے مختص رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے اور اس جگہ کو سکول میں شامل کرنے اور اس پر چار دیواری تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ رقبہ کو ناجائز قابضین سے وار گزار کروانے کے لئے ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (خواتین) تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد نے لیٹر نمبر 2885 مورخہ 2013-12-13 کے تحت AC تحصیل سمندری کو مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس کی جانب سے دی گئی درخواست بھجوائی تھی جس پر تا حال کوئی عملدر آمد نہ کیا گیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ چار دیواری بقیہ خالی جگہ پر بنا دی گئی۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں!اس سکول کے تقریباً دو کنال رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے لئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ، فیصل آباد کو مورخہ 2014-07-10 کو لیٹر لکھ دیا گیا ہے۔ کاپیAnnex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو نہی اس رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا فوراً اس کو مذکورہ سکول میں شامل کر کے چار دیواری تعمیر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا سوال جز(ب) سے ہے پہلے تو انہوں نے مان لیا کہ اس پر قبضہ ہوا ہے اور خالی اراضی پر چار دیواری ہے لیکن جز(ب) میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اس قبضہ کے خلاف ہیڈ مسٹریس نے AC تحصیل سمندری اور ڈی سی او فیصل آباد کو خط لکھا ہے لیکن آج تین سال گزرنے کے بعد بھی یہ قبضہ چھڑوانے میں ناکام رہے۔ جز(ج) میں بھی یہی بات ہے کہ 2014 میں دوبارہ خط لکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ جتنی جلدی قبضہ چھڑوا سکتے ہیں چھڑوالیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا گیا ہے تو کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ تین سال بعد۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں۔ اب ٹائم نہیں ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ ان کی بات کا جواب دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! already کچھ جگہوں پر یہ issue ہے کہ جہاں پر سکولوں کی زمین پر قبضہ ہوا ہے اس پر کمیٹیاں کام بھی کر رہی ہیں۔ کورٹس میں stay ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے کئی دفعہ چیزیں لمبی ہو جاتی ہیں اور جہاں جہاں پر stay ختم ہوتے ہیں وہاں فوری زمین لے کر سکولوں کو دلوا بھی رہے ہیں۔ میں نے اس سکول کی بھی رپورٹ منگوائی ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اگر اس پر کوئی کورٹ کی طرف سے restriction نہ ہوئی، اگر یہ لینڈ واقعی ٹرانسفر ہوئی ہے اور یہ سارا کچھ ہوا ہے تو ہم فوری طور پر اس کا قبضہ دلوائیں گے۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ابھی دو دن پہلے ننکانہ صاحب میں بھی ایک اس طرح کا issue تھا جہاں پر ہم نے فوری زمین سکول کو دلوائی ہے۔ یہ کیس کورٹس stay کی وجہ سے لمبے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، Question Hour is over now.

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔243 میں پچھلے پانچ سالوں میں سرکاری سکولوں کی تفصیلات

*3667: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔243 ڈی جی خان میں حکومت نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے نئے سکول بنائے؟

(ب) کتنے پرائمری، مڈل، ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا، سکول وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کون کون سے سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کی گئی اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔243 ڈیرہ غازی خان میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کوئی نیا سکول نہیں بنایا گیا۔

(ب) پی پی۔243 ڈیرہ غازی خان میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران چار بوائز پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری سے مڈل

1۔	گورنمنٹ پرائمری سکول معموری	2۔	گورنمنٹ پرائمری سکول بائیگاہ
3۔	گورنمنٹ پرائمری سکول واہی کنگرانی	4۔	گورنمنٹ پرائمری سکول غلام شبیر

اور اسی طرح گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شاہ جھنڈا کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔

مڈل سے ہائی

گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ثمینہ کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا اور اس طرح تین مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا تفصیل درج ذیل ہے:

1- گورنمنٹ مڈل سکول چورہٹہ پچادھ
2- گورنمنٹ مڈل سکول لوہاروالہ
3- گورنمنٹ مڈل سکول کھاکھی غربی

ہائی سے ہائر سیکنڈری

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ثمینہ کو ہائر سیکنڈری سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں پی پی-243 ڈیرہ غازی خان کے درج ذیل سکولوں کو missing facilities دی گئی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1- گورنمنٹ پرائمری سکول کھاکھی غربی
2- گورنمنٹ پرائمری سکول شاہ والا
3- گورنمنٹ پرائمری سکول نصیر والا
4- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی جھنگیل
5- گورنمنٹ پرائمری سکول نگی والا
6- گورنمنٹ پرائمری سکول وزیر والی
7- گورنمنٹ پرائمری سکول دورہٹہ
8- گورنمنٹ پرائمری سکول زبیر آباد
9- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی متراں
10- گورنمنٹ پرائمری سکول بیلہ
11- گورنمنٹ پرائمری سکول ہندو آنی
12- گورنمنٹ پرائمری سکول میلو
13- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی کھوسہ
14- گورنمنٹ پرائمری سکول چک گل والا
15- گورنمنٹ پرائمری سکول بینگل والا
16- گورنمنٹ پرائمری سکول شانی۔
17- گورنمنٹ پرائمری سکول گوپانگ والا
18- گورنمنٹ مڈل سکول بربوچی والا
19- گورنمنٹ مڈل سکول جناح کالونی
20- گورنمنٹ مڈل سکول کھاکھی غربی

آٹھ بوائز اور تین گرلز ہائی سکولوں کی میسنگ فیسلٹیز اور اضافی کمرہ جات دیئے گئے ہیں تفصیل درج ذیل ہے:

1- گورنمنٹ ہائی سکول سرووالی
2- گورنمنٹ ہائی سکول بایگاہ
3- گورنمنٹ ہائی سکول کوڑے والا
4- گورنمنٹ ہائی سکول وڈور
5- گورنمنٹ ہائی سکول گجر والہ
6- گورنمنٹ ہائی سکول لوہاروالہ
7- گورنمنٹ ہائی سکول چورہٹہ پچادھ
8- گورنمنٹ ہائی سکول ثمینہ
9- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ثمینہ
10- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرووالی
11- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بایگاہ

پی پی-243 ڈی جی خان میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران missing facilities پر 60 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

لاہور:حلقہ پی پی۔143 میں پرائمری،ہائر سیکنڈری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*4068: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔148 لاہور میں کل کتنے پرائمری سکولز اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان میں اساتذہ کی تعداد ہر سکول میں کتنی ہے؟

(ج) ہر سکول میں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔148 لاہور میں کل دس پرائمری سکولز اور ایک ہائر سیکنڈری سکول ہے۔

(ب) مندرجہ بالا سکولز میں اساتذہ کی سکول وار تعداد کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول وار بچوں کی تعداد کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع جمال سے متعلقہ تفصیلات

*4126: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع جمال کے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی بلڈنگ 95۔1994 میں بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں آج تک کلاسز شروع نہیں ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی بلڈنگ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئی ہے اور زمینداروں نے وہاں اپنے جانور باندھے ہوئے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ سکول میں کلاسز شروع کرنے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کی SNE اپریل 2012 سے جاری ہو چکی ہے اور کلاسز باقاعدگی سے جاری ہیں۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے کہ مذکورہ سکول کی بلڈنگ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئی ہے تاہم سکول ہذا کی بلڈنگ کسی حد تک مرمت طلب ہے اس ضمن میں بلڈنگ ڈیپاٹمنٹ کو مراسلہ جاری کر دیا ہے کہ سکول کی تعمیرومرمت کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں۔ یہ بات بھی درست نہ ہے کہ مذکورہ سکول میں زمینداروں نے اپنے جانور باندھے ہوئے ہیں۔ سکول میں تدریس کا عمل باقاعدگی سے جاری ہے۔

(د) جواب جز(ب وج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*4293: محترمہ زیب النساء اعوان: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبائی دارالحکومت میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر انتظام سکول کہاں کہاں واقع ہے، ان میں کتنے گرلز اور کتنے بوائز سکولز ہیں علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟

(ب) ان میں کون کون سے سکول ایسے ہیں جن میں مستقل ہیڈ ماسٹر اور کن میں عارضی طور پر ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں اور جن میں عارضی طور پر ہیڈ ماسٹر میل یا فی میل تعینات ہیں کیا حکومت وہاں مستقل ہیڈ ماسٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(ج) ان سکولوں میں اس وقت بطور ایس ایس ٹی کام کرنے والے ملازمین کی تعداد کتنی ہے ؟

(د) ان سکولوں میں کس کس ایس ایس ٹی کی بطور ہیڈ ماسٹر گریڈ17 ترقی ڈیو ہے اور کب سے ؟

(ہ) کیا اس وقت ضلع لاہور کے سی ڈی جی ایل سکولوں میں گریڈ17 کے ہیڈ ماسٹر کی اسامیاں خالی ہیں اور ان پر ہیڈ ماسٹر تعینات نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں مختلف جگہ پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکول واقع ہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے سکولوں کی کل تعداد 191 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکول لیول	بوائز	گرلز
پرائمری	26	31
مڈل	18	36
ہائی	40	40
میزان	84	107
ٹوٹل	107+84=191	

(ب) ضلع لاہور CDGL کے تمام پرائمری میل / فی میل سکولوں میں سینئر ٹیچر بطور ہیڈ کام کر رہے ہیں اور مڈل سکول میل / فی میل میں ایس ایس ٹی بطور ہیڈ کام کر رہے ہیں۔ CDG گرلز ہائی سکولوں کی تعداد 40 ہے جن میں 25 سکولوں میں بی ایس۔17 کی ہیڈ کام کر رہی ہیں اور 15 گرلز ہائی سکولوں میں ایس ایس ٹی بطور ہیڈ کام کر رہی ہیں۔ CDG کے میل 40 سکولز ہیں جن میں پانچ بوائز سکولوں میں بی ایس۔17 کے ہیڈ کام کر رہے ہیں اور باقی 35 سکولوں میں ایس ایس ٹی بطور ہیڈ کام کر رہے ہیں۔ حکومت بہت جلد ایس ایس ٹی کی پروموشن کر کے مستقل ہیڈ تعینات کر دے گی۔

(ج) مندرجہ بالا سکولوں میں ایس ایس ٹی کام کرنے والے ملازمین میں مردانہ کی تعداد 302 اور زنانہ کی تعداد 221 ہے۔ جس کی کل تعداد 523 ہے۔

(د) سینئر ایس ایس ٹی میل / فی میل کی مختلف اوقات میں پروموشن ہوتی رہتی ہے اور دوبارہ بھی پروموشن کی میٹنگ جلد ہونے والی ہے اور متعلقہ معیار پر پورا اُترنے والے ایس ایس ٹی کو گریڈ۔17 میں ترقی دے دی جائے گی۔

(ہ) جواب جز (ب) کی روشنی مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں سکولز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4298: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2010 سے اب تک ضلع سیالکوٹ کے کتنے اور کون کون سے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ان سکولوں کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سال 14-2013 میں گورنمنٹ ایلیمنٹری پرائمری سکول دوبرجی ملیاں کی اپ گریڈیشن ہوئی ہے حکومت کب تک اس سکول کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) 2010 سے اب تک ضلع سیالکوٹ میں 113 سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں ان کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2010 سے اب تک ضلع سیالکوٹ میں جو سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں ان کی عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے سال 14-2013 میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول دوبرجی ملیاں تحصیل و ضلع سیالکوٹ اپ گریڈ نہیں ہوا۔

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں سکولز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4338: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 سے اب تک تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے سکولز اپ گریڈ کئے گئے، کیا ان کی عمارات، ٹیچنگ اور کلیریکل سٹاف مکمل ہو چکا ہے، ان کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) سال 2008 سے اب تک تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے سکولوں میں کتنا فنڈ مد وار فراہم کیا گیا، اخراجات سمیت تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اپ گریڈیشن کے بعد کون کون سے سکولوں میں کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور کتنے ایسے ہیں جن میں کلاسز کا اجراء اور اساتذہ کی تعیناتی نہیں کی گئیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) سال 2008 سے اب تک تحصیل فورٹ عباس میں 20 سکولز اپ گریڈ کئے گئے ہیں جن میں سے سولہ سکولز کی عمارات مکمل ہو کر ٹیچنگ اور کلریکل سٹاف تعینات ہو چکا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ دو سکولوں کی عمارتیں مکمل ہیں جن میں سے ایک کی SNE بھی منظور ہو چکی ہے بقیہ دو سکولوں کی عمارتیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے نامکمل ہیں جو مالی سال 16-2015 کے بجٹ میں ڈیمانڈ کر دی گئی ہے۔ لیٹر کی کاپی Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال2008سے اب تک تحصیل فورٹ عباس میں380سکولز کے لئے کل فنڈ 352.707ملین کی رقم مختص کی گئی اور اخراجات کی مد میں221.664ملین کی رقم صرف ہوئی۔ جس کی تفصیل سکیم وار(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ بقیہ رقم وقت کی کمی کی بنا پرlapseہو گئی ہے۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس میں کل اپ گریڈ سکولوں کی تعداد20ہے جن میں سے16 سکولوں میں کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اور ان میں اساتذہ کی تعیناتی کر دی گئی ہے جبکہ دو سکولوں کی عمارتیں مکمل ہیں اور بقیہ دو سکولوں کی عمارتیں مکمل ہونے اورSNEکا بجٹ آنے کی صورت میں کلاسز کا اجراء اور عملہ کی تعیناتی کر دی جائے گی۔

بہاولنگر: تحصیل فورٹ عباس میں رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*4339: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کون کون سے پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کون کون سے پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن اب تک نہیں ہوئی، اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کون کون سے پرائیویٹ سکولز پنجاب ایجوکیشن بورڈ کے ساتھ منسلک ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کل73(20ہائی، 47مڈل اور6پرائمری) پرائیویٹ سکولز رجسٹرڈ ہیں جن کی فہرستAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں45پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن نہیں ہوئی، جن کی فہرست Annex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل فورٹ عباس میں کل28(14ہائی، 13مڈل اور ایک پرائمری) پرائیویٹ سکول PEFکے ساتھ منسلک ہیں جن کی فہرستAnnex-Cایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راجن پور میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*4359: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی (بوائز اور گرلز) سکولز ہیں ان کی تعداد اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں ہر سکول کی کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، سال 14-2013 میں سالانہ نتائج کی شرح کیا ہے، سٹینڈرڈ وار بتائی جائے؟

(ج) ان سکولز میں اساتذہ کی تعداد سکولز وار بتائی جائے ان اساتذہ کی حاضری کی شرح کیا ہے؟

(د) سال 14۔2013 میں کتنے اساتذہ کے تبادلے ہوئے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) ان سکولز میں منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں، اب تک خالی رہنے کی وجوہات نیز کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں کل 1152 پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولز کی کلاس وار تعداد اور نتائج کی شرح کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولز کے اساتذہ کی تعداد سکول وار اور اساتذہ کی حاضری کی شرح کی فہرست (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 14۔2013 میں ریشنلائزیشن پالیسی کے تحت اساتذہ کے تبادلے کئے گئے۔

(ہ) سکول وار منظور شدہ اسامیوں اور خالی اسامیوں کی تعداد وار تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پنجاب میں بشمول ضلع راجن پور اساتذہ کی بھرتی کا پراسس ہو چکا ہے۔ اُمید ہے کہ عنقریب یہ بھرتی پوری ہو جائے گی۔

ضلع راجن پور میں ایس ایم سی فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4364: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع راجن پور میں اس وقت SMC فنڈز کتنے ہیں۔ گزشتہ تین سال میں وہ کہاں کہاں خرچ کئے گئے ہیں۔ اب تک کی مکمل فنڈز کی تمام تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

ضلع راجن پور میں سال14-2012 کے دوران گورنمنٹ سکولوں کو مبلغ 7,20,20,000 روپے سکول کونسل کی مد میں دیئے گئے تھے جو کہ سکولوں کی white washing اور فرنیچر کی خریداری پر خرچ کئے گئے۔

سرکاری سکولز کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*4406: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ سال2008 سے اب تک کون کون سے سکول کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کون کون سے سکول کی عمارت کی ناقص تعمیر کی نشاندہی کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں سرکاری سکولز میں جو کمپیوٹر فراہم کئے جارہے ہیں ان کی specification اور قیمت زیر تعلیم طلباء وطالبات کی ضروریات سے بہت زیادہ ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال2008 سے سال2014 تک پی پی-86 کے جن سکولوں پر رقم خرچ کی گئی ان کی فہرست اردو زبان میں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال2008 سے سال2014 عرصہ سات سال میں تقریباً مبلغ 251.306 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر2 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عمارت کی ناقص تعمیر کی نشاندہی ہوئی جس پر ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ نے فوری ایکشن لیتے ہوئے کمیٹی تشکیل دی اور ڈی او بلڈنگ کو ٹھیکیدار کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ کمیٹی کے زیر نگرانی ناقص تعمیر کو دوبارہ مقررہ معیار کے مطابق تعمیر کروایا گیا۔

(ج) صوبہ بھر میں سرکاری سکولز میں جو کمپیوٹر فراہم کئے جا رہے ہیں۔ ان کی specification اور قیمت حکومت پنجاب کی منظور شدہ اور مقرر کردہ ہے۔

حلقہ پی پی۔223 میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*4408: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔223 ساہیوال میں واقع گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی کتنی تعداد ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں۔ تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جن علاقہ جات میں کوئی پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز نہ ہیں، کیا حکومت ان علاقہ جات میں سکولز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔223 ساہیوال میں گرلز و بوائز سکولوں کی کل تعداد 142 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Annex-A

سکول لیول	بوائز	گرلز	میزان
پرائمری	50	33	83
مڈل	14	16	30
ہائی	13	11	24
ہائر سیکنڈری	01	01	02
کیمونٹی ماڈل	0	03	03
ٹوٹل	78	64	142

(ب) ہاں جن علاقوں میں کوئی بھی سکول نہ ہے وہاں سکول قائم کئے جائیں گے 15-2014 کے بجٹ کے تحت جتنے سکولوں کی منظوری ملے گی وہ سکول اسی سال بننا شروع ہو جائیں گے باقی اگلے بجٹ میں بنائے جائیں گے۔

لاہور: سرکاری سکولز کی عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*4415: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ایسے سرکاری پرائمری تا ہائی گرلز و بوائز سکول ہیں جن کی اپنی عمارات نہیں ہیں اور وہ کرائے کی عمارات میں چل رہے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ ان shelterless سکولوں کی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو یہ عمارات کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے ضلع لاہور میں بائیس سکولز کرائے کی عمارات میں چل رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول سمن آباد لاہور
2۔ گورنمنٹ پاکستان ماڈل ہائی سکول رحمانپورہ لاہور
3۔ گورنمنٹ ظفر السلام پرائمری سکول مغلپورہ لاہور
4۔ گورنمنٹ گارڈین پرائمری سکول سلامت پورہ لاہور
5۔ گورنمنٹ اوقاف پائلٹ پرائمری سکول درس بڑے میاں لاہور
6۔ گورنمنٹ اقبال ماڈل پرائمری سکول سمن آباد
7۔ گورنمنٹ پرائمری سکول پنڈی راجپوتاں لاہور
8۔ گورنمنٹ محمدیہ غوثیہ پرائمری سکول کاہنہ نو لاہور
9۔ گورنمنٹ پنجاب ماڈل گرلز مڈل سکول کریم پارک لاہور
10۔ گورنمنٹ ہاشمی گرلز پرائمری سکول بھاٹی گیٹ لاہور
11۔ گورنمنٹ جناح اسلامیہ گرلز مڈل سکول سنت نگر لاہور
12۔ گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول لاہور کینٹ
13۔ گورنمنٹ سر سید ماڈل پرائمری سکول علی پارک اچھرہ لاہور
14۔ گورنمنٹ اینگلو اورینٹل پرائمری سکول سمن آباد لاہور
15۔ گورنمنٹ NS پرائمری سکول رحمان پورہ لاہور
16۔ گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول شالامار ٹاؤن لاہور
17۔ گورنمنٹ نعمانیہ پرائمری سکول بند روڈ لاہور
18۔ گورنمنٹ باقی الصالحات پرائمری سکول مجید پارک شاہدرہ ٹاؤن لاہور
19۔ CDG پرائمری سکول ستارہ کالونی نمبر 2 چونگی امر سدھو لاہور
20۔ گورنمنٹ وزیر ماڈل گرلز مڈل سکول سانده لاہور
21۔ گورنمنٹ مون لائٹ گرلز پرائمری سکول سنت نگر لاہور
22۔ گورنمنٹ سہروردیہ گرلز پرائمری سکول رشید پورہ لاہور

(ب) مندرجہ بالا سکولوں کے قرب وجوار میں کوئی پلاٹ / زمین دستیاب نہ ہے۔ تاہم پلاٹ / زمین دستیاب ہونے کی صورت میں عمارات بنادی جائیں گی۔

پنجاب بھر میں اساتذہ کی میرٹ کے مطابق بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*4416: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے میرٹ پر سکولوں میں اساتذہ تعینات کرتی ہے تاکہ آج کے جدید دور کی تعلیم سے بچوں کو روشناس کرایا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت بے شمار اساتذہ اپنا اصل کام چھوڑ کر سول سیکرٹریٹ میں مختلف پر کشش عہدوں پر ڈیپوٹیشن پر تعینات ہیں؟

(ج) سول سیکرٹریٹ میں ان کی تعیناتی کا کیا معیار ہے اور یہ کتنے عرصے کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان اساتذہ کی سول سیکرٹریٹ میں تعیناتی سے ان کے سکولوں میں بچوں کی پڑھائی کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر یہ practice بند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ اس سلسلے میں حکومت نے انتہائی شفاف اور میرٹ پر مبنی پالیسی متعارف کروائی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ صرف چند اساتذہ کو ٹیکنیکل کوٹا کے تحت سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، سول سیکرٹریٹ میں تعینات کیا جاتا ہے اور مخصوص کوٹا کے تحت اساتذہ کی خدمات کا استعمال ڈیپوٹیشن کے زمرے میں نہیں آتا۔

(ج) سول سیکریٹریٹ میں اساتذہ کی تعیناتی مقررہ 20 فیصد ٹیکنیکل کوٹا کے مطابق باقاعدہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب کی منظوری سے کی جاتی ہے اور ان کی تعیناتی کی مدت مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کارکردگی اور انتظامی ضرورت کے مطابق بڑھائی جاتی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ لاکھوں اساتذہ میں سے صرف چند اساتذہ کی کوٹا کے تحت تعیناتی سے تدریسی عمل پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور کسی بھی استاد کی سیکرٹریٹ میں تعیناتی سے پہلے متبادل استاد کا بندوبست کر لیا جاتا ہے۔

(ہ) بچوں کا مستقبل حکومت کو بہت عزیز ہے محکمہ بچوں کے بہتر مستقبل کی خاطر تمام ممکن اقدامات کرنے کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل رہتا ہے۔ اور بچوں کی بہترین اور مسلسل تدریس کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

نجی سکولوں سے متعلق حکومتی پالیسی کی تفصیلات

*4457: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے نجی سکولوں کے بارے میں حکومت کی طرف سے کوئی واضح پالیسی یا احکامات نہ ہونے کی وجہ سے مالکان من مانی فیس وصول کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں اکثر نجی سکولوں نے سالانہ فیسوں میں جنریٹر، پیپر منی اور دیگر مد میں 10 سے 60 فیصد تک اضافہ کر دیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نجی سکولوں کے بارے میں کوئی واضح پالیسی بنا کر ان چیزوں کو کنٹرول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کے متعلق بابت وصولی فیس حکومت پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ ترمیمی نوٹیفکیشن مورخہ 18.12.1995 کے جز (B) میں واضح احکامات موجود ہیں۔ تاہم یہ بات درست ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اِن احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے من مانی فیس وصول کر رہے ہیں۔ نوٹیفکیشن کا پی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات جزوی طور پر درست ہے چند نجی تعلیمی ادارے مختلف مدوں میں من مانی فیس وصول کر رہے ہیں اور سالانہ اضافہ بھی کر دیتے ہیں۔

(ج) حکومت نجی سکولوں کے حالات سے آگاہی رکھتی ہے اور اس بات پر کوشاں ہے کہ پرائیویٹ سکولوں کو ایک واضح پالیسی کے دائرہ اختیار میں لایا جائے تاکہ اساتذہ طلباء و دیگر سٹیک ہولڈرز کے مسائل کو یکساں طور پر حل کیا جائے۔

اس وقت پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام پر قانون سازی جاری ہے۔ قانونی منظوری کے بعد یہ بل پرائیویٹ سکولوں کے معاملات کو جانچنے پرکھنے کے لئے ایک مربوط پالیسی دستاویز ثابت ہوگا۔

ضلع اوکاڑہ: پرائمری سکول میں ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*4494: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ کی تحصیل دیپالپور کے گورنمنٹ پرائمری سکول پوران مرکز بصیر پور کی چار دیواری گر چکی ہے اور اس کا مرکزی دروازہ بھی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں کوئی نائب قاصد تعینات نہ ہے اور سکول کے طلباء خود ہی سکول کے فرنیچر کی صفائی کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کی دیکھ بھال کے لئے واچ مین، فرنیچر اور عمارت کی صفائی کے لئے نائب قاصد / سینٹری ورکر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ سکول ہذا کی چار دیواری ایک سائیڈ سے گر چکی ہے جبکہ باقی ماندہ دیوار ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔اس کا مین گیٹ Non-Salary Budget کی گرانٹ سے مکمل ہو چکا ہے اور دیوار بھی مرمت کی جا رہی ہے اس ضمن میں ضلعی حکومت اوکاڑہ نے سال 15-2014 کی ADP میں تیرہ لاکھ تین ہزار روپے مختص کئے ہیں جس سے سکول ہذا کے تعمیر و مرمت سے متعلقہ کام مکمل ہو جائیں گے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں نائب قاصد کی اسامی منظور شدہ نہ ہے تاہم سکول ہذا کے طلباء سکول کے فرنیچر کی صفائی ہرگز نہ کرتے ہیں۔ سکول اور فرنیچر کی صفائی کے لئے سکول کونسل نے جزوقتی خاکروب کا بندوبست کر رکھا ہے۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول پوران میں گورنمنٹ کی جانب سے واچ مین، نائب قاصد، سینٹری ورکر کی کوئی سیٹ منظور شدہ نہ ہے۔ تاہم اس طرح کے مسائل کے حل کے لئے حکومت پنجاب 2013 سے سکولوں کو نان سیلری بجٹ کی مد میں معقول رقم فراہم کر رہی ہے جس کے ذریعے سکول اپنی تمام تعلیمی و انتظامی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ اس مد میں 14-2013 میں گورنمنٹ پرائمری سکول پوران کو مبلغ۔/2,13,000 روپے فراہم کئے جا چکے ہیں جبکہ 15-2014 میں مبلغ۔/2,19,890 روپے فراہم کئے جا رہے ہیں تا کہ اس سے سکول اپنی جملہ ضروریات پوری کر سکے۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن سے متعلقہ تفصیلات

*4524: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن (PEC) کب قائم ہوا اور اب تک کی اس کی کارکردگی سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال 2014 میں پنجاب ایگزامینیشن کی پنجم اور ہشتم کی طلباء و طالبات کے امتحانات کی پالیسی کے نتیجہ میں کتنے طلباء اور طالبات ناکام قرار پائے؟

(ج) یہ پالیسی کیا تھی جس کی وجہ سے اتنے طلباء وطالبات ناکام ہوئے ہیں کیا اس پالیسی سے پنجاب بھر میں ایک لاکھ سے زائد بچے انرولمنٹ سے محروم ہوئے اور کیا 100 فیصد انرولمنٹ کو اس سے خطرہ لاحق ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب ایگزامینیشن کمیشن 2006 میں قائم ہوا۔

- کمیشن کو پنجاب اسمبلی ایکٹ کے تحت 2010 میں خود مختار ادارہ بنا دیا گیا۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک (PEC) کی کارکردگی درج ذیل ہے۔
- 2006 میں جماعت پنجم میں نیا امتحانی طریقہ رائج کیا گیا۔
- 2008 سے اب تک پنجاب ایگزامینیشن کمیشن دونوں جماعتوں (پانچویں اور آٹھویں) کا امتحان لیتا رہا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

حاضر طلباء جماعت ہشتم	حاضر طلباء جماعت پنجم	سال
824612	1153997	2008
863342	1229732	2009
948527	1350160	2010
994274	1359776	2011
1113255	1440349	2012
1120266	1474163	2013
1080972	1400220	2014

پنجاب ایگزامینیشن کمیشن بہت محدود وسائل کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ ادارہ کو مضبوط بنیادوں پر چلانے کے لئے ایک نئی حکمت عملی وضع کی گئی ہے جو جلد ہی رائج ہو رہی ہے۔

- پنجاب ایگزامینیشن کمیشن دنیا کے بڑے امتحانوں میں سے ایک امتحان فقط ستائیس ملازمین کے ساتھ لیتا رہا ہے جن میں 13 درجہ چہارم کے ملازمین بھی شامل ہیں۔

- PEC کے نتائج کی بنیاد پر پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے بچوں کو سکالرشپ دیا جاتا ہے۔
- PEC کے نتائج کی بنیاد پر بین الاقوامی تعلیمی تحقیقی ادارے تحقیق کرتے ہیں۔
- سال 2014 کے پنجم اور ہشتم کے امتحانات کے انعقاد کے دوران District Monitoring Officers کی زیر نگرانی موبائل انسپکٹرز مقرر کئے گئے جس کی وجہ سے نقل پر قابو پایا گیا پیپروں کی مارکنگ کے دوران ڈسٹرکٹ ٹریننگ اینڈ سپورٹ سنٹرز (DTSC) کے ہیڈ کی زیر نگرانی ہر مارکنگ سنٹر پر موبائل انسپکٹرز مقرر کئے گئے جس کی وجہ سے مارکنگ کا معیار بہتر ہوا۔

(ب) سال 2014 میں PEC کے طلباء و طالبات کی ٹوٹل تعداد اور پاس /فیل کی شرح کی تفصیل حسب ذیل ہے:

کلاس لیول	تعداد	شرح فیصد
پنجم کے کل طلباء وطالبات	1380215	-
پنجم کے پاس شدہ طلباء وطالبات	1209860	87.65 فیصد
ہشتم کے کل طلباء وطالبات	1064111	-
ہشتم کے پاس شدہ طلباء وطالبات	1018817	95.74 فیصد
ہشتم میں فیل شدہ طلباء وطالبات	45294	4.26 فیصد
پنجم وہشتم میں کل فیل شدہ طلباء وطالبات	215649	-

(ج)

1۔ PEC کی پالیسی کے تحت 33 فیصد نمبر حاصل کرنے والے طلباء پاس شمار کئے جاتے ہیں جبکہ وہ طلباء جنہوں نے تمام مضامین میں 20 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں ان کو مشروط ترقی دی جاتی ہے کہ وہ مقامی سکول کے منعقد کردہ امتحان کو پاس کریں گے۔
2۔ سال 2013 کے امتحانات کے دوران 252795 طلباء وطالبات فیل ہوئے جبکہ سال 2014 کے دوران 215649 طلباء وطالبات فیل ہوئے۔
3۔ جو طلباء 20 فیصد نمبر حاصل نہیں کرتے وہ موجودہ جماعتوں (پنجم وہشتم) میں برقرار رہتے ہیں۔اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو موجودہ نظام سکول سے خارج کر دیا جاتا ہے۔
4۔ جو طلباء وطالبات PEC کے امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں اُن کو سکول سے خارج نہیں کیا جاتا بلکہ طالب علم PEC کے امتحان میں reappear ہوتا ہے اور پاس ہو کر اگلے درجے میں ترقی پاجاتا ہے جس سے enrollment میں کوئی اثر نہیں پڑتا۔

گورنمنٹ گرلزای ایس (انگلش میڈیم) خان پور سے متعلقہ تفصیلات

*4554: قاضی احمد سعید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز E/S انگلش میڈیم موضع تحصیل خان پور کب منظور ہوا اور اس کی عمارت کب تعمیر ہوئی؟

(ب) سکول میں کلاس وار بچیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سکول کی عمارت کی مناسبت سے بچیوں کی تعداد دُگنا سے بھی زیادہ ہے جس کی وجہ سے سکول مختلف مسائل کی آماجگاہ بن چکا ہے؟

(د) کیا سکول کی عمارت میں توسیع کا منصوبہ زیر غور ہے، اگر ہاں تو تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز E/S انگلش میڈیم موضع تحصیل خان پور کا قیام 1960 میں منظور ہوا اور اسی سال عمارت کی تعمیر بھی ہوئی۔

(ب) سکول میں کلاس وار بچیوں کی تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نرسری	اول	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	ششم	ہفتم	کل میزان
72	75	52	55	42	30	45	48	419

(ج) درست ہے۔ سکول ہذا میں بچیوں کی تعداد 419 ہے جبکہ سکول ایک کنال رقبہ پر مشتمل ہے جو طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کم ہے۔ شہری رقبہ ہونے کی وجہ مزید عمارت کی تعمیر نہیں ہو سکتی۔ سکول میں توسیع کے لئے مزید رقبہ دینے کو کوئی تیار نہ ہے

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

تعلیمی ایمرجنسی نفاذ کے تحت بچوں کو سکولوں میں داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

*4606: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سمیت پنجاب بھر میں تعلیمی ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے، تعلیمی ایمرجنسی نافذ کرنے کے مقاصد سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار بچے جن کی عمریں 5 سے 9 سال کی ہیں، ابھی تک سکولوں سے باہر ہیں؟

(ج) اگر درست ہے تو ان بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے کے لئے حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ سمیت صوبہ بھر میں تعلیمی ایمر جنسی نافذ کر دی ہے اور اس ضمن میں تمام وسائل و ذرائع بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب نے School Reforms Road Map پروگرام کا اجراء کیا ہے جس کے تحت Universal Primary Education Campaign کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے جس کے تحت سکول جانے کی عمر کے چالیس لاکھ بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا جبکہ ہدف سے زیادہ بچے سکولوں میں داخل کئے جا چکے ہیں۔

پنجاب حکومت نے "The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014" بھی پاس کر دیا ہے جس کی رو سے 5 تا 16 سال کی عمر کے بچوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے جس کے لئے حکومت پنجاب تمام وسائل فراہم کر رہی ہے لہذا تعلیمی ایمر جنسی نافذ کرنے کا مقصد بچوں کو مفت تعلیم کی فراہمی لازمی بنانا، سکول جانے کی عمر کے تمام بچوں کو سکول داخل کرنا، داخلہ کو برقرار رکھنا، ڈراپ آؤٹ کو کنٹرول کرنا اور سکولوں میں تعلیمی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔

"The Punjab Free and Compulsory Education Act 2014" کی پنجاب اسمبلی سے منظوری اس مقصد کے حصول کے لئے انتہائی مستحسن اور قابل قدر قدم ہے جو صوبہ پنجاب کی تعلیمی ترقی میں سنگ میل ثابت ہو گا۔

(ب) درست نہ ہے ضلع گوجرانوالہ میں یکم اپریل 2014 سے 31۔مئی 2014 کے دوران Universal Primary Education/Universal Secondary Education مہم میں ایک لاکھ پچاس ہزار بچوں/بچیوں کو سکولوں میں داخل کرنے کا Target دیا گیا جسے بطریق احسن مقررہ مدت میں پورا کر لیا گیا اس مہم میں مدارس، پرائیویٹ سکولز، گورنمنٹ سکولز، غیر رسمی سکولز کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

(ج) حکومتی اقدامات کے بعد ضلع گوجرانوالہ میں 1,70,139 بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا ہے جبکہ 01.04.2016 کو نئی داخلہ مہم کے آغاز پر مزید سکول جانے والی عمر

کے بچوں کو سکولوں میں داخل کیا جائے گا جس کے لئے اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں اور ڈپٹی ڈی او صاحبان کو داخلہ کے اہداف دے دیئے گئے ہیں۔

سرگودھا: چکوک نمبر 81/ایس بی اور 84 ایس بی میں واقع گورنمنٹ گرلز ہائی/ہائر سیکنڈری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*4649: چودھری عامر سلطان چیمہ : کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک SB/81 اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک SB/84 دونوں 97-1996 میں قائم کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں سکولوں کو چکوال اور کوٹ مومن ہنجن منتقل کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب چک نمبر SB/81 اور SB-84 سرگودھا کی طالبات کے لئے ان سکولوں کے متبادل کوئی انتظام نہیں کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 17 سالہ قیام کے بعد گرلز سکولوں کو دوسرے شہر منتقل کر دیا گیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک 81/ایس بی کو ڈسٹرکٹ چکوال میں گورنمنٹ آف دی پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لاہور مراسلہ نمبر SO(School)7-5/2013/P-I مورخہ 27.12.2013 کے تحت شفٹ کر دیا گیا ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 84/ایس بی گورنمنٹ آف دی پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور، مراسلہ نمبر U.o.No.So(SNE)/2011 مورخہ 05.05.2014 کے تحت گورنمنٹ آف دی پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لاہور کو تحریر کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 84/ایس بی کو گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تحصیل کوٹ مومن ضلع سرگودھا بوجہ اپ گریڈیشن ہائر سیکنڈری سکول میں شفٹ کیا جائے لیکن بوجہ رٹ پٹیشن نمبر 2014/13286 کے

تحت معاملہ ہائی کورٹ میں ہے۔متعلقہ لیٹر کی کاپی ۔Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے کیونکہ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 81/ایس بی کم تعداد کی وجہ سے شفٹ ہوا ہے۔سکول کی تعداد طالبات کی تفصیل اس طرح ہے کہ فسٹ ایئر کی تعداد(O)اور سیکنڈ ایئر کی تعداد 8 ہے۔یہ طالبات نزدیکی گورنمنٹ گرلز کالج بھاگٹانوالہ (فاصلہ 5 کلو میٹر) میں شفٹ کر دی گئی ہیں اور ہائر سیکنڈری پورشن کی پوسٹیں جسیوال ضلع چکوال منتقل کر دی گئی ہیں جبکہ سٹاف کو ضلع سرگودھا کی خالی پوسٹوں پر شفٹ کر دیا گیا ہے مزید یہ کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک 84/ایس بی کے متعلق جز(ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(د) درست ہے۔گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 81/ایس بی کو ضلع چکوال منتقل کر دیا گیا ہے اور سٹاف کو ضلع سرگودھا کی خالی پوسٹوں پر ایڈجسٹ کر دیا ہے اور پوسٹیں ضلع چکوال میں منتقل کر دی گئی ہیں طالبات کی تعداد میں کمی کی وجہ سے طالبات کو نزدیکی گورنمنٹ گرلز کالج بھاگٹانوالہ (فاصلہ پانچ کلو میٹر) میں شفٹ کیا گیا ہے۔تعداد میں کمی کی وجہ سے تعلیمی مقاصد پورے نہ ہو رہے تھے تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی مد میں سالانہ کروڑوں کا خرچہ ہو رہا تھا۔

گورنمنٹ ہائی سکول ہارون آباد میں درختوں کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*5016: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہارون آباد میں 307 درخت موجود تھے جن کو کاٹ کر بیچ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر بہاولنگر نے ان درختوں کی مالیت بروئے لیٹر نمبر 33 بتاریخ 12-02-2014 کو۔/10,17,150 روپے تجویز کی لیکن ہیڈ ماسٹر نے یہ درخت ۔/5,17,000 روپے میں فروخت کر دیئے؟

(ج) کس اختیار کے تحت مذکورہ ہیڈ ماسٹر نے درختوں کی قیمت میں تقریباً 5 لاکھ کی کمی کی اور نیلامی کے لئے جن اخباروں میں اشتہار دیا گیا، ان کے ثبوت فراہم کئے جائیں؟

(د) اگر ان درختوں کی نیلامی میں بے قاعدگی اور خورد برد کی گئی ہے تو کیا حکومت ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہارون آباد میں 307 درخت موجود تھے جو نیلام کئے گئے۔

(ب) درست ہے۔ ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر بہاولنگر نے ان درختوں کی مالیت مبلغ -/1017150 تجویز کی تھی۔ سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر نے یہ درخت مبلغ -/501720 روپے میں نیلام کر دیئے جبکہ مزید 84720 روپے درختوں کی چھنگائی اور کانٹ چھانٹ وغیرہ کی مد میں سرکاری خزانے میں جمع کروائے۔ چالان فارمز کی کاپیاں Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن نے بذریعہ لیٹر نمبر SO(Probe)1-193/2014 بتاریخ 26.06.2014 ای ڈی او(ایجوکیشن) بہاولنگر کو ہدایات جاری کیں کہ پندرہ یوم کے اندر معاملے کی چھان بین کر کے رپورٹ پیش کرے۔ کاپی (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ای ڈی او(ایجوکیشن) بہاولنگر نے ایک کمیٹی تشکیل دی جو اپنی کارروائی کر رہی تھی کہ معزز ممبر اسمبلی جناب غلام مرتضیٰ نے محکمانہ انکوائری پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور ڈسٹرکٹ آفیسر (کوآرڈنیشن) بہاولنگر کو انکوائری کے لئے مامور کروا دیا جن کے دفتر میں تا حال انکوائری جاری ہے۔ انکوائری رپورٹ آ جانے کے بعد اس امر کا تعین کیا جا سکے گا کہ سکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر نے درختوں کی قیمت میں کمی کی ہے یا نہیں اور نیلامی کے عمل میں کسی قسم کی بے ضابطگی تو نہیں کی گئی۔ جہاں تک اخبار میں نیلامی کے لئے اشتہار کا تعلق ہے اس ضمن میں اطلاع ہے کہ مورخہ 14-04-23 کو روزنامہ "ایکسپریس میں" نیلامی درختاں "اشتہار دیا گیا تھا جس کی کاپی (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) انکوائری جاری ہے اور رپورٹ آنے کے بعد اس امر کا تعین ہو گا کہ نیلامی میں بے قاعدگی ہوئی ہے یا نہیں۔ بے قاعدگی کی صورت میں گورنمنٹ کے مروجہ قانون کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہائر سکنڈری سکول سے متعلقہ تفصیلات

*5154:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر379ج ب کلویا میں2005سے2010تک ہر سال فسٹ ایئر میں کتنے طلباء داخل ہوئے؟

(ج) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر379ج ب کلویا میں2005سے2010تک سٹاف کی تنخواہوں کی سال وار تفصیلات ایوان کو فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل12بوائز اینڈ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول379ج۔ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
2. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
3. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول سندھیلیانوالی تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
4. گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول718گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
5. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول281ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
6. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول430ج ب تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
7. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول رجانہ تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
8. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول316گ ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
9. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول پیر محل تحصیل پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
10. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول252گ ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
11. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول148گ ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
12. گورنمنٹ گرلزہائر سیکنڈری سکول343گ ب تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ب) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر379 ج۔ب کلویا میں2005 سے2010 تک ہر سال جتنے طلباء فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے ان کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے:

داخلہ سال	تعداد داخلہ فرسٹ ایئر طلباء
2005	08
2006	20
2007	24
2008	20
2009	22
2010	23

(ج) گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 379ج۔ب کلو یا میں 2005 سے 2010 تک سٹاف کی تنخواہوں کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	سٹاف تنخواہ (روپے میں)
2005	1875624
2006	2451252
2007	2791008
2008	3355080
2009	4361196
2010	6188976

محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن سے متعلقہ تفصیلات

*5307: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سروسز انتظام عمومی و اطلاعات، حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری S&GAD(O&M)DS-3/2013 مورخہ 01-03-2013 کے تمام کنٹریکٹ ملازمین جو حکومت پنجاب کے ماتحت کام کر رہے تھے کو ریگولر کر دیا گیا تھا اگر ہاں تو کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کو الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کالعدم قرار دے دیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ محکمہ نے دوبارہ نوٹیفکیشن نمبر S&GAD(O&M) DS 2013-03-05 مورخہ 19-8-2013 اور مورخہ 20-8-2013 کے تحت جاری کر دیا جس کے تحت سابقہ نوٹیفکیشن کو دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے، اگر ہاں تو کیا اس کے تحت حکومت پنجاب کے تمام سکولوں میں عملدرآمد ہو گیا ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت محکمہ تعلیم پنجاب نے اب تک کوئی ہدایات جاری نہ کی ہیں اگر ہاں تو حکومت کب تک اس سلسلے میں اقدامات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے مذکورہ نوٹیفکیشن کو الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔

(ب) درست ہے کہ S&GAD نے 2013۔08۔19 اور مورخہ 20.08.13 کو دوبارہ نوٹیفکیشن کر کے کالعدم شدہ نوٹیفکیشن کو بحال کر دیا اور مذکورہ ہدایات پر صوبہ پنجاب کے تمام سکولوں میں عملدرآمد ہو گیا ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ محکمہ سکول ایجوکیشن نے صوبہ بھر کے تمام ڈی سی اوز اور ای ڈی او (ایجوکیشن) کو کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے حوالے سے اگست 2015 میں ہدایات جاری کر دی ہیں۔

گورنمنٹ پرائمری سکول پوران بصیرپور سے متعلقہ تفصیلات

*5308: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے اسمبلی سوال نمبر 1347 کے جواب میں بتایا کہ گورنمنٹ پرائمری سکول پوران مرکز بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں طلباء کی تعداد کے پیش نظر محکمہ کی پالیسی کے مطابق وہاں پانچ اساتذہ مہیا کئے جائیں گے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے وہاں اساتذہ کی کمی پوری کرنے کی بجائے وہاں پر منظور شدہ اساتذہ کی تعداد کم کر کے چار کر دی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس زیادتی کی تلافی کرنے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) حکومت کی پالیسی کے مطابق اور طلباء کی تعداد کے لحاظ سے سکول ہذا میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ اسامیوں کے عین مطابق ہے اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: گورنمنٹ سینٹ فرانسس ہائی سکول انار کلی کی ڈی نیشنلائزیشن سے متعلقہ تفصیلات

*5420: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ سینٹ فرانسس ہائی سکول انارکلی واقع 8۔البیرونی روڈ لاہور جس سے ملحقہ ایک چرچ بھی ہے اور مذکورہ سکول کا انتظام چرچ انتظامیہ کے پاس تھا جبکہ اراضی کی ملکیت حکومت پنجاب کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1972 میں حکومتی پالیسی کے تحت مذکورہ سکول کا انتظام حکومت پنجاب کے حوالے کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1997 میں حکومتی پالیسی کے مطابق وہ سکول جو نیشنلائز ہوئے تھے ڈی نیشنلائز کئے گئے جن کی ملکیت اس وقت کی انتظامیہ نے ثابت کی اور وہ سکول واپس نہ کئے گئے، جن کی ملکیت انتظامیہ ثابت نہ کر سکی جس میں مذکورہ سکول بھی شامل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا کی سابق انتظامیہ نے سکول کا انتظام سنبھالنے کے لئے متعدد بار قانونی چارہ جوئی کی جس میں وہ ناکام ہوئے بمطابق لاہور ہائی کورٹ رٹ نمبر 84/3810 جو خارج ہوئی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی کورٹ سے رٹ خارج ہونے کے بعد چرچ انتظامیہ نے سپریم کورٹ میں اپیل نمبر 84/445 دائر کی، جسے سپریم کورٹ نے ریمانڈ بیک ہائی کورٹ کردی تاکہ حقوق ملکیت کا فیصلہ ہو سکے۔ہائی کورٹ نے non prosecution کی بناء پر مورخہ 06-10-2000 کو خارج کردی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ چرچ انتظامیہ نے ایک بار پھر ہائی کورٹ میں نئی رٹ پٹیشن نمبر 08/3263 دائر کی جسے ہائی کورٹ نے مورخہ 15۔مئی 2013 کو ڈی سی او لاہور کو ڈائریکشن دی کہ پارٹیز میں settlement کروائی جائے تو ڈی سی او نے مختلف اوقات میں پارٹیز کی میٹنگز کی اور فیصلہ میں تحریر کیا کہ مذکورہ اراضی گورنمنٹ پنجاب کی ملکیت ہے اس لئے یہ کسی اور کے حوالے نہیں کی جا سکتی اس لئے سکول کی از سر نو تعمیر میں کسی کو رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب چرچ انتظامیہ کو مذکورہ اراضی پر قبضہ کی اجازت نہ ملی تو انہوں نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا جس میں محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسران اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے 99 سالہ لیز کا طریقہ اپنایا گیا جس پر بہت جلد عمل ہونے والا ہے؟

(ح) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اراضی و سکول کے حوالے سے لیز کا جو پروسس چل رہا ہے اسے ختم کرنے یا روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو مکمل وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز سکول ہذا کا انتظام سکول کونسل کو دینے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ مذکورہ سکول کا انتظام 1972-10-01 سے پہلے چرچ انتظامیہ کے پاس تھا اور اراضی کی ملکیت حکومت پنجاب کی تھی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کہ 1997-05-04 کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ایک scrutiny committee بنائی گئی جس نے ان نیشنلائز سکولوں کو ڈی نیشنلائز کر دیا تھا جن کی انتظامیہ حق ملکیت ثابت کر سکی اور وہ سکول ڈی نیشنلائز نہ کئے گئے جن کی انتظامیہ حق ملکیت ثابت نہ کر سکی۔ مذکورہ سکول کی انتظامیہ حق ملکیت ثابت نہ کر سکی لہٰذا یہ سکول واپس نہ کیا گیا۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست ہے۔(Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست ہے۔(Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) درست ہے کہ چرچ انتظامیہ نے رٹ پٹیشن نمبر 2008/3263 دوبارہ لاہور ہائی کورٹ میں دائر کی مذکورہ رٹ پٹیشن میں جناب فاضل جج نے ڈی سی او لاہور کو حکم دیا کہ دونوں پارٹیز کو سن کر معاملے کا فیصلہ کریں۔ ڈی سی او لاہور نے مختلف اوقات میں پارٹیز سے میٹنگز کیں اور فیصلہ 2014-07-07 کو تحریر کیا کہ مذکورہ اراضی حکومت پنجاب کی ملکیت ہے تفصیل (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) درست نہ ہے۔

(ح) جواب جُز (ز) کی روشنی میں مزید وضاحت کی روشنی نہ ہے۔

سرکاری سکولز میں طلباء کی تعداد برقرار رکھنے سے متعلقہ تفصیلات

*5452: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں سرکاری سکولوں میں طلباء کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے، تعداد کو برقرار رکھنے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت سرکاری سکولوں کے اساتذہ کے لئے کوئی تربیتی ورکشاپ مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ یونیورسل پرائمری / سیکنڈری انرولمنٹ کمپین کے تحت ہر سال نئے ٹارگٹ کے تحت انرولمنٹ بہتر ہوتی ہے اس کمپین کے مطابق کوشش کی جاتی ہے کہ 4سال سے 9سال اور 10سال سے 16سال تک کے بچے سکولوں سے باہر نہ ہوں اور گورنمنٹ سکولوں میں داخل ہوں۔ ہر سال اس میں بہتری آرہی ہے اور ڈراپ آؤٹ کی شرح میں نمایاں کمی ہوئی ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب کی طرف سے سرکاری سکولوں میں تمام طلباء وطالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی جارہی ہیں اور مستحق طلباء وطالبات کو فروغ تعلیم فنڈ سے سکول یونیفارم اور جوتے وغیرہ فراہم کئے جارہے ہیں۔

(ب) سرکاری سکولوں کے اساتذہ کی تربیت حکومت پنجاب کی تعلیمی اصلاحات کا ایک اہم جز ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے روڈ میپ برائے تعلیم میں اساتذہ کرام کی تربیت کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور اس سلسلہ میں محکمہ سکول ایجوکیشن کا ذیلی ادارہ "ڈائریکٹوریٹ آف سٹاف ڈویلپمنٹ" اساتذہ کرام کے لئے مختلف ٹریننگ پروگرامز سارا سال جاری رکھتا ہے ان تربیتی پروگرامز میں انڈکشن ٹریننگ، پری سروس ٹریننگ اور پروموشن لنکڈ ٹریننگ شامل ہیں۔ ان تربیتی ٹریننگ پروگرامز میں اساتذہ کرام کو نہ صرف جدید تدریسی خطوط پر تربیت دی جاتی ہے بلکہ ان کی انتظامی استعدادِ کار میں بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

684: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعلیمی سال 15-2014 میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے کل کتنی کتب شائع کیں اور ان پر کتنی لاگت آئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) تعلیمی سال 15-2014 میں کون کون سی کتب کتنی تعداد میں اوپن مارکیٹ سے خریدی گئیں اور ان کی کل کتنی قیمت ادا کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) اوپن مارکیٹ سے کتب کی خرید یا پرنٹنگ کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

(د) کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا اپنا علیٰحدہ پرنٹنگ پریس نہیں ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس حوالے سے اقدامات کر رہی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تعلیمی سال 15-2014 میں بورڈ نے کل 8,82,26,428 کتب اور نوٹ بکس طبع کروا کے حکومت پنجاب کے قائم کردہ ادارہ Programme Monitoring Implementation Unit کو ارسال کیں جس نے سکولوں میں بچوں کی تعداد کے مطابق تقسیم کیں۔ اس کی کل مالیت 3,829 ملین روپے بنتی ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈ نے مذکورہ تعلیمی سال میں مارکیٹ سے کوئی کتاب نہیں خریدی۔

(ج) بورڈ نے اوپن مارکیٹ سے کوئی کتاب نہ خریدی ہے۔ اوپن مارکیٹ سے پرنٹنگ کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ پنجاب بھر کے سرکاری سکولوں میں کتب کی فراہمی ایک بہت بڑا کام ہے اگر بورڈ اپنا پریس لگا بھی لے تو تب بھی سارا سال طباعت کا کام کرنے کے باوجود اس کام کو مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ طباعت کے کام کو پرائیویٹ سیکٹر کے بغیر مکمل کرنا ناممکن ہے جس کے لئے بورڈ کے ساتھ ہر سال تقریباً 150 پرائیویٹ پرنٹنگ پریس کام کرتے ہیں۔

مزید برآں اوپن مارکیٹ میں پرائیویٹ سکولوں کے بچوں کے لئے نصابی کتب مہیا کی جاتی ہیں تا کہ پرائیویٹ سکولوں کے بچے خرید کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ ان کتب کی regulation پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کرتا ہے۔

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا اپنا کوئی پرنٹنگ پریس نہیں ہے۔ مزید وضاحت کی جواب جز(ج) کی روشنی میں ضرورت نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔77 جھنگ میں یونین کونسل لیول پر ہائی سکول قائم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

721: جناب خرم عباس سیال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مروجہ قوانین کے تحت ہر یونین کونسل میں کم از کم ایک بچیوں کا اور ایک بچوں کا ہائی سکول ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے؟

(ب) میرے حلقہ پی پی۔77 جھنگ میں ایسی کون کون سی یونین کونسلز ہیں جن میں کوئی ہائی سکول موجود نہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں پر سرکاری سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔77 جھنگ میں یونین کونسل نمبر52 حسنانہ اور یونین کونسل نمبر47 چک نمبر JB/268 میں بوائز/گرلز ہائی سکولز نہ ہیں جبکہ یونین کونسل نمبر54 پکے والا میں بوائز ہائی سکول پکے والا پہلے ہی چل رہا ہے اور گرلز ہائی سکول نہ ہے۔ یونین کونسل نمبر57 شیخ چوہڑ میں گرلز ہائی سکول شبیر آباد پہلے ہی چل رہا ہے جبکہ بوائز ہائی سکول نہ ہے۔

(ج) درج ذیل سکولوں کو اپ گریڈیشن کے لئے فزیبلٹی رپورٹ بنا کر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (فنانس اینڈ پلاننگ) جھنگ کو برائے منظوری فنڈز پر نمبری P&D/3964 مورخہ 21-04-2015 اور لیٹر نمبر P&D/5989 مورخہ 18-06-2015 کے تحت ارسال کر دی گئی ہیں۔ کاپی (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول حسنانہ یونین کونسل 52 حسنانہ (گرلز)
2. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول پکے والا یونین کونسل 54 پکے والا (گرلز)
3. گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول سلامت پورہ، یونین کونسل نمبر 57 شیخ چوہڑ (بوائز) آرڈر نمبر DO(P)/JG/DDC/357 مورخہ 18-04-2016 کو ہائی کا درجہ ملا ہے۔
4. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 268/JB یونین کونسل نمبر 47 چک نمبر 268 (گرلز)
5. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بستی غازی شاہ یونین کونسل نمبر 19 آرڈر نمبر/DO(P)JG/DDC/263 مورخہ 21-03-2016 کو ہائی کا درجہ ملا ہے۔

حلقہ پی پی۔77 میں میسنگ فیسلٹیز سے متعلقہ تفصیلات

722: جناب خرم عباس سیال: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 14۔2013 میں حلقہ پی پی۔77 جھنگ میں کون کون سے سکول کو missing facilities کی مد میں کتنے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان فنڈز سے ان سکولوں میں کون کون سے پراجیکٹ مکمل کئے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔77 ضلع جھنگ میں سال 14-2013 میں پرائمری / ہائی سکولز میں missing facilities کے حوالے سے 29.667 ملین فنڈز مہیا کئے گئے۔ سکول وار فہرست Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔77 میں ان فنڈز سے سکولوں میں جو کام مکمل کئے گئے ہیں ان کی تفصیل مندرج ذیل ہے:

بجلی وائرنگ:	18 مدارس میں وائرنگ مکمل ہوئی۔
چار دیواری:	23 مدارس میں چار دیواری مکمل ہوئی۔
فرنیچر:	8 مدارس کے لئے فرنیچر خریدا گیا۔

بجلی کنکشن 28 سکولز کے ڈیمانڈ نوٹس جمع ہوئے جن میں سے 18 سکولز میں بجلی لگ گئی ہے۔ ڈیمانڈ نوٹس موصول ہونے پر باقی سکولوں میں بھی بجلی مہیا ہو جائے گی۔

حلقہ پی پی۔102 کے پرائمری سکولز میں سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

730: چودھری رفاقت حسین گجر (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی-102 گوجرانوالہ میں کتنے دیہات ایسے ہیں جن میں گرلز پرائمری سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-102 تحصیل نوشہرہ ورکاں میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ سے بہت کم ہے، کیا حکومت ان سکولوں میں اساتذہ کی کمی پورا کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ پی پی-102 میں 14 دیہات ایسے ہیں جن میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نہ ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام دیہات	نمبر شمار	نام دیہات
1	چک جید	2	ٹونگاں والی
3	پیلی صاحب بشمول جاگووالہ	4	ڈھلو پاشا
5	ندو سراء خورد	6	ڈیرہ جموں والہ بشمول اولکھ بھائیکے
7	صورت آباد	8	قلعہ چندا سنگھ
9	قلعہ جے سنگھ	10	ڈیرہ گوجروالا بشمول مدن
11	شرقی جٹھاں	12	راناپوار
13	شاہ مکین بشمولہ سہاران	14-	کرما آباد بشمولہ ٹوٹی والا

(ب) درست ہے کہ حلقہ پی پی-102 میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ اسامیوں سے کم ہے۔ ضلعی حکومت نے ان سکولوں میں اساتذہ کی بھرتی کا اشتہار دیا ہوا ہے۔ مگر ہائی کورٹ کی طرف سے حکم امتناعی جاری ہوا ہے جس کے باعث بھرتی کا عمل رکا ہوا ہے۔ اگلی تاریخ پیشی مورخہ 15-10-2015 ہے عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کر دیا جائے گا۔

ضلع گجرات حلقہ پی پی-113 میں عمارات کی حالت سے متعلقہ تفصیلات

738: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-113 ضلع گجرات کے موضع حاجی چک میں گرلز پرائمری سکول کی بلڈنگ خطرناک حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائمری سکول ساگر دھاڑیوال کی بلڈنگ بھی خطرناک ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک جانی خورد کے پرائمری سکول کی بلڈنگ بھی خطرناک حالت میں ہے؟

(د) اگر درست ہے تو حکومت کب تک ان سکولوں کی بلڈنگ کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیاآئندہ مالی سال میں مذکورہ بلڈنگز بن جائیں گی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانامشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی۔113 ضلع گجرات کے موضع حاجی چک میں گرلز پرائمری سکول کی بلڈنگ خطرناک حالت میں ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ پرائمری سکول ساگر دھاڑیوال کی بلڈنگ دو کمروں پر مشتمل ہے جس میں ایک کمرہ خطرناک حالت میں ہے۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ پرائمری سکول چک جانی خورد کی بلڈنگ خطرناک حالت میں ہے۔

(د) ضلعی حکومت گجرات نے GPS چک جانی خورد کی بلڈنگ کے لئے 6.567 ملین فنڈز نمبر 7(21)DDC/GRT/2014 بتاریخ 20-05-2015 کے تحت منظور کر دیئے ہیں جبکہ GGPS حاجی چک اور GPS ساگر دھاڑیوال کی تعمیر کے لئے بذریعہ لیٹر نمبر P-I/4105 مورخہ 18۔ستمبر 2015 کو ڈسٹرکٹ کوآرڈی نیشن آفیسر گجرات کو فنڈز کی منظوری کے لئے لیٹر جاری کر دیا ہے۔

سال 2016-17 میں فنڈز کی فراہمی پر عمارات تعمیر کر دی جائیں گی۔

(ہ) GPS چک جانی خورد کی بلڈنگ کا کام تکمیل کے مراحل میں ہے چار دیواری مکمل ہو چکی ہے۔ فرشوں کی رگڑائی اور سینٹری کا کام جاری ہے باقی دو سکولوں کی بلڈنگ آئندہ مالی سال 2016-17 میں مکمل کر دی جائیں گی۔

حلقہ پی پی۔113 (گجرات) موضع جنڈ کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

739: میاں طارق محمود: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع گجرات پی پی۔113 موضع جنڈ میں سکول کی بلڈنگ پر کسی نے قبضہ کیاہوا ہے اور بچے گاؤں کے کیمو نٹی سنٹر/ادارہ میں بھیجتے ہیں جو ایک مسجد سے ملحقہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اس سکول کو بنانے کے لئے فنڈ بھی رکھے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول کی بلڈنگ بنانے اور اس کے دیگر مسائل فوری طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول جنڈ1975 میں ادارہ دیہہ کی بلڈنگ میں قائم ہوا اور آج بھی اس بلڈنگ میں فنکشنل ہے اور سکول کی بلڈنگ پر کسی کا قبضہ نہ ہے۔ بلکہ جنڈپیر کی ایک تنظیم انجمن ترقی تعلیم نے 2014 میں رقبہ تعدادی چار کنال محکمہ تعلیم کے نام منتقل کرایا جس پر عبدالستار نامی شخص نے دیوانی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ مقدمہ زیر التواء ہے۔

(ب) درست ہے۔ ضلعی حکومت گجرات نے سکول کی تعمیر کے لئے فنڈز مبلغ 6.567 ملین روپے رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! مقدمہ کا فیصلہ سکول کے حق میں آنے پر حکومت اس سکول کی بلڈنگ بنانے اور اس کے دیگر مسائل فوری طور پر حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں سرکاری سکولز کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

758: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2015 حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کتنے سرکاری سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) مذکورہ کتنے سکولوں میں نئے تعلیمی سال سے نئی کلاسز شروع کی جا رہی ہیں، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) سال 2015 حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں کوئی بھی سکول اپ گریڈ نہیں ہوا۔

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 17 کے پلے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

764: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 17 جنوبی ٹانگو والی سرگودھا کو پلے گراونڈ کے لئے ملحقہ رقبہ الاٹ کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر اس سکول کی چار دیواری تعمیر کی گئی اور نہ ہی حکومت پنجاب نے ابھی تک اس کے لئے کوئی فنڈز جاری کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے سکول کے رقبے پر قبضہ مافیا نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(د) کیا حکومت سکول کی چار دیواری بنانے اور قبضہ مافیا سے قبضہ چھڑوانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 17 جنوبی ٹانگو والی سرگودھا کو پلے گراؤنڈ کے لئے ملحقہ رقبہ الاٹ نہیں ہوا ہے تاہم یہ رقبہ سکول کے قبضہ میں ہے۔

(ب) درست نہ ہے سکول کی چار دیواری نامکمل تھی اور سکول غیر محفوظ تھا لیکن حال ہی میں حکومت پنجاب کی منظور شدہ گرانٹ سے 1540 فٹ چار دیواری بنا دی گئی ہے اور سکیورٹی کے لحاظ سے سکول اب محفوظ ہے۔

(ج) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ماضی میں چار دیواری نہ ہونے کی وجہ سے قبضہ مافیا نے قبضہ کر رکھا تھا تاہم ضلعی انتظامیہ کی مداخلت سے قبضہ مافیا سے گراؤنڈ خالی کروا لیا گیا ہے اور اب گراؤنڈ قبضہ مافیا سے پاک ہے اور چار دیواری کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔263 لیہ کے سکولوں میں Missing Facilities سے متعلقہ تفصیلات

768: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں ایسے کتنے سکول ہیں جہاں ضروری سہولیات میسر نہیں ہیں جو missing facilities کے زمرے میں آتے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں سال 14-2013 اور 15-2014 میں کتنے سکولوں میں missing facilities مہیا کی گئی ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں درج ذیل زنانہ / مردانہ سکولوں میں ضروری سہولیات میسر نہیں ہیں جو missing facilities کے زمرے میں آتے ہیں:

پانی	بجلی	فرنیچر	ٹائلٹ	بلڈنگ	چاردیواری
09	09	138	11	02	17

(ب) حلقہ پی پی۔263 میں سال 14-2013 میں مبلغ 56.916 ملین رقم سے (161 زنانہ و مردانہ) اور سال 15-2014 میں مبلغ 76.0208 ملین رقم سے 112 زنانہ و مردانہ سکولز میں missing facilities مہیا کی گئی ہیں۔

حلقہ پی پی۔263 لیہ میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

769: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں کس کس درجہ کے کتنے سکول کھولے گئے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) نئے کھولے جانے والے سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولز کی تعداد کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں سال 14-2013 میں کوئی نیا سکول نہیں کھولا گیا البتہ سال 15-2014 میں دو نئے زنانہ / مردانہ مدارس کھولے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول عباس نگر،	تعداد طلباء	15
2۔	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بصیرہ،	تعداد طالبات	12

(ب) جواب جز (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔263 لیہ میں ہائر سیکنڈری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

770: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ کے چک نمبر 120 ٹی ڈی اے میں ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت کے لئے سال 2006 میں 60 لاکھ رقم دی گئی؟

(ب) کیامذکورہ بالا سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک عمارت مذکورہ کو مکمل کر کے کلاسوں کا اجراء کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔حلقہ پی پی۔263 ضلع لیہ کے چک نمبر 120/TDA میں ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت کے لئے سال 2006 میں 60 لاکھ کی رقم نہیں دی گئی تھی بلکہ سال 09-2008 میں 90 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے اور پہلے سال کے لئے 30 لاکھ روپے release کئے گئے۔

(ب) مبلغ 30 لاکھ روپے سے ہائر سیکنڈری بلاک کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا اس وقت مذکورہ بلاک کا کام چھت کے برابر مکمل ہو گیا تھا۔ دوسرے سال 10-2009 میں فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے بلاک کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی۔تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن کے لیٹر نمبر SO(ADP)Layyah-339/2009-10 مورخہ 26-02-2015 کے تحت مبلغ 10.733 کی رقم مہیا کی جا چکی ہے۔ جس کی administrative approval بھی جاری کر دی گئی ہے۔ مورخہ 11-05-2015 کو مذکورہ سکول کے ہائر سیکنڈری بلاک کی تکمیل کے لئے محکمہ بلڈنگ ضلع لیہ کی طرف سے ٹینڈر کال کئے جا چکے ہیں۔ جو نہی بلاک کی تعمیر کا کام مکمل ہو گا ضروری سٹاف مہیا کر دیا جائے گا۔امید ہے کہ اسی سال 2015 میں مذکورہ سال میں ہائر سیکنڈری کلاسز کا اجراء ہو جائے گا۔

تحصیل فورٹ عباس کی یونین کونسل نمبر 69 میں گرلز سکول کے قیام کا مسئلہ

781: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کی یونین کونسل نمبر 69 میں لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پسماندہ یونین کونسل میں گرلز ہائی سکول نہ بنائے جانے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس یونین کونسل میں سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) اس یونین کونسل میں کسی بھی مڈل سکول میں طالبات کی مطلوبہ تعداد پوری نہ ہے جس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے۔

(ج) نئے سکولوں کا قیام حکومت کی پالیسی میں نہ ہے پہلے سے ہی موجود سکولوں کو حکومت کے مجوزہ معیار پر پورا اترنے والے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جاتا ہے۔

تحصیل فورٹ عباس سکولوں کی عمارات سے متعلقہ تفصیل

782: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی، بوائز اور گرلز سکول ایسے ہیں جن کی عمارات بوسیدہ حالت میں ہے؟

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی، بوائز اور گرلز سکولز ایسے ہیں جو طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے ان کی عمارات ناکافی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بوسیدہ اور ناکافی عمارات کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں بوسیدہ عمارات کی کل تعداد 25 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول لیول	تعداد
1	پرائمری	19
2	ہائی	06
3	ٹوٹل	25

ان 25 سکولوں میں سے 20 سکولوں کو سال 16-2015 میں از سر نو تعمیر کرنے کی سکیم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں 128 سکول ایسے ہیں جن کی عمارات طلباء وطالبات کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول لیول	تعداد
1	پرائمری	70
2	مڈل	40
3	ہائی	18
4	ٹوٹل	128

(ج) سال 16-2015 کے بجٹ میں 20 سکولوں کو خطرناک بلڈنگ از سر نو تعمیر کے لئے جبکہ دو سکولوں کو زیادہ تعداد طلباء طالبات کی بنیاد پر اضافی کمرہ جات کی سکیم میں شامل کر لیا گیا ہے تاہم بقیہ سکولوں کو تعداد طلباء و طالبات کے لحاظ سے مرحلہ وار عمارتیں فراہم کر دی جائیں گی۔

تحصیل فورٹ عباس کے سکولوں کی Missing Facilities سے متعلقہ تفصیل

784: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں کتنے پرائمری/مڈل/ہائی، بوائز/گرلز سکولز ایسے ہیں جنہیں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران missing facilities مثلاً چار دیواری، فرنیچر، بجلی اور پینے کا پانی فراہم کیا گیا؟

(ب) تحصیل فورٹ عباس کے کتنے سکولز پرائمری، مڈل، ہائی بوائز اور گرلز ایسے ہیں جو ابھی تک missing facilities مثلاً چار دیواری، فرنیچر، بجلی اور پینے کے پانی سے محروم ہیں، تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا حکومت ان سکولز جو missing facilities سے محروم ہیں کو سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں 380 سکولز ایسے ہیں جن کو گزشتہ پانچ سال کے دوران بنیادی سہولیات مثلاً چار دیواری، فرنیچر، بجلی اور پینے کا پانی فراہم کر دیا گیا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں ابھی تک 588 سکول ایسے ہیں جہاں بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔

(ج) سال 17-2016 میں فنڈز مہیا ہونے کی بناء پر ان سکولوں میں بتدریج بنیادی سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال) میں سرکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

788: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے ایسے پرائمری، مڈل، ہائی سکولز بوائز/گرلز ہیں جن میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فرنیچر ودیگر اشیاء فراہم کر دی گئیں ان اشیاء کے نام واخراجات کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پی پی۔222 میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری و مڈل سکول، ہائی و ہائر سیکنڈری سکول ایسے ہیں جن کی چاردیواری بالکل موجود نہ ہے اور اگر ہے تو خستہ حالت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) پی پی۔222 میں واقع جن بوائز و گرلز جن سکولز میں چاردیواری سرے سے موجود ہی نہ ہے ان میں حکومت کب تک چاردیواری مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔222 میں گرلز و بوائز پرائمری، مڈل، ہائی سکولز کی تعداد 95 ہے جن سکولوں میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران فرنیچر سائنس لیب کا سامان اور دیگر اشیاء فراہم کی گئیں ان کی تعداد درج ذیل ہے:

1. 43 سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا۔
2. 09 سکولوں کو سائنس کا سامان فراہم کر دیا گیا ہے۔
3. 43 سکولوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کر دیا گیا ہے۔

ان میں فرنیچر و سائنس و دیگر سامان فراہم کیا گیا ان کی تفصیلات Annex-A-B-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔222 میں کوئی ایسا بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے جس کی چاردیواری نہ ہو البتہ 28 ایسے سکول ہیں جن کی چاردیواری جزوی طور پر قابل مرمت ہے۔ فہرست Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔222 میں کوئی ایسا بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے جس کی چار دیواری سرے سے موجود نہ ہے۔

حلقہ پی پی۔222(ساہیوال)9یونین کونسلز میں سرکاری سکولز کا قیام

789:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال کی 14 یونین کونسلز میں دو یونین کونسلز میں بوائز ہائی سکول اور 5یونین کونسل میں 6 گرلز ہائی سکول موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت 9یونین کونسلز میں گرلز ہائی سکول کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) اس ضمن میں گزارش ہے کہ پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کل 16 یونین کونسلز ہیں ان میں 18 بوائز ہائی سکول موجود ہیں اور 15 یونین کونسلز میں 6 گرلز ہائی سکول ہیں۔ مزید برآں یونین کونسل نمبر 15 میں دو بوائز ہائی سکول ہیں۔

(ب) 9یونین کونسلز میں سے دو یونین کونسلز میں مندرجہ ذیل دو سکولوں کی اپ گریڈیشن کی منظوری ہو چکی ہے اور کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

1. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول محمد پور سے ہائی لیول
2. گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول96/6-R سے ہائی لیول باقی 7 یونین کونسلز میں گورنمنٹ کے معیار کے مطابق اپ گریڈیشن نہیں ہو سکتی۔

ساہیوال: کنٹریکٹ اساتذہ کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

794:جناب محمد ارشد ملک(ایڈووکیٹ):کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال سکولز ایجوکیشن میں کتنے کنٹریکٹ اساتذہ ایسے ہیں جن کو ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ب) ان کنٹریکٹ اساتذہ کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا، مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) ضلع ساہیوال میں 1155ایجوکیٹرز ریگولر نہیں ہیں۔

(ب) محکمہ سکول ایجوکیشن کی جانب سے تمام اضلاع میں ایجوکیٹرز کو مستقل کرنے کے حوالے سے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ ضلع ساہیوال میں ایجوکیٹرز کو مستقل کرنے کا پراسیس جاری ہے اورامید ہے کہ جنوری 2016 کے آخر تک ان ایجوکیٹرز کو مستقل کر دیا جائے گا۔

حصول تعلیم کے لئے قومی زبان اور عربی / اسلامیات اساتذہ کی شرائط سے متعلقہ تفصیل

821: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب میں محکمہ تعلیم کی بھرتی پالیسی میں غیر مسلم کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچر بھرتی ہونے سے روکنے کے لئے کوئی شق موجود ہے؟

(ب) دنیا کے تمام ماہرین تعلیم، تعلیم کے حصول کے لئے مادری زبان کو لازمی اور ضروری سمجھتے ہیں، کیا حکومت انگریزی / عربی زبان کو نصاب تعلیم میں لازمی سیکھنے اور اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے اقدامات کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سکولزایجوکیشن (رانامشہوداحمد خان):

(الف) محکمہ تعلیم پنجاب کی حالیہ بھرتی پالیسی نمبری SO(SE-IV)2-2/2014 مورخہ 20۔اکتوبر 2014 کے مطابق غیر مسلم کو اسلامیات اور عربی کا ٹیچر بھرتی ہونے سے روکنے کے لئے پالیسی خاموش ہے۔

(ب) انگریزی / عربی کے مضمون کو نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جو طلباء ان کو اضافی مضمون کے طور پر پڑھنا چاہیں وہ پڑھ سکتے ہیں حکومت اردو کو مرکزی مقام دینے کی کوشش کر رہی ہے کہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ دیا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے یہ رپورٹیں پیش کر لینے دیں پھر میں پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن نہیں رہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کہا ہے کہ ابھی میں رپورٹیں پیش کروا رہا ہوں اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! ایجوکیشن منسٹر صاحب چلے جائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب کو نہیں جانے دیتے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! بڑا اہم مسئلہ ہے۔۔۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: آپ میرا ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔ جی، ملک محمد وارث کلو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے مالی حسابات بابت سال 09-2008 اور فیصل آباد سمندری دورویہ روڈ بابت سال 13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report of Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section Between Faisalabad bypass to Sammundri) Communication and work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2016 تک ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report of Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section Between Faisalabad bypass to Sammundri) Communication and work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2016 تک ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Financial Statement of Government of the Punjab for the year 2008-09 and Project Audit Report of Dualization of Faisalabad Sammundri Road (Section Between Faisalabad bypass to Sammundri) Communication and work Department Government of the Punjab for the year 2012-13

پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔اگست 2016 تک ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ایجوکیشن منسٹر صاحب! آپ جائیں گے نہیں، ابھی آپ نے ان کی بات سننی ہے۔ میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر دینا ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری صاحب! رخصت کی درخواستیں جلدی جلدی پڑھ دیں۔

چودھری ارشاد احمد ارائیں

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ درخواست چودھری ارشاد احمد ارائیں، ایم پی اے پی پی۔233 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"16۔ مئی 2016 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔236 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"18۔ مئی 2016 کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب ذوالفقار غوری، ایم پی اے، این ایم۔370 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6 اور 13۔اپریل 2016 تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب جہانگیر خانزادہ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب جہانگیر خانزادہ، ایم پی اے۔پی پی-16 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24تا26۔ مئی2016تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب محمد نعیم انور، ایم پی اے پی پی-284 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 16تا20۔ مئی اور 20تا28۔ جون2016تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عذرا صابر خان

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ عذرا صابر خان، ایم پی اے ڈبلیو-330 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23تا26۔ مئی2016تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے ڈبلیو327 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23تا24۔ مئی2016تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب عبدالقدیر علوی

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست جناب عبدالقدیر علوی، ایم پی اے، پی پی۔85 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 30۔مارچ تا 15۔اپریل 2016 تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست پیرزادہ میاں شہزاد مقبول بھٹہ، ایم پی اے، پی پی۔198 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23 تا 26۔مئی 2016 تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد اسلم اقبال

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست میاں محمد اسلم اقبال، ایم پی اے، پی پی۔148 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا 14۔جون 2016 تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں طارق محمود

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست میاں طارق محمود، ایم پی اے، پی پی-113 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 6- مئی تا 26- مئی 2016 تک رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تعلیم کے حوالے سے ایک انتہائی خطرناک پہلو کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ سکولوں کے سلسلہ میں قادیانوں نے مختلف ناموں سے این جی اوز بنائی ہوئی ہیں اور بہت زیادہ مسلمانوں کے سکول بالخصوص پرائمری سکول ان کو دے دیئے گئے ہیں، میں اپنے ضلع کے اندر نشاندہی کر سکتا ہوں کہ مسلمانوں کے سکول ان این جی اوز کو دے دیئے گئے ہیں، یہ تعلیم کی بہتری نہیں ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے آپ ایجوکیشن منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں نشاندہی کر دوں۔ ان سے یہ سکول واپس لئے جائیں۔ قادیانیوں کی تعلیم جو ہے یہ بڑی خطرناک ہو گی۔

جناب سپیکر: کیا آپ میری بات سننا چاہتے ہیں یا نہیں؟ آپ ایجوکیشن منسٹر صاحب کے ساتھ ایک جگہ بیٹھیں گے اور ان کو آپ اپنی بات بتا کر پھر آئیں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جو الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی ہے اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

کراچی میں رینجرز کی جانب سے ایم کیو ایم کے ناجائز تعمیر شدہ دفاتر گرانے پر وزیر قانون پنجاب کے تنقیدی بیان کو واپس لینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کل وزیر قانون پنجاب نے کراچی کے اندر رینجرز جو کام کر رہی ہے اس کے حوالے سے انہیں بڑی شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ وہاں پر جو دفاتر وغیرہ مسمار کئے جا رہے ہیں وہ غلط طریقے سے مسمار ہو رہے ہیں اور وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی کل پورے میڈیا کے اندر یہ بات flash ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے۔۔۔

جناب سپیکر: کس نے کہا ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک منٹ گزارش سن لیں کہ وہاں پاکستان مردہ باد کے نعرے لگ رہے ہیں، پاکستان کو ناسور کہا جا رہا ہے۔ ایک ایسی پارٹی جس نے سرکاری زمینوں کے اوپر ناجائز قبضہ کر کے وہاں زبردستی زور آزمائی کر کے دفاتر بنائے ہوئے ہیں، سول ایڈمنسٹریشن اگر وہاں پر vacate نہیں کروا سکتی اور رینجرز اور فوج کے جوان وہاں پر ہماری مدد کے لئے کام کر رہے ہیں، وہ لوگ جو پاکستان کے غدار ہیں، جو پاکستان مردہ باد کہتے ہیں، جو پاکستان کو ناسور کہتے ہیں ان کے دفاتر کو گرایا ہے تو ہمیں تو اس کو appreciate کرنا چاہئے، بجائے اس کے کہ ہم appreciate کریں میں یہ سمجھتا کہ حکومت کے اندر یہ دو طرح کی سوچ کیوں ہے؟ یعنی مرکزی حکومت کہتی ہے کہ رینجرز کو جانا چاہئے، کام کرنا چاہئے، پوری قوم appreciate کر رہی ہے اور رینجرز نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر وہاں پر اتنی بڑی قربانیاں دی ہیں، فوج اور رینجرز نے جام شہادت نوش کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کراچی کا امن بحال ہو گیا ہے اور رانا ثناء اللہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ غلط طریقہ ہے، اسے بند کر دیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر چھوٹو گینگ پکڑا نہیں جاتا تو ہم رینجرز اور فوج

کو لا کر کہتے ہیں کہ وہ پکڑ لے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو condemn کرتے ہیں، وزیر قانون کی یہ بات بالکل غلط ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میاں صاحب! یہ ٹھیک نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو غلط کام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ میاں صاحب! نہیں۔ میں نے ان کی بات ایوان میں نہیں سنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم فوج کو appreciate کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کریں، کریں، کریں لیکن انہوں نے ایسی بات نہیں کی۔ میں نے ان کی بات ایوان میں نہیں سنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسی وجہ سے دہشت گردی ملک سے ختم نہیں ہو رہی کہ یہ سوچ بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے، اس سوچ کا بھی ہمیں خاتمہ کرنا ہوگا، اس کا قلع قمع کرنا ہو گا، یہ منفی سوچ ہے۔ پاکستان کی سلامتی کے جو ادارے ہیں ان پر اس طرح کی تنقید اور کھلے عام تنقید یہ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دہشت گردوں کو support کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں، میاں صاحب! میری بات سنیں، حضور! میری بات سنیں۔ ان کو ایوان میں آنے دیں، میرے سامنے انہوں نے اور ایسی بات کی ہے نہ میں نے ایسی بات ان کے حوالے سے سنی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ساری قوم نے سنی ہے، قوم نے بہت ایکشن لیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اپنے بیان کو واپس لینا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آ جاتے ہیں تو ہم ان سے ابھی پوچھتے ہیں۔ ان کو ایوان میں آنے دیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نبیلہ حاکم علی خاں!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ ایک بہت ہی اہم معاملہ تھا جس پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے پایا کہ نیشنل ایکشن پلان کے اوپر باقاعدہ ایک دن مقرر کیا جائے گا۔ آپ کی توسط سے میں ایوان کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ دو سال پہلے پنجاب اسمبلی کی ایک Youth Caucus بنی تھی اور اسی کے umbrella میں ایک Peace Committee بنائی گئی ہے تاکہ نیشنل ایکشن پلان کی عملداری میں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی نہیں بنی ہے، ہماری طرف سے نہیں ہے، وہ اور معاملہ ہے، یہ اور معاملہ ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! یہ میں آپ کے توسط سے ایوان میں بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: .No, no, not allowed. Not allowed آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ کے دو سے تین منٹ لوں گا۔ میرے حلقہ کا ایک بہت ضروری معاملہ ہے۔ آپ کو میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ میرے حلقہ کے جو پانی کے حالات ہیں، قبرستان کے حالات ہیں اور جس طرح سیوریج کے حالات ہیں، آپ کو میں نے اپنی بجٹ کی تقریر میں بتایا تھا۔ آج ایک اور issue سامنے آیا ہے جس میں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ بہت زیادہ لوگ اس سے effect ہو رہے ہیں۔ گلبرگ کا جو ایریا ہے، اس کے اندر جو رہائشی علاقہ ہے وہاں پر ان کے گھروں کے ساتھ کمرشل بلڈنگز کھڑی کرنی شروع کر دی گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کیا؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جہاں پر سارا ریزیڈنشل ایریا ہے وہاں پر بلڈنگز کے پرمٹس دے کر بلڈنگز کھڑی کرنی شروع کر دی گئی ہیں، میں آپ کو exact address دے کر بتاؤں گا کہ FCC Road پر گلبرگ۔III کے اندر C-3 ایک ایڈریس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تحریک لے کر آئیں ناں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں لے کر آؤں گا۔ پلیز مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔ میں آپ سے صرف دو منٹ مانگ رہا ہوں۔ اس میں C-3 کو C-3 اور CA-3 کے اندر divide کر دیا گیا ہے، A کے اوپر Kim Tuition Centre بنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا سائیڈ پر پٹرول پمپ بنایا جا رہا ہے، آپ environmentally دیکھیں کہ یہ کتنا خطرناک ہے، ایک تو پارکنگ کی جگہ نہیں ہے، environmentally پٹرول پمپ بنایا جا رہا ہے جہاں پر لوگوں کے گھر ہیں اور ایک نہیں، دو دو generations رہ رہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! آپ تحریری طور پر لے کر آئیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ کے لئے یہاں پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کو پھر اجازت ہو گی، ایسے نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! دو منٹ کی صرف بات ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اگر آپ کی تحریک منظور ہو گی تو پھر آپ کو بات کرنے کا ضرور موقع دوں گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے اس پر بات کرنے دیں۔ دو منٹ گزر جائیں گے تو یہاں پر کون سی قیامت آ جاتی ہے کہ یہاں پر دو منٹ اگر ہم بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت دے رہا ہوں کہ آپ تحریک التوائے کار لے آئیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک request کر رہا ہوں کہ ایک ضروری issue ہے اس پر دو منٹ کے لئے بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! مجھے صرف یہ بتا دیں کہ ہم یہاں پر آ کر اگر عوام کے issue کے اوپر بات نہیں کر سکتے تو پھر ہمیں یہاں آنا نہیں چاہئے۔ میں نے آپ سے کوئی ایک گھنٹہ نہیں مانگا، کوئی آدھا گھنٹہ نہیں مانگا۔

جناب سپیکر: یہ آپ ہی کا کام ہے، میرا کام تو نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے آپ سے دو سے تین منٹ مانگے تھے۔

جناب سپیکر: دو منٹ تو آپ کے کب سے ختم ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وہ تو آپ سے بحث کرنے میں ہی ختم ہو گئے کیونکہ آپ بات نہیں کرنے دے رہے۔ مجھے اس پر بات کرنے دیں کیونکہ ایل ڈی اے جو ہے وہ یہاں پر ریذیڈنشل ایریا کے اندر پیسے لے کر کمرشل پرمٹس دیتی جا رہی ہے، اس کے اندر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ ایک 53 مین گلبرگ ہے جہاں پر بلڈنگ کھڑی کی ہے، وہ دو سٹوری بلڈنگ تھی، ایل ڈی اے والوں نے پیسے لے کر آٹھ سٹوری بلڈنگ دے دی ہے۔ یہاں پر ایک سائیڈ پر کسٹم پبلک سکول ہزار بچوں کا ہے، ایک طرف لاہور گرائمر سکول ہزار بچوں کا ہے، کوئی بھی بلڈنگ پر بیٹھ کر وہاں سے ان سکولوں کا سروے کر کے APS جیسا یہاں پر حادثہ ہو سکتا ہے جس کا ہم بالکل خیال نہیں رکھ رہے اور ایل ڈی اے اس کو بالکل zoning کیوں نہیں دیکھ رہی کہ یہاں پر کمرشل zoning ہو رہی ہے، کس طرح ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ ایسے نہیں اجازت، بس بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری بات ہے۔

جناب سپیکر: No. No. بس، مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آخری بات ہے، ایک منٹ، D-1 24 ہے۔ وہاں پر گلبرگ کے اندر illegal commercial building بنائی گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی، آپ کیا کر رہے ہیں، ڈاکٹر مراد راس! آپ میرا خیال ہے کہ میری بات سن نہیں رہے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ آپ لکھ کر لائیں میں اس پر ایکشن لوں گا۔۔۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ایل ڈی اے کو ان حالات میں پکڑا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 552 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے ادویہ ساز کمپنیوں کو غیر قانونی لائسنس جاری کرنے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 25۔ جولائی 2016 کی خبر کے مطابق محکمہ ایکسائز میں گھپلے، غیر معیاری ہومیو پیتھک ادویہ ساز اداروں کو الکوحل کے لائسنس جاری، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حکام نے ایسے اداروں کو لائسنس جاری کئے جن کے پاس مینوفیکچرنگ یونٹ تک موجود نہیں، ادویہ ساز ادارے الکوحل ادویات کی تیاری کی بجائے کپیاں بنا کر مارکیٹ میں فروخت کر دیتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ ذرائع کے مطابق ہومیو پیتھک ادویہ سازی میں الکوحل بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی ہے کیونکہ ہومیو پیتھک کی تمام ادویات الکوحل کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہیں اس لئے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ہومیو پیتھک ادویہ ساز اداروں کو لائسنس جاری کرتا ہے لیکن محکمہ ایکسائز کی جانب سے ایسے ہومیو پیتھک ادویہ ساز اداروں کو بھی لائسنس جاری کر دیئے گئے ہیں جو نہ صرف غیر معیاری ہیں بلکہ ان کمپنیز کے پاس مینوفیکچرنگ یونٹس تک موجود نہیں ہیں۔ محکمہ ایکسائز نے بڑے پیمانے پر رشوت کے عوض بیشتر کمپنیز کو الکوحل کے لائسنس جاری کئے ہیں۔ وہ ہومیو پیتھک ادویہ ساز ادارے ادویات بنانے کے بجائے الکوحل کی کپیاں بنا کر مارکیٹ میں فروخت کر دیتے ہیں جو انسانی جسم کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور یہ سب کچھ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ حکام کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ اس سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب لائیں۔ محترمہ! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 556/16 بھی آپ کی ہے لیکن آپ ابھی اس تحریک التوائے کار کو پڑھ نہیں سکتیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ 2014 میں ایڈن ہاؤسنگ ڈویلپر کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار آئی تھی۔

جناب سپیکر: کس کی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! فروری 2014 میں یہ تحریک التوائے کار آئی تھی۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو آپ کی یہ تحریک التوائے کار نہیں آئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار پہلے ایوان میں آ چکی ہوئی ہے اور آپ نے اسے متعلقہ کمیٹی کو refer کر دیا تھا۔ اپریل 2014 میں اس کی میٹنگ ہوئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو کمیٹی کو refer ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اپریل 2014 میں ایک میٹنگ ہوئی دوسری میٹنگ 16-مارچ 2016 کو ہوئی۔

جناب سپیکر: میں کمیٹی سے نہیں پوچھنا چاہتا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ وہ آپ کی کمیٹی کا کام ہے پلیز آپ کمیٹی کے پاس جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کی میٹنگ کروائی جائے۔

جناب سپیکر: یہ ان کی مرضی ہے۔ چیئرمین صاحب کی مرضی جب اس کی میٹنگ بلوائیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس کی میٹنگ ہو ہی نہیں رہی۔

جناب سپیکر: جی، وہ کرتے ہیں۔ کمیٹی کے چیئرمین موجود ہیں اور وہ ٹائم لے رہے ہیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: اب رانا عبدالرؤف مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک التوائے کار نمبر 14/237، 15/278،
نشان زدہ سوالات نمبر 16/2401 اور 16/4437 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga MPA (PP-229). Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP271). Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271). Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez MPA (PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع فرمادی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga MPA (PP-229). Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP271). Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271). Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez MPA (PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع فرمادی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Adjournment Motion No. 237/2014 moved by Mr Ahmad Shah Khagga MPA (PP-229). Adjournment Motion No. 278/2015 moved by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP271). Starred Question No. 2401/2016 asked by Dr Syed Waseem Akhtar MPA (PP-271). Starred Question No. 4437/2016 asked by Raja Rashid Hafeez MPA (PP-11)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع فرمادی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ میٹنگ بھی رکھ لیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ خود کہیں۔ میں ان کو کیا کہوں؟ یہ میرا کام نہیں ہے۔

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! اسی لئے توسیع لی ہے تاکہ میٹنگ رکھی جا سکے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

پوائنٹ آف آرڈر

(۔۔۔جاری)

کراچی میں رینجرز کی جانب سے ایم کیو ایم کے ناجائز تعمیر شدہ دفاتر گرانے پر وزیر قانون پنجاب کے تنقیدی بیان کو واپس لینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ایوان میں موجود نہیں تھا بعد میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے۔ میرے خیال میں کسی نے ان کو ابہام

میں مبتلا کیا جس پر انہوں نے بھی کچھ ایسی گفتگو کی ہے جس کو میں سمجھتا ہوں کہ clear کیا جانا ضروری ہے۔ جہاں تک الطاف حسین نے پاکستان کے خلاف جس قسم کی گفتگو کی ہے اس کی اس ایوان میں بھی مذمت کی گئی ہے، پوری قوم نے اس کی مذمت کی ہے اور میں نے کل بھی یہ بات کی ہے کہ تمام مخالف اور اس کی حامی قوتیں مل کر جو پچھلے تیس سالوں میں نہیں کر سکیں اس نے تین منٹ میں اپنی سیاست کا بیڑا غرق کیا۔ وہ آدمی پاکستان کے خلاف اس قسم کی گفتگو کرنے اور اپنا اندرونی زہر اگلنے کے بعد اپنی سیاسی موت مر رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس عمل کو سیاسی اور فطری انداز میں آگے بڑھنا چاہئے، اس میں کوئی ایسی مداخلت یا اس کو تیز کرنے کے لئے کچھ ایسا عمل جو کہ اسے مظلوم بنائے یا کسی کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ یہ درست نہیں ہے یہ درست نہیں ہوگا اور اس آدمی کو اپنے کئے کی سزا ملنی چاہئے۔ جہاں تک ایم کیو ایم کے دفاتر گرانے کا معاملہ ہے یہ بات میڈیا میں آئی کہ ایم کیو ایم کے دفاتر کو گرایا جا رہا ہے۔ اس پر کئی طرف سے تحفظ کا اظہار ہوا کہ کسی بھی سیاسی جماعت کے دفاتر کو نہیں گرانا چاہئے۔ کل جب یہ بات میڈیا میں آئی تو اس کے بعد یہ بات clear ہو چکی ہے شاید قائد حزب اختلاف اس بارے میں آگاہ نہیں ہیں کہ کل ایک نجی ٹیلیویژن چینل GEO میں باقاعدہ وزیر اعلیٰ سندھ جناب مراد علی شاہ کا انٹرویو تھا جو اتفاق سے میں نے خود سنا انہوں نے بڑا categorically کہا کہ یہ جو دفتر گرائے گئے ہیں یہ رینجرز، پولیس یا کسی اور کی کارروائی نہیں ہے بلکہ یہ میرے حکم پر یعنی وزیر اعلیٰ سندھ کے حکم پر گرائے گئے ہیں اور انہوں نے ساتھ اس کی یہ وضاحت کی کہ وہ دفتر encroachment تھے یعنی کوئی کسی سڑک کی جگہ پر بنا ہوا تھا، کوئی کسی پارک کی جگہ پر بنا ہوا تھا اور کوئی کسی ویلفیئر کے پلاٹ پر بنا ہوا تھا۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس کوئی evidence نہیں ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ خود یہ بات کریں کہ سیاسی دفاتر نہیں گرائے گئے بلکہ یہ encroachment تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بات پر believe کیا جانا چاہئے۔ اگر یہ بات اسی طرح سے ہے اور میڈیا میں یا کسی طرف سے کوئی evidence اس کے برعکس نہیں آتی اور یہ اسی طرح سے ہے کہ یہ سیاسی جماعت کے دفاتر نہیں گرائے گئے بلکہ encroachment ختم کی گئی ہے تو اس کے متعلق کسی کو بھی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ یہ بات بالکل ثابت ہو چکی ہے کہ الطاف حسین نے جو بات وہاں پر کی جو پاکستان کے خلاف اس نے نعرہ بازی کی یہ صرف اس کی تقریر نہیں تھی بلکہ یہ ایک planning تھی۔ رینجرز نے کراچی میں امن قائم کرنے کے لئے بے پناہ اچھا کام کیا ہے، قربانیاں دی ہیں، پوری قوم ان کی ستائش کرتی ہے جو دوسری Law Enforcing

Agencies ہیں پولیس کے لوگ شہید ہوئے ہیں وہ سب شہدا پوری قوم کے لئے باعث عزت و باعث احترام ہیں لیکن الطاف حسین نے یہ صرف تقریر نہیں کی تھی بلکہ الطاف حسین کی اس تقریر کے پیچھے اس ملک میں افراتفری پھیلانے ، اس ملک میں انتشار پھیلانے اور اس ملک کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے لئے ایک planning تھی کیونکہ یہ ایک انٹرنیشنل ایجنڈا ہے کہ پاکستان جو اس وقت میاں نواز شریف کی قیادت میں آگے بڑھ رہا ہے، ترقی کر رہا ہے اس کو عدم استحکام کا شکار کیا جائے، افراتفری پھیلائی جائے انتشار پھیلایا جائے۔ تو یہ اس ایجنڈے کے تحت الطاف حسین نے تقریر کی اور اسی ایجنڈے کے تحت یہاں پنجاب میں بھی دو آدمی انتشار، عدم استحکام اور افراتفری کی سیاست کے لئے سرگرم ہیں۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ کبھی کسی جگہ پر جلسہ کرتے ہیں کبھی کسی جگہ پر ریلی نکالتے ہیں، کبھی کسی جگہ پر تقریر کرتے ہیں، کبھی کسی جگہ پر کنٹینر پر چڑھتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہ ایجنڈا جو الطاف حسین کا ہے اور ان کے اس ایجنڈے کو پاکستانی قوم ہر قیمت پر ناکام بنائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان استحکام میں رہے گا، پاکستان ترقی کرے گا اور عدم استحکام، انتشار اور افراتفری پھیلانے والی تمام قوتوں کو نیست و نابود اور ناکام کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میاں صاحب! میری بات سنیں! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے جو بات کی تھی انہوں نے آپ کو اور ایوان کو بھی satisfy کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے ایسی بات نہیں کی، انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اب جو بات آپ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے میرے سامنے کسی کا نام نہیں لیا۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اب اگر چور کی داڑھی میں تنکا ہو تو اس کا میرے پاس کیا علاج ہے؟ میں نے تو کسی کا ذکر نہیں کیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پیسا واپس کرو۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اتنے دن ہو گئے ہیں مرکزی حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ آرٹیکل 6 کے تحت الطاف حسین کے خلاف کارروائی کرتی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مرکزی حکومت کے بارے میں مرکز میں بات کریں۔ پنجاب کے بارے میں بات کرنی ہے تو ضرور کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری دوسری عرض یہ ہے کہ اگر رانا ثناء اللہ کو کنٹینرز کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آتی تو ٹھیک ہے یہ بوکھلائے ہوئے ہیں اور ان کی نیندیں اڑی ہوئی ہیں۔ پاناما لیکس نے ان کے کردار کو واضح کر دیا ہے۔ انہوں نے قرضے لئے ہوئے ہیں اور قوم کا مال ہڑپ کیا ہے۔ یہ قوم کا مال بیرون ملک لے کر گئے ہیں۔ پہلے یہ کہتے تھے کہ ہم پیٹ پھاڑ کر بیرون ملک سے ملکی دولت واپس لائیں گے۔ یہ نہیں لائیں گے بلکہ ہم لے کر آئیں گے۔ اگر ہماری آزادی اظہار رائے، جلسے جلوس اور پُرامن احتجاج کا پروگرام ان کو کھٹکتا ہے تو ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے پہلے بھی حق و صداقت کی بات کی ہے۔ قوم کے ساتھ یہ وعدہ ان کا تھا لیکن اسے پورا ہم کر رہے ہیں۔ سبز باغ مسلم لیگ (ن) والے دکھاتے رہے ہیں کہ ہم لٹیروں کے گلے میں پھندا ڈالیں گے لیکن انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ لٹیروں کے گلے میں پھندا عمران خان اور ہم ڈالیں گے اور ان چوروں سے قوم کی جان ہم چھڑائیں گے۔

جناب سپیکر: ایسی تقریروں کا کیا فائدہ؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 560/16 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد میں خطرناک حد تک اضافہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 28۔جولائی 2016 کی خبر کے مطابق لاہور پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھنے لگی۔ چھ اضلاع میں مریضوں کی اموات میں اضافہ ہو رہا ہے اور مریضوں کی تعداد 16 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ پنجاب میں ہیپاٹائٹس کے باعث وہاڑی، جھنگ، اوکاڑہ، رحیم یار خان، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور شیخوپورہ میں جگر کی پیوند کاری کے منتظر ہزاروں لوگ موت کے منہ میں جانے لگے۔ اس وقت محتاط اندازے کے مطابق پنجاب میں ہیپاٹائٹس بی اور سی کے مریضوں کی تعداد ایک کروڑ 60 لاکھ کے قریب ہے۔ اس سال پنجاب کے 80 ہسپتالوں میں 2 لاکھ مریضوں کا علاج کیا جائے گا۔ مریضوں کے علاج نہ کرانے کی بڑی وجہ پی سی آر ٹیسٹ بتایا جاتا ہے جو مارکیٹ میں 2500 سے 3500 روپے تک کیا جا رہا ہے اور غریب مریضوں کی بڑی تعداد مہنگے ٹیسٹ نہ کرانے کے باعث علاج سے محروم ہے۔ پنجاب میں سب سے زیادہ 16 فیصد مریض وہاڑی میں ہیں۔ دوسرے نمبر پر جھنگ 15 فیصد، تیسرے نمبر پر اوکاڑہ 13 فیصد، رحیم یار خان 12 فیصد، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور شیخوپورہ میں مریضوں کی تعداد 10 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان اضلاع میں شرح اموات زیادہ ہے کیونکہ پنجاب میں جگر کی پیوند کاری کی سہولت شیخ زید ہسپتال کے علاوہ کہیں اور موجود نہیں اور وہاں بھی پیوند کاری غریب مریض کی پہنچ سے دُور ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک آ جانا چاہئے اور اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 561/16 محترمہ باسمہ چودھری اور محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

ضلعی حکومت کی سرپرستی میں کیمیکل ملے دودھ کے کاروبار میں اضافہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 29۔جولائی 2016 کی خبر کے مطابق سیالکوٹ کے شہری مسلسل غیر معیاری

کیمیکل ملا اور مضر صحت دودھ پینے پر مجبور ہو چکے ہیں۔دودھ فروخت کرنے والے افراد سرعام دودھ میں کیمیکل ملا کر فروخت کرتے ہیں۔ضلعی حکومت کی سرپرستی میں یہ غیر معیاری دودھ کا کاروبار دیہاتی علاقوں میں گلی گلی پھیل چکا ہے۔لوگوں میں پیدا ہونے والے مہلک امراض کی بنیادی وجہ غیر معیاری دودھ ہے کیونکہ غیر معیاری دودھ میں کیمیکل کی وافر مقدار پائی جاتی ہے۔کیمیکل کے علاوہ دودھ میں مختلف پاؤڈرز بھی پائے جاتے ہیں۔علاقہ کے شہریوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کا فوری نوٹس لیا جائے اور جو افراد اس مکروہ دھندے میں ملوث ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے،اس کا جواب اگلے ہفتے تک منگوایا جائے اور اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 562/16 سردار وقاص حسن موکل اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 563/16 سردار وقاص حسن موکل،چودھری عامر سلطان چیمہ اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔جناب احمد شاہ کھگہ پہلے ایک تحریک التوائے کار پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 564/16 جناب احمد خان بھچر،جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی اور محترمہ ناہید نعیم کی ہے۔جی، بھچر صاحب!

پنجاب کے اکثر اضلاع میں بھکاریوں کی آڑ میں
دہشت گردوں کے ڈیرے

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "انصاف" مورخہ 28۔جولائی 2016 کی خبر کے مطابق لاہور، پنجاب کے 19 اضلاع نشانے پر بھکاریوں کی آڑ میں دہشت گردوں کے بڑے شہروں میں ڈیرے۔محکمہ داخلہ حکومت پنجاب نے ضلعی حکام اور قانون نافذ کرنے ولے اداروں کے ذمہ داران کو پیشہ ور بھکاریوں کے تسلط سے اہم شاہرات کو واگزار کروانے کے احکامات جاری کر دیئے۔ضلعی حکام کمشنرز کی وساطت سے روزانہ کی بنیاد

پر رپورٹ صوبائی حکومت کو بھجوانے کے پابند بنا دیئے گئے۔ذرائع کے مطابق محکمہ داخلہ پنجاب کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے بھجوائی گئی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ نہ صرف لاہور بلکہ پنجاب بھر کے تمام بڑے شہروں، ضلعی ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں پیشہ ور بھکاریوں کے گروہ موجود ہیں جن کی تعداد میں روزانہ کی بنیاد پر اضافہ ہو رہا ہے۔ان میں سے ایک بڑی تعداد میں ایسے بھکاری بھی ہیں جو مختلف اوقات میں آپریشن ہونے پر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں جبکہ شواہد موجود ہیں کہ جو خواتین بچوں کو گود میں لے کر بھیک مانگ رہی ہوتی ہیں ان میں سے زیادہ تر بچے ان خواتین کے نہیں ہوتے۔اپنے آپ کو معذور ظاہر کر کے بھیک مانگنے والوں میں سے اکثریت تندرست لوگوں کی ہوتی ہے مگر میک اَپ کے کمال سے وہ عوام کو دھوکا دینے میں کامیاب ہیں۔انہی پیشہ ور بھکاریوں کی بدولت پنجاب بھر میں اہم مقامات، قومی املاک، سرکاری دفاتر کے علاوہ اہم دینی و سیاسی شخصیات کو بھی ٹارگٹ بنایا جاسکتا ہے۔اگر ان بھکاریوں کی تعداد کو کنٹرول نہ کیا گیا تو کسی بھی وقت کوئی ناخوشگوار واقعہ یا حادثہ رونما ہو سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب اگلے ہفتے تک منگوایا جائے اور اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔سب سے پہلے مورخہ 23۔اگست 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار داد کو take up کرتے ہیں۔پہلی قرار داد ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔پچھلی دفعہ تو انہوں نے مجھے request بھیجی تھی لیکن اس دفعہ ان کی طرف سے کوئی request نہیں آئی۔آج کی پہلی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

بہاولپور میں واسا کے قیام کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں واسا کا جلد از جلد قیام یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں واسا کا جلد از جلد قیام یقینی بنایا جائے۔"

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اس حوالے سے already کام ہو رہا ہے۔ یہ بالکل جائز بات ہے، حکومت اس پر غور کر رہی ہے اور انشاء اللہ بہاولپور میں واسا کا قیام یقینی بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر! آپ کو مبارک ہو۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں واسا کا جلد از جلد قیام یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: دوسری قرارداد محترمہ فائزہ مشتاق کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پبلک ٹرانسپورٹ میں خصوصی افراد کے لئے
وہیل چیئرز کے ریمپس بنانے کا مطالبہ

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کی تمام پبلک ٹرانسپورٹ میں خصوصی افراد کی وہیل چیئرز کے لئے ریمپس بنائے جائیں۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کی تمام پبلک ٹرانسپورٹ میں خصوصی افراد کی وہیل چیئرز کے لئے ریمپس بنائے جائیں۔"

MR MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ مشتاق: جناب سپیکر! میں یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ پبلک اور پرائیویٹ اداروں میں disable persons کو compensate کرنے کے لئے تین فیصد کوٹا رکھا جاتا ہے۔ پبلک اور پرائیویٹ نئی بلڈنگز میں بھی اُن کی وہیل چیئرز کے لئے ریمپس بنائے جاتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ پرانی بلڈنگز میں بھی ریمپس بنائے جائیں۔ اسی طرح ان خصوصی افراد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک شہر سے دوسرے شہر جانے یا اپنی work place پر جانے کے لئے اگر پبلک ٹرانسپورٹ use کرنی ہے تو اُن کے لئے ان میں ریمپس بنائے جائیں جیسے اب اورنج لائن ٹرین بن رہی ہے تو اس میں اُن کے لئے ریمپس بنائے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ میٹرو بس میں بھی ان کے لئے ریمپس بنائے جائیں جیسا کہ ترقی یافتہ ممالک میں خصوصی افراد کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ میں ریمپس بنائے جاتے ہیں۔ اس طرح کے ریمپس امریکہ، انگلینڈ، چائنا، جاپان میں بھی ہیں حتیٰ کہ یہ انڈیا میں بھی ہیں۔ میری یہی درخواست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں خصوصی افراد کے لئے ریمپس بنائے جائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد شعیب صدیقی!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! خصوصی افراد کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ میں ریمپس بنانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں اس کے اندر یہ ترمیم دینا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ پبلک ٹرانسپورٹ کے اندر ریمپس بنائیں گے تو ان میں سوار ہونے کے لئے بس سٹاپس اور ٹرمینلز میں بھی ریمپس بنانے کی ضرورت ہے۔ آپ اُن ٹرمینلز کے اندر ریمپس نہیں بنائیں گے تو وہیل چیئرز بس کے ٹرمینلز پر جا ہی نہیں سکیں گی تو اس قرارداد میں یہ ترمیم کر لیں کہ پبلک ٹرانسپورٹ میں ریمپس بنانے کے ساتھ ساتھ بس سٹاپس اور ٹرمینلز میں بھی ریمپس بنائے جائیں تاکہ وہ easily بس تک پہنچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور!

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر نے کہا ہے تو یہ automatically understood ہے کہ بس سٹاپس اور ٹرمینلز پر ریمپس بنیں گے تو پھر ہی یہ وہیل چیئرز پر وہاں تک جا سکیں گی اس لئے یہ ترمیم baseless ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب بھر کی تمام پبلک ٹرانسپورٹ میں خصوصی افراد کی وہیل چیئرز کے لئے ریمپس بنائے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، تیسری قرارداد میاں مناظر حسین رانجھا کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرگودھا کے حلقہ پی پی۔31 میں دریائے چناب کے مغربی کنارے پر پتھر ڈال کر مضبوط کرنے کا مطالبہ

میاں مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔31 ضلع سرگودھا میں دریائے چناب کے مغربی کنارے کے ساتھ واقع دیہات میانہ ہزارہ، تخت ہزارہ، سیکدے، کوٹ شاہبل اور بریانہ جو اس وقت دریائے چناب کے کٹاؤ کا شکار ہیں کو محکمہ آبپاشی کی وساطت سے پتھر ڈال کر مضبوط کیا جائے تاکہ کسانوں کی قیمتی اراضی دریا بُرد ہونے سے محفوظ ہو سکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی۔31 ضلع سرگودھا میں دریائے چناب کے مغربی کنارے کے ساتھ واقع دیہات میانہ ہزارہ، تخت ہزارہ، سیکدے، کوٹ شاہبل اور بریانہ جو اس وقت دریائے چناب کے کٹاؤ کا شکار ہیں کو محکمہ آبپاشی کی وساطت سے پتھر ڈال کر مضبوط کیا جائے تاکہ کسانوں کی قیمتی اراضی دریا بُرد ہونے سے محفوظ ہو سکے۔"

جناب سپیکر: جی، میاں مناظر حسین رانجھا!

میاں مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میں نے جن زمینداروں کے بارے میں یہ قرارداد پیش کی ہے پچھلے سال بھی اُن کا کافی نقصان ہو گیا تھا۔ اس سال تو خدا کا شکر ہے کہ ابھی سیلاب نہیں آیا۔ دریا میں تھوڑا سا بھی زیادہ پانی آ جاتا ہے تو زمینیں کٹاؤ کا شکار ہو جاتی ہیں تو اُن کے ڈیرہ جات بھی کٹاؤ کا شکار ہو گئے

ہیں، اُن کی رہائشیں بھی دریا میں ملیامیٹ ہو چکی ہیں تو یہ ایک mandatory قرارداد ہے میرے خیال میں اس قرارداد کے منظور ہونے میں کوئی ایسا مسئلہ تو ہے نہیں۔

وزیر زکوٰۃ و عُشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کے حوالے سے تھوڑی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں فلڈ کیبنٹ کمیٹی کا چیئرمین ہوں تو یہ ساری چیزیں میرے علم میں ہیں۔ میاں مناظر حسین رانجھا صاحب کی بڑی جائز بات ہے اور اس کے اوپر ہم نے already ایک کمیٹی بنا کر وہاں کے ڈی سی او سے رپورٹ لے لی ہوئی ہے۔ محکمہ آبپاشی اس پر آج ہمیں رپورٹ پیش کر رہا ہے۔ ان دنوں وہاں پر تیزی سے کٹاؤ ہو رہا ہے لہٰذا اس کے اوپر فوری ایکشن کی ضرورت ہے۔ میں میاں مناظر حسین رانجھا صاحب سے بھی request کروں گا کہ اس سلسلے میں ہم کل ایک میٹنگ کر رہے ہیں میں ان کو وہاں پر invite کروں گا کہ یہ بھی اپنا point of view دیں تاکہ ہم اس پر فوری ایکشن لے سکیں لہٰذا اس قرارداد کو منظور کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ حلقہ پی پی-31 ضلع سرگودھا میں دریائے چناب کے مغربی کنارے کے ساتھ واقع دیہات میانہ ہزارہ، تخت ہزارہ، سیکدے، کوٹ شاہبل اور بریانہ جو اس وقت دریائے چناب کے کٹاؤ کا شکار ہیں کو محکمہ آبپاشی کی وساطت سے پتھر ڈال کر مضبوط کیا جائے تاکہ کسانوں کی قیمتی اراضی دریا بُرد ہونے سے محفوظ ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ جی، بھچر صاحب!

موسم برسات میں لاہور شہر کی ڈرینوں کی ہفتہ وار صفائی کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر بھر میں نکاسی آب میں سب سے بڑی رکاوٹ نالوں میں پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موسم برسات میں ڈرینوں کی ہفتہ وار صفائی ممکن بنائی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر بھر میں نکاسی آب میں سب سے بڑی رکاوٹ نالوں میں پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موسم برسات میں ڈرینوں کی ہفتہ وار صفائی ممکن بنائی جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! I oppose it

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! I oppose it

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! معزز ممبران نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔ یہ جب اس پر بات کرلیں گے تو میں بھی اس پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ معزز ممبران نے اسے oppose کیا ہے۔ بھچر صاحب! آپ اپنی قرارداد کے حق میں بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! لاہور شہر کا پچھلے دنوں بارشوں سے جو حال ہوا ہے۔ یہ لاہور کو پیرس بنانے چلے تھے اور وینس بنا دیا ہے لیکن وینس میں تو صاف ستھرا پانی ہے۔ میں جہاں پر رہ رہا ہوں یا جو posh areas ہیں وہاں ایک تو بارش کا پانی ہوتا ہے اس کے علاوہ جو گٹروں سے پانی باہر آتا ہے اصل میں وہ بیماریاں پھیلاتا ہے۔ بارش کے پانی کے لئے جتنے بھی نالے بنے ہوئے ہیں آپ physically ان کا دورہ کرلیں، لاہور کا دورہ کرلیں اور پورے صوبہ کا کرلیں۔

جناب سپیکر! میں چھوٹے شہروں کا تو حال ہی نہیں بتا سکتا کہ ان کا آج کل کیا حال ہو رہا ہے۔ میں اپنے ضلع میانوالی کی بات کروں تو ایک انڈر پاس ہے جب بارش ہوتی ہے تو ڈرین سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے وہاں پر آٹھ آٹھ فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ لاہور کا جو کل حال ہوا ہے تو میں عینی شاہد ہوں کہ لاہور پیرس کی بجائے وینس بن گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ جب تک ہمارا میونسپلٹی نظام جو 140-اے کے تحت بنیادی ضروریات میں آتا ہے اس کو درست نہیں کریں گے تو نظام خراب ہوگا۔ ڈرین سسٹم کی ہفتہ وار صفائی کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی میونسپلٹی کے سسٹم کے لئے ہر جگہ sucker مشینیں اور گاڑیاں فراہم کرنی چاہئیں۔ اس وقت پورے شہر کا جو حال ہے اس میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس وینس کو پیرس کی طرف لے کر جائیں اور گندا وینس بننے سے روکا جائے۔ میں اس

سلسلہ میں اپنی قرارداد کے لئے اتنا عرض کروں گا کہ جن بھائیوں نے oppose کیا ہے وہ اپنا point of view دیں اور اس میں کوئی بہتر ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اس طرح اور تجاویز بھی آ جائیں گی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد کو اس بنیاد پر oppose کیا ہے لیکن یہ بات تو درست ہے کہ ہمارے شہروں کو آپ دیکھ لیں، آپ لاہور ہی کو دیکھ لیں کہ کل اس ایوان میں اپوزیشن لیڈر نے بھی بڑی دھواں دار تقریر کی اور واضح نشاندہی کی کہ برسات میں لاہور کی سڑکوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ یہاں نالے اور ڈرین ہی بند ہو جاتے ہیں۔ وہ بند کیوں ہوتے ہیں؟ میں نے اس میں اپنی ایک ترمیم کی تجویز دی ہے کہ اس قرارداد کے آخر میں یہ ترمیم شامل کر لی جائے کہ پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ کے بعد "non soluble polythene کے شاپر کی تیاری، فروخت اور استعمال پر پابندی لگا دی جائے۔" شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ حکومت کے لئے ممکن نہ ہو تو یہ معزز ایوان کو اختیار حاصل ہے کہ اس پر کوئی بھی قانون سازی کر سکتا ہے۔ بہر حال میری اس ترمیم کو ضرور شامل کر لیا جائے۔ میرے خیال میں محرک کو کوئی اعتراض نہ ہو گا کیونکہ polythene کے شاپر ہی non soluble ہیں اور بندش کا بنیادی سبب یہی بنتے ہیں۔ ان کی تیاری، فروخت اور استعمال پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ باہر کے جتنے ترقی پذیر ممالک ہیں وہاں polythene کے شاپر کی تیاری، فروخت اور استعمال پر پابندی لگ چکی ہے۔ وہاں پر اشیاء کے لانے کے لئے کاغذ کے شاپرز کی اجازت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے اس بنیاد پر اس قرارداد کی مخالفت کی ہے کہ ایک پوائنٹ جو معزز ممبر نے اٹھایا ہے وہ بھی شامل کیا جائے اور میری گزارش یہ ہے کہ جتنی بھی گٹر لائنیں ہیں ان میں جو بھی کنکشن گھروں اور بازاروں میں سے اس گٹر لائن میں دیئے جاتے ہیں اس پر پہلے ایک حوضی بنا دی جائے جس میں سریا لگا ہوا ہو اور جتنا بھی کوڑا کرکٹ ہو وہ وہاں پر اکٹھا ہو کیونکہ دوسری چیزیں گٹر لائن میں شامل ہو جاتی ہیں جو اسے choke کر دیتی ہیں۔ وہ کوڑا کرکٹ یا گند اس سریے یا جالی کے آگے رک جائے تاکہ وہ گٹر لائن کو choke نہ کرے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ بڑی اچھی قرارداد آئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس میں کسی ایک علاقہ کی بات نہیں کی گئی بلکہ پورے پنجاب کی بات کی گئی ہے۔ جہاں تک برسات کے موسم میں ہفتہ وار ڈرینوں کی صفائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان کی مسلسل صفائی کا پروگرام ہونا چاہئے چونکہ اس سال میں اس پر کام کر رہا ہوں تو میں اس بات کی یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی نالا جات جو شہروں کے اندر سے گزرتے تھے کوشش کی گئی ہے کہ سب کی صفائی کرائی جائے اور ان میں سے گند کو نکالا گیا ہے۔ یہاں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ شاپر بیگ بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو ان کو کوڑا کرکٹ ہی سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ بھی اس کا حصہ ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ قرارداد منظور کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ یہ بڑا رفاہی کام ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے جیسا کہ میں ایک مثال دینے لگا ہوں کہ سیالکوٹ میں ایک نالا ڈیک ہے جس کی capacity پچیس ہزار کیوسک ہے تو جب وہاں 42 ہزار کیوسک پانی گزرے گا تو پھر یقینی طور پر blockage ہو گی اور پانی باہر نکل جائے گا۔ ہم اس کو second کرتے ہیں کہ قرارداد کو منظور کیا جائے کیونکہ یہ انتہائی اہم ہے اس کے ذریعے جہاں یہ بات نہیں پہنچی وہ پہنچنی چاہئے۔ We will ensure it کہ تمام نالوں کی صفائی کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ شہر بھر میں نکاسی آب میں سب سے بڑی رکاوٹ نالوں میں پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ موسم برسات میں ڈرینوں کی ہفتہ وار صفائی ممکن بنائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری ترمیم کا کیا ہوا؟

جناب سپیکر: آپ کی ترمیم ضائع گئی۔ پانچویں قرارداد مخدوم سید مرتضیٰ محمود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ بہاولپور شہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ گزشتہ تین ماہ سے سٹی بہاولپور جو پولیس کا سب ڈویژن ہے وہاں ریگولر ڈی ایس پی موجود نہیں ہے اور وہاں پچھلے ایک ماہ سے آر پی او موجود نہیں ہے۔ پہلے آر پی او صاحب کو ٹریننگ پر بھیج دیا گیا اس کے

بعد وہاں جو ریگولر ڈی پی او تھے ان کو بھی ٹریننگ پر بھیج دیا گیا۔ اب اس طرح بہاولپور ڈویژن کا آر پی او ایک ماہ سے موجود نہیں، شہر کا ڈی پی او موجود نہیں اور شہر میں ڈی ایس پی بھی موجود نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت کو کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی governance نہیں ہے۔ حکومت مہربانی کرے اور اس پر جلد از جلد فیصلہ کر کے اچھے افسران کو وہاں پر تعینات کیا جائے۔

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ کا زیرو آر نوٹس نمبر 16/92 ہے۔ جی، میاں صاحب!

ایل ڈی اے کی جانب سے واپڈا ٹاؤن لاہور کی سڑکوں پر کمرشلائزیشن کرنے کے خلاف رہائشیوں کا احتجاج

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ واپڈا ٹاؤن لاہور کی سڑکوں پر کمرشلائزیشن کے خلاف رہائشی سراپا احتجاج ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ایل ڈی اے کو ایسا کرنے سے روکا جائے کیونکہ ہائی کورٹ نے ایل ڈی اے کو ویلنشیا ٹاؤن میں ایسی کمرشلائزیشن کرنے سے روک دیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! واپڈا ٹاؤن لاہور کی ایک بڑی آبادی ہے جہاں پر لاکھوں لوگ رہائش پذیر رہے ہیں اس کی ایک مین بلے وارڈ پر تیس تیس فٹ کی دو سڑکیں ہیں اور درمیان میں برساتی نالا ہے۔ وہاں پر کوآپریٹو سوسائٹی ہے جن کے وہاں نمائندے موجود ہیں ان کی consent کے بغیر ہی چند پراپرٹی ڈیلروں نے ایل ڈی اے کو درخواست دی اور ایل ڈی اے کے ساتھ ملی بھگت کی اور انہوں نے کہا کہ یہ سڑک کمرشل ہے۔ اب وہ کوآپریٹو سوسائٹی کی انتظامیہ اور وہاں کے رہائشی سخت اذیت کا شکار ہیں۔ وہ سڑک مین روڈ سے گزر کر ویلنشیا، گلشن لاہور، حبیب پارک اور کئی سکیموں کے ساتھ attach ہے۔ وہ لنک روڈ ہے۔ اب وہاں سے گزرنا محال ہو گیا ہے اور وہاں ٹریفک کے حالات بھاٹی لوہاری سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر کوئی سوسائٹی کی owner وہاں کی انتظامیہ سے consult کئے بغیر، اس کی permission کے بغیر اور اس کو اعتماد میں لئے بغیر آپ وہاں بیٹھے بیٹھے کچھ لوگوں کے دباؤ پر یہ اعلان کر دیں کہ اس کو commercialize کر دیا جائے۔ وہاں پچھلے چھ ماہ کے اندر درجنوں پلازے اور دکانیں بن چکی ہیں۔ وہ رہائشی علاقہ ہے وہاں کے لوگ چیخ و پکار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ حکومت کو یہ کہا جائے اور اگر یہاں پر ایل ڈی اے کے منسٹر موجود ہیں تو ان کو کہا جائے کہ وہاں سوسائٹی کی انتظامیہ کو onboard لیں اور اس commercialization کو ختم کریں۔ وہاں پر ہر بلاک میں واپڈا کا کمرشل ایریا الگ سے موجود ہے۔ یہ تو شہر کے اندر ویسے ہی trend ختم ہونا چاہئے اس طرح تو پورے شہر کی تباہی و بربادی ہو گی۔ آپ جوہر ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کی سکیموں کو باقاعدہ plan approve کرتے ہیں، اس میں commercialization area fix کرتے ہیں اور ان کو شہری بہت مہنگے داموں خریدتے ہیں لیکن دو چار سال کے بعد جب وہ سکیم آباد ہو جاتی ہے تو ایل ڈی اے کہہ دیتا ہے کہ تمام سڑکوں کو commercialize کر لو۔ وہ لوگوں سے پیسے لیتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے ایک تو کمرشل ایریا کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے اور دوسرا وہاں پر ٹریفک کے نظام میں انتہائی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ حکومت کو کہا جائے کہ اس commercialization کو فی الفور ختم کیا جائے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس کی رپورٹ طلب کر لیتے ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو pending فرما دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ سے میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ اپنی زیرو آر نوٹس کی تحریک پیش کریں جو کہ آپ نے دی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ اتفاق کی بات ہے کہ میں آج اپنا ریکارڈ اپنے ساتھ نہیں لا سکا ہوں لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کو پرسوں تک مؤخر فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کے زیرو آر نوٹس کو پرسوں تک کے لئے مؤخر کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اگلا زیرو آر نوٹس سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس میاں محمود الرشید کا وہ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔ اگلا

زیروآرنوٹس میاں طاہر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیروآرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیروآرنوٹس سردار شہاب الدین کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

لیّہ حلقہ پی پی۔263 میں دریائے سندھ کے سیلابی ریلے سے ہزاروں ایکڑ زمین دریا بُرد

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی۔263 لیہ جو کہ دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے جس کے درجنوں دیہات سیلاب کی زد میں ہیں، ہزاروں ایکڑ زمین دریا برد ہو گئی ہے۔ گنّا کی اور دوسری فصلیں بہہ گئی ہیں سیلابی پانی کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات نہ ہونے کی بناء پر تباہی بڑھ رہی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیروآر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں لمبی گفتگو نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: اس پر پانچ منٹ سے زیادہ گفتگو ہو بھی نہیں سکتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں پانچ منٹ بھی نہیں کروں گا اس میں میری گزارش یہ ہے کہ آپ ہمیشہ سے مہربانی کر کے میری بات سنتے ہیں۔ میں ہمیشہ جنوبی پنجاب کی بات کرتا ہوں۔ دریائے سندھ کے جو حالات ہیں، آپ میانوالی سے رحیم یار خان تک چلے جائیں تو دریائے سندھ جو غریب کاشتکار کی بربادی کر رہا ہے کٹاؤ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کاشتکار جن کا پانچ، دس اور بارہ بارہ ایکڑ رقبہ دریا بُرد ہو جاتا ہے تو کاشتکار بے چارہ بے گھر ہو جاتا ہے، اس کے پاس بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ ہوتی ہے اور نہ ہی اس کو کوئی متبادل زمین دی جاتی ہے جو کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں یہاں پر مثالیں دے سکتا ہوں کہ یہاں دریائے راوی کے کٹاؤ کے لوگ، دریائے ستلج کے لوگ، دریائے چناب اور دریائے جہلم کے لوگوں کو میرے ضلع میں لاٹیں دی گئی ہیں اور ان کو رہنے کے لئے چکوک بنا کر احاطے دیئے گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ حکومت کو اس بات پر سوچنا چاہئے کہ دریائے سندھ کے کٹاؤ کی زد میں آنے والے بے زمین کسانوں کو متبادل جگہ دی جائے۔ ہمارے جنوبی پنجاب

میں حکومتی زمین پڑی ہوئی ہے اس لئے مہربانی کر کے ان کو متبادل 12ایکڑ کی لاٹ اور گھر کے لئے احاطہ چاہئے تاکہ وہ غریب کاشتکار دربدر کی ٹھوکریں نہ کھائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کی تحریک کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 31-اگست 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔